

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228566

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP-67-11-1-68-5,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No.

۹۵۱۵.۲۲۶۱

Accession No.

P1۲۲۵
~~P9۵۱۵.۲۲۶۱~~

Author

لجھن نرائین شتیق

Title

سبا لوالغنام

This book should be returned on or before the date last marked below.

لَيْسَ الْإِنْسَانُ إِلَّا كَمَا سَعَى

سلطنت کے تفصیلی افتخار کارنامہ سوانحی کو جنگ و فتوحات کے نقشے

اعنے :

بساط الغنائم

المعروف باسم تاریخی

نیا بان مرستہ

تصحیح و اہتمام

مولوی غلام احمد صاحب گوہر پور تھانہ محبوب پور ریاض آصف وغیرہ

مطبع در نظام المطابع طبع شد

نچر و نستینہ

تاریخ نزل کے دیباچہ میں ہم نے قلمی کتابوں کے متعلق اپنی جستجو اور تلاش کا سال پورے طور پر قلمبند کیا ہے۔ جو ناظرین پرکھو بی ظاہر ہے۔ چنانچہ اُسی تلاش کا ثمرہ یہ دوسری کتاب ہے۔

یہ ان اولوالعزم روساء مرہٹہ کے حالات سے مملو ہے کہ جنگ ایک زمانہ میں دکن کے معصروں میں پہلے ہونے کا فخر یہ دعویٰ تھا۔ چنانچہ مرہٹوں کے کارنامے اب بھی زبان زد عوام ہیں۔ اور انکی جرات و بہادری کے فسانے ضرب المثل ہیں۔ ہندوستان کی کوئی تاریخ ایسی نہ ہوگی کہ جس میں اس بہادر قوم کی شجاعت جو اندریٰ تذکرہ نہ ہوگا۔ مگر خال خال اور چیدہ چیدہ ہے۔ تفصیلی واقعات صراحت کے ساتھ موجود نہیں ہیں۔

یہ کتاب بہت قدیم اور مستند ہے۔ اس میں اقوام مرہٹہ کا تفصیلی بیان اور انکی شاخیں۔ اور جنگ و جدال کے کارنامے اور وقتاً فوقتاً ترقی کے حالات مقبوضہ قلعوں کی تعداد۔ انتظام سلطنت و آمدنی ریاست۔ قواعد اوج وغیرہ پوری پوری صحت کے ساتھ درج ہیں۔ اور ضمناً حیدر آباد دکن کے امرا اور دکن کے روساء کے واقعات بھی شامل ہیں۔ سلطنت قطب شاہیہ۔ نظام شاہیہ۔ عادل شاہیہ وغیرہ کے سطوت و جبروت کے کارنامے بھی اس میں نمایاں ہیں۔

اسکی ہی عظمت مثل تاریخ نزل کے فارسی ہے۔ مگر نہایت ہی سلیس

اور عام فہم جس کے مائلند سے عام معلومات کو وسعت اور تجربہ کو ترقی ہوگی
اور پچھلے واقعات اور قدیم کارناموں کا فوٹو نظر آئیگا۔
اسکا تاریخی نام مصنف نے بساط الغنا بحر رکھا ہے جس کو ہم خیابان
سے موسوم کرتے ہیں۔

ناظرین! اس کے دیکھنے سے مرہٹوں کے سلطنت کی وسعت اور انکی ریاست کے
مداخل و مخارج کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

یہ وہی مرہٹے ہیں جنکے زبردست ہاتھوں سے ایک زمانہ میں سلاطین عاقل و شجاع
و نظام شاہیہ سخت تنگ آ گئے تھے۔ اور جن کا استیصال شہنشاہ عالمگیر جیسے
فریس و زکا ر و مدبر زمانہ سے ہو سکتا تھا۔ آخر اس قوم نے استقدر عروج و
رفت حاصل کی تھی کہ آٹھ مین دار الخلافۃ دہلی پر چڑھائی بھی کر دی۔
افسوس ہے کہ آج وہ قوم جسکے عظمت و جبروت کے تقارے تمام ہندوستان
کو بچ رہے تھے صفحہ ہستی سے معدوم ہے۔ فاغبر و یا اولی البصائر

دارالشفاء - حیدر آباد دکن

۱۱ ذی الحجہ ۱۲۳۲ھ

بندہ احقر

غلام صہرانی خان گوہر حیدر آبادی

معتون

ہم اس کتاب کو ہمارے قدیم عنایت فرما راجہ
 راجیشور راو بہادر سستان وکنڈہ کے نام نامی سے
 اس اعانت و امداد کے شکریہ میں معنون کرتے ہیں۔ جو
 راجہ صاحب معزز نے ہمارے ساتھ قلمی کتب کے
 تلاش و جستجو میں فرمائی ہے۔

گر تبول افتد زہے غر و شرف

بندہ احقر

غلام صدیقی خان گوہر حیدر آبادی۔



P. G.

اللہ اللہ این فوجی یاد بکوش میرساند مژدہ تازه سرو

درین اوقات ہمایون واعیان مسرت مشحون کہ از شہور سنہ یکہزار و دوصد و چار و ہجریہ مقدسہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدر ثلث حصہ سال منقضی گشتہ لچہی نراین شفیق اورنگ آبادی الاصل را کہ روشناس ارباب کمال است و لیل و نہار در تسوید و تبیض اوراق حالات ہر ناحیہ و دیار مصروف - در خاطر گذشت کہ انموذجی در احوال مرہٹہ ما کہ شریک غالب روسا و دکن بلکہ کل رئیس اند پر وختہ آید و کارنامہ مصفا بہارت سادہ و شستہ در کیفیات نفس الامری ساختہ گردد تا موجب یادگار دور و نزدیک باشد - از اینجا کہ این خیال از مدت پیرامون دل میگشت شادمانی بر اوقت خوش شد و خورمی بر خویش بالید - آستین ترودہ بر ساعد شکستم و کمر ہمت بر میان جان بستم - چون این نامہ بذکر غنیم است بہ بساط الغنائیم کہ از سنہ تالیف خبر میدہد موسوم کردم باللہ ولی التوفیق -

مہتید سخن در تالیف کتاب بیان قوم مرہٹہ

بر سپاہ طرازان سررشتہ اخبار و روزنامہ پردازان و قاتر لیل و نہار اظہر من الشمس

و امین من الامس کہ شیوہ تواریخ نویسی از شیوہ ہائے عمدہ روزگار است و طریقہ
 و قایم نگاری واقعی یغایت دشوار۔ چہ مورخ امین موطن صادق القول گزیدہ سخن
 باشد و بامید نفع و خوف ضرر و تعصب ملت و رعایت طرف از جادہ صداقت کیشی پا
 فرا تر گذاشته تا بیل و حق پوشی نگراید حسن معاملہ بہ قبیح بدل نہ نماید و رعایت تفصیل
 یکی بر دیگرے منظور نہ باشد و واردات اقبال تبصیر بحسن تربیتی نہ کند و ہنگام ادبار
 بقصور و تفصیر نسبت نہ دہد و از صراط المستقیم راستی تجاوز نہ سازد و از نفس الامری و
 بیان واقعی نگذر د و تحقیق را تحقیق و دواہی را دواہی داند و بنا بر جلب منفعت کار
 منہراجہ اری و خوشامد نفرماید۔ و بسبب اختلاف دین و آئین زشت و زیبا
 شناسد **ابیات**۔ اہل ہنر گریہ شامی درند ڈالی ہنران نیز بکارے درند۔
 نے کہ ہتی برود از طرف زود و بگرنہ ہد باد سراپد سرود ڈ قہقہہ زد و کبک برقرار
 زاغ ڈ گرچہ ہتی کام پریشان بیاغ ڈ زاغ بد و گفت کہ پرواز کن ڈ گر کرد از من
 بہری ناز کن ڈ ہیچ کسی بہت زیبا و زشت ڈ کش نہ حکیم از پے کارے سرشت ڈ زشت
 نہ بہ مصلحت آراستہ ڈ مصلحت است اینکہ چنین خواستہ ڈ آرباب نظر
 میدانند کہ تواریخ نویسان اسلامی در تحریرات خود طرف ممانعت را بہیچ تحقیق
 نی نگارند۔ و چہا کلمات نا طایم و الفاظ رکیک نسبت یا جانب بزبان قلم می آرند۔
 و از امور دنیا تعصب دینی را دخل میدہند۔ و ہنر را بر طاق بلند گذاشتہ عیب
 می نمایند۔ و حدیث شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خدا صفا و خد ما کد را از خاطر محو
 میسازند۔ نعمت خان عالی غزلے طولانی در مواضع می گوید و بر راہ حق بودہ باطل را

یہ خیال مولف کا غلطی پر مبنی ہے۔ خود مولف ان الفاظ کے کہنے سے آپ خود تعصب برائی کو دلدل میں
 پہنچا ہے شاید مولف کو نظر سے مودعین اسلام کو مستہرکت نہ نہیں گزیرے۔ در نہ یہ پیشقدمی نکر تا ۱۲ گوہر۔

نی جوید. ازان جمله است این ابیات ابیات چون نیست بهره بیشتر از قیمت
و نصیب و بر خلق رشک و شکوه قسمت براسے چه و از امید دار کردن ارباب
احتیاج و برودعه زیاده ز طاقت براسے چه و هرگز نگویید از کس اگر راست و
گرد و روغ و غیبت چه نفع دارد و محنت براسے چه و در روز مگاہ سنجید باید قیاس
نیست و نادیده جنگ لاف شجاعت براسے چه و تالیف قلب اگر چه بجرم
خوشامد است و لیکن فزون ز رتبه و حالت براسے چه و باور نشد اگر سخت کوشو
چه پاک و هر جا قسم بغیر ضرورت براسے چه و بهره صاحبست نه بود قحط گفتگو
حرفی کزد است بیم مضرت براسے چه و دشمن یک سخن که درشت است کافیت
دشنام و نغره وقت خشونت براسے چه - کارنامه نامے که مرهقه نام در افتاد خود کرده
اند فارسی نویسان متقدمین و متاخرین یک قلم ترک داده و حمل بر استغراق و مبالغه
می نمایند. و کسانیکه به تحریر پرداخته اند حرکات لغو را با صفات مرقوم ساخته اند
راقم بطور حالات این کرده را که با قوام مختلفه مشتهر اند و تعداد از هفتاد و متجاوز میگویند
از زبان انان و واقف حالان هر قدر به تحقیقات رسید به تحریر می آرم و از امور عجیب
و غریب و معلومات دیگر نمی گذرم و نمی گذارم - مخفی نماند که در کیش هندو اصول چارگونه
قرار داده اند - و آن را چارچو ترن نامند - برهمن و چهرتری - بیس و سودر - فرقه اول
یعنی برهمن مخصوص است بهشش چیز خواندن بید و دیگر علوم در موزش و دیگران
و چاک کردن یعنی براسے دیوتها نقد و جنس دادن و دیگران را بران داشتن
خیر دادن و خیر گرفتن - دومین یعنی چهرتری که بهتری بدل شده ازان شش سه
کنه خواندن و چاک کردن خیر دادن و خدمت گاری برهمن و پاسبانی عالم و گرفتن
دست برد آن و نگاهبانی دین و تاوان گرفتن از بدکار و اندازہ آن نگاہ داشتن
و سزا خوردن و زراعت و در و بجا خسیج کردن و فیل و اسب و گاؤ و بندگان

خد شکر از رایتیاری کردن و بجا آوردنش نمودن و ناخواستن از مروت و اعتبار
 نمودن نیکوکاران و مانند آن سیونین که بس باشد نیز آن سه کار برهن کند لیکن
 پرستاری و کشاورزی و بازرگانی و کاردانی سرکاری - و از هنگام زیستن تا زمان سپین
 ده کار گفته آمد هر سه که در میان این سه است جزو کرمی هر سه سزاوار بود و
 پیشینه و پس خورده و آینه پوشیده شود و دیگر نگاری و زرگری و آهنگری و در و درخت
 و سودا و سنگ و شمشیر و شیر و پوست و درخت و غله خاص او باشد - پنجمین را
 بیرون از دین شماره پنجمین سلطان و ترسا وجود و نصرا و آنها را آنچه گویند -
 از آنجا که این تقسیم را مدتی سپری شد از امتزاج با هم شروع بر آوردند و هر کدام
 را در رسم پرستش تفاوت بسیار است - و هر یک را به نسبت جا و پیشه و بزرگی
 بزرگان شاخه بر شده و شماره آن از بیان بیدون - الفقه قوم مرهطه که
 عبارت از سکنه سرزمین مرهط است و این خطه در زمان حال بصورتی خسته
 بنیاد آورنگ آباد نامزد و قلعه دیوگیر یعنی دولت آباد از مصناف آن است
 مهتا و قسم از اقوام مرهطه معلوم گردید و سولک آن هم هست احاطه آن دشوار
 و هر یک در رسوم و عادت خویش متفردی باشد و در بعضی چیزها متحد - اگر چه
 در طعام خوردن شریک همدیگر اند اما اجتناب از قرابت و مصاهرت دارند
 و در یک رکابی بجز بهجنس و قرابتی هم طعام نمی شوند - حالا تحریر خصوصیات دیگر
 اینها و گذشته تفصیل اسمهای اقوام ایشان پرداخته سخن را اینجا میازم
 اول بهول - دوم سرکے - سوم کهور پری - چهارم بجاری - پنجم ریکاری
 ششم پاٹن کر - هفتم موسی - هشتم بریکلی - نهم پاکر - دهم سیندی - یازدهم
 دیکر - دوازدهم بیابے راؤ - سیزدهم کدم - چهاردهم جلبه رانی - پانزدهم
 سرور کر شانزدهم باهرے - هفدهم پارسے - هیجدهم بهوزی - نوزدهم باکرے

ہشتم کہا رکی - بست ویکم کایکوار - بست ددوم جادو - بست وسوم وبردول کر - بست
 چہارم رن دیوی - بست وپنجم اوی جاری - بست دہشتم بارکل - بست وہفتم
 جابے کر - بست وہشتم کرمی نکر - بست وہنم سروے - سیم سد دس کر - سی ویکم
 مونتہ - سی و دوم کلی - سی وسوم کان نے - سی و چہارم بانک موزی - سی و
 پنجم کوجر - سی و ششم کولے کر - سی و ہفتم سور کر - سی و ہشتم گنگ - سی و ہنم
 دلور - چہلم مانے - چہل ویکم انٹوے - چہل و دوم جادو - چہل وسوم راس
 حاجی - چہل و چہارم چوہان - چہل و پنجم وان موری - چہل و ششم پنوار - چہل و
 ہفتم کرک وے - چہل و ہشتم کہان ویل کر - چہل و ہنم روے کر - پنجاہم سال
 کہی - پنجاہ ویکم وانگری - پنجاہ و دوم بہا کر - پنجاہ وسوم موری - پنجاہ و
 چہارم بہیر راؤ - پنجاہ و پنجم باکمال - پنجاہ و ششم مان کر - پنجاہ و ہفتم سر بجی
 پنجاہ و ہشتم بہاندول کر - پنجاہ و ہنم ماندولی - ششم دھوے - شصت ویکم
 کالے - شصت و دوم مادھو - شصت وسوم بنا کر - شصت و چہارم ہروی
 شصت و پنجم پنبلی - شصت و ششم سوتے - شصت و ہفتم لوکھدا - شصت و
 ہشتم پان دمار - شصت و ہنم سولہی - ہفتاد و م بہاندیہ - آزا سجا کہ تشریح احوال
 ہر فریق و وجہ تسمیہ ہر کد ام بقید اعراب موجب طوالت کلام بود و ہم کما مینمی
 بہ تحقیق نرسید فقط بر تحریر احوال بہو سکہ کہ ریاست ددان خاندان است -
 اکثاف میا زم و بشرح و بسط کیفیت نیاکان او بموجب اظہار معتبرین بقدر معلوم
 می پردازم -

بیان وجہ تسمیہ ہوسلہ و شروع احوال نسب و

پوشیدہ مانند کہ در وجہ تسمیہ ہوسلہ اختلاف است یعنی ہوسلہ و اکثرے کہوسلہ

و نبتے ہو سرہ می گویند و وجہ آن بآئین دیگر بیان می نمایند آنانکه بهوسله میدانند
چنین تقریری کنند کہ بہو در زبان ہندی بمعنی زمین و سہ بمعنی خار و پیکان آمدہ
سہ مخفف سال است و این لفظ در نامہاے راجہا اکثر می باشد چہ سنجہ چہ سہ سال
و درجن سال و شتر و سال۔ نام راجہائے کوٹہ است کہ بقوم ناٹرا مشہور تہ ہری
و درجن و شتر دہر سہ لفظ بزبان سنسکرت بمعنی دشمن آمدہ۔ یعنی خار دشمن۔ و
موجب لقب ناٹرا اینکہ ناٹر بمعنی استخوان است از نیا پیکان آن راجہ نامہا مخ
حکم مرشد پرستش ناٹر کردہ صاحب ولد گردید بالجلہ چون مقتداے بہوسلہ قرائی
و صحرا نوردی و اعدا کشتی داشت نامش بہوسلہ گذاشتند یعنی فلش زمین و کشتی
بہ کہوسلہ تیسری نمایند۔ معنی کہوسلہ بزبان عربی آشیانہ کو چاک می دانند برگردہ
اینہا بنا بر عشق زنکہ ظاہر از غیر قوم بشہرت بخار باشد جائے مکانی مختصر ساختہ
پہان بتوسیت داشت بہ کہوسلہ مشہر شد۔ و گردہی بہ ہوسرہ نسبت می دہند
تو جہی عجیب بیان می کنند کہ ہوسرہ در ہندی بمعنی نسج است از انجا کہ مشغون
عشق زن نشب در روز و دہم قوشن نسبت او بفرج دادہ از راہ استہزا
یا ہم تنگم می کردند تا آنکہ رفتہ رفتہ راو مہلہ موافق قاعدہ ہندی مثل کوارن و
کوالن تبدیل بہ لام یافتہ بہوسلہ شد و اللہ اعلم۔ بحقیقت الحال ہر دو و جہ اول
تاریخ نویسان نوشتہ اند وجہ ثالث زبانی شخص ثقہ واقف خاندان اینہا
شنیدہ بقیر قلم آورد صاحب تاریخ ناٹرا لام را بہرید می نویسند کہ راجہ بہو
بہوسلہ از نسہ راجہ ہمسے چتور است کہ سہرود یہ اند از نیا کانش راجہ پورین
نام بنا بر وہی از چتور بدکن رفتہ چندے موضع بہوسہ علمہ پرگنہ کرکتل سرکار پٹنہ
صوبہ خجستہ بنیاد سکونت گرفت و نسبت بہ آن موضع خود را بہ ہوسلہ ملقب
ساخت انتہی کلام چون بوضع پیوست کہ نسبت بہوسلہ براجہائے اودیپور کہ

سمو دیہ اندمی رسد۔ وراجہاے اودیپور فوق جمیع راجہاے سرزمین راجپوتانہ
 انداز راجہاے دیگر برراجہاے کہ نور برمسند راج می نشیند راجہ اودیپور قشتہ
 برائے اومی فرستد داد آن قشتہ افتخار را بر پیشانی ادب می کشد داد اوراق قشتہ
 از خون آدمی می کشند و لقب راجہ اودیپور را ناست و او نسب خود بنوشیروان
 عادل می رساند۔ اگرچه کیفیت اینها در دفتر سوم اکبرنامه و دیگر تواریخ بہ تفصیل
 مرقوم است۔ و قلعہ سلطان علاء الدین و فتح چتور مشہور۔ اما الحال انچہ
 بتازگی زبان باد و نشان صادق القول معلوم شد۔ نوشتہ می شود۔
 او ولسنگہ پسرے بنام پرتاب سنگہ بر راج گذاشت و از دامر سنگہ
 و از وراج سنگہ و از دسنگرام سنگہ از وجکت سنگہ و از ورتاب سنگہ
 دوم و از وراج سنگہ ثانی برمسند راج یکے بعد دیگرے نشسته وفات یافت
 بعد راج سنگہ آؤ سینہ پسر خود وجکت سنگہ مذکور تمکن گزید بعد چندے پسر
 راجہ امید سنگہ اورا در شکار گاہ گشت۔ پسرش براودیپور قابض ماند۔
 در تن سنگہ پسر راج سنگہ ثانی بعد فوت پدر در خانہ جد مادری متولد گشتہ
 در کوہ ہلمیر نشو و نما یافتہ ہنگامہ آرائی استدعاے راج است زیادہ ازین تحقیقا
 شاخہائے شجرہ اینها و کارنامہ ہائے ہر کدام پرداختن از مطلب باز می آرد۔
 برہمان قدر پسند نمود و چون بالا مذکور شد کہ سمو دیہ نسب خود بنوشیروان
 عادل می رسانند۔ شمعہ از احوال خاندان کسرے بنا بر شادابی کلام نوشتن
 درین مقام مناسب افتاد۔

احوال سلطنت خاندان نوشیروان بطریق اجمال

صاحبان تواریخ اسلامی در ذکر ملوک بنی ساسان کہ آہنارا اکاسرہ نیز گویند می آرند کہ

ایشان طبقه چهارم از بادشاهان عجم اند و دولت و شوکت ایشان مانند کبان
 بوده و اکثر ممالک با ایشان باج و خراج داده اند اول ایشان را نوشیر یا بیکان
 و آخر ایشان یزدجرد بن شهریار بود سبب و شش تن از ایشان در سده چهار صد
 و سبت هفت سال بادشاهی کردند ظهور دولت ایشان در سده پنجاه و هشت
 و سبت و یک از تاریخ آوم است و انقراض دولت ایشان در سده سی و یک هجری
 بوده مذکور اینها بشرح و بسط تمام در شاهنامه فردوسی و دیگر تواریخ مندرج است
 این باب احوال نوشیروان بن قباد بن فیروز که ملقب به عادل است اجمالاً می
 پردازم. **نوشیروان** چنانکه آر بود عادل با ذل گواه عدالتش بهین بس که پیش
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم سبوت در زمانش شده او را عدالت یاد کرد و نیز
 فرمود که نوشیروان بنابر عدالت و حاتم طائی جهت سخاوت با وصف بودن
 در کفر از حرارت آتش و وزخ محفوظ خواهند بود. الحاصل با کمال عدالت و
 نصفت چهل و هشت سال بادشاهی را ند و جمیع بلاد ترکستان و ماوراءالنهر
 و چین و مصر و یار عرب و اکثر بلاد هند وستان زیر فرمان خود آورد. و سلاطین
 روزگار فاشیه اطاعتش برودش کشیدند. در ابتدا سلطنت خود خوابی
 دید که خوک با او در یک کاسه شراب می نوشد. از تعبیران تعبیر خواست به یکس
 زبان به تعبیر نکشاد. موبد موبدان را طلبیده مستفسر تعبیر شد و گفت اگر لگوئی
 بقتل رسانم. موبد موبدان منادی داد که هر که تعبیر خواب کسری کند یک بذر
 زر سرخ از من گیرد. این خبر به بزرجمهر رسید و او در مرد پیش استاد خود
 درس میخواند گفت تعبیر این خواب نیک و انم. بشرطیکه مرا پیش کسری
 برند. موبد موبدان عرض نموده بزرجمهر را پیش کسری طلبید. بزرجمهر گفت
 در شبستان بادشاه غلامی است که با یک از اهل حرم نزد مباشرت می بازدم

کسری همه زنان و کنیزکان را پیش بزرجمهر گذرانند. مردی ظاهر نشد. آخر همه را
 بگفته بزرجمهر برهنه کردند. فرو. غلامی پدید آمد اندر میان و بیالاجو سر و پنجه
 کبان. گویند که پادشاه حاکم جاج مختلط نوشیروان هر دو را بقتل رساند. فردوسی
 طوسی این قصه را حواله به مادر نوش زادمی کند که خسته قیصر بود و بعضی مؤرخین
 بر آنند که غلام پادشاه میر جاج مختلط بود. واضح آنست که کنیز که بود بعد ازین
 بزرجمهر را مقرب خود ساخت و بالاتر از موبد موبدان و وزیران خود نشاند و پایه او
 از یکنان مرتفع گرداند در عهد نوشیروان مزدک زندیق که دعوی نبوت کرده
 عالمی را گمراه ساخته بود مع توابع خود که نود و هشت هزار کس بودند بقتل رسید
 و در زمانش نوش زادمی را که از بلطن دختر قیصر بهر سیده بود از دین مجوس
 برگشته بدین ترسایان گردید و بالشکر خود به هند وستان رفت و در آنجا سپاه گران
 جمع نمود و خواست که بایران رود. نوشیروان رام برزین را بالشکر عظیم بگنج
 سپر فرستاد و نوش زادمی را از محاربه بقتل رسید و از دور هند وستان اولاد بماند
 میگویند که رانا راجه او دیوچرا از شراد نوش زادمی است و در عهد نوشیروان خضاب
 موبهم رسید و ایضا در عهدش افسانه های هندی را بر زبان فارسی ترجمه کردند.
 و خاقان چین نیز دختر کبیری داد و در چهار دختر اسپه با سوار از جواهر آبدار
 ترتیب داده فرستاد و فتوحات عظیم در ملک روم نمود و بالاخر در سنه شش هزار
 و یکصد و شصت و هشت هرگز که از دختر خاقان بهم رسید بود ولی عهد نموده
 خیمه بدر باقی زد چون در آئین مجوسان لاش میت را امانت دروخته ها
 میگذارند. می گویند قالب نوشیروان بدستور تا حال سالم است و خستکی در آن
 راه نیافت. ای بابا شیر عدل یا از حکمت حکمای چین است. آمدن راجه راجه
 بن شهریار بن خسرو و وزیر بن هر مزین نوشیروان که آخر ملوک عجم است. اندر

با مسلمانان محاربات عظیم واقع شد. رستم بن فرخ زاد که قاعده سردار لشکراو
 بود بجنگ سعد وقاص که از طرف حضرت عمر رضی الله عنه مامور شده بود در سنه
 پانزده هجری مقتول شد. و تفرقه تمام در دولت ساسانیان روداد تا آنکه در سنه
 سی و یک هجری منقرض گشت و ممالک ایران بدست مسلمانان آمد و مدت سلطنت
 یزدجرد و مبنده سال واکشته نوشته اند که چون سعد وقاص با رستم فرخ زاد نبرد
 آراست چهار روز متواتر جنگ ماند و روز چهارم شکست فاحش بر خیم روداد و
 رستم فرسخ زاد بدست هلال بن علقمه کشته گردید. اگر چه فردوسی در شاهنامه
 گفته که از دست سعد کشته شد اما در تواریخ دیگر مسطور است که قاتل رستم هلال
 بود و درین حرب سی هزار از اسلام شهید شدند و سی هزار از عجم قتل و اسیر
 گشتند و چندان سیم و زرواقشه و اجناس بدست لشکر اسلام افتاد که محاسب
 اندیشه در شمار آن عاجز است و بعد از آن جارجان که افسینه از امرایان
 عمده ایران بود شکست فاحش یافت و ز بهیر بن قیس جارجان را بکشت. و
 پس ازین شکست عظیم به عجم رسید و درین سنه که شانزده از هجرت سمیعیر
 علیه السلام بود تاریخ هجری مقرر شد و سعد وقاص کوفه را بنا کرد و درین سال
 میمونه زوجه رسول خدا صلی الله علیه وسلم وفات یافت و در سنه مبنده هجری
 بعد کشته شدن رستم فرخ زاد مداین مفتوح گشت و غنائیم آنقدر بدست
 اهل اسلام افتاد که عقول عقلا در تعداد آن متحیر است. گویند عرب طلبا را
 با فقره مبادات بیع و شکر میکردند. و جنس غنائیم به مدینه آمد. حصه هر یک
 از اهل بدر پنجمزار دینار رسید و حضرت فاروق بن عباس ششست و پنجمزار
 دینار و هر یک از ازواج رسول علیه السلام ده هزار دینار داد و ایضا درین سال بو موسی اشعری الهو از
 راه بریر را تنخیر نمود و هر فراسن علم یزدجرد را تنگیر نمود و دختر ازاد حضرت فاروق و یک دختر از راهبرایا

امام حسین علیہ السلام داد و دختند و دیگر ادراجه محمد بن ابی بکر ثغوب
 ساخت **ایات** بیابگویی که پرویز ازین زمانه چه خورد و خورد و پیرس
 که کسرے ز روز گاهچه برد و اگر این نهادن این بدگیرے گذاشت و دراد
 گرفت حاکم بدگیرے سپرد. تا اینجا از تواریخ بمقتوید مسیر مدتها باظران این
 اوراق محنت تحقیق بظهور پیوند و صاحبان دین زردشتی در ضبط تواریخ و
 قید سنین و شگاہ تمام دارند. و مدار زندگانی آنها بر دریافت حالات سلف
 و احکام نجوم است و کتاب های اینها مانند کتب اهل هند اخباری از گذشتهگان
 دوسه هزار ساله میکنند. آورده اند که چون در دولت یزدجرد تفرقه روداد
 اولادش انتشار یافتند. از آنجمله سه دختر او آوارگی گزیدند. دختر متوسط
 مسمیه بشهر باکو و رجاله نکاح حضرت امام حسین علیہ السلام آمد و بعد شهادت
 امام همان زمان از خیمه اهل بیت دو شاد و شش ملایک بجلد برین رسید
 و صبیہ صغیرہ یزدجرد که بفارس بانونا فروست از دست و سواران عرب
 بدربسته در کوه چک چک که از نیردسی کرده فاصله دارد بمناجات الهی متواری
 گردید چنانچه تا حال زیارت گاه پارسیان است و اهل اسلام آنرا انباشخانه
 عفت آب میگویند و در آن کوه مذکور نشمین های متعدده مختصر ساخته اند.
 و صلحای اهل پارس بهنگام مجمع آنجا که در بهمن ماه قدیمی روز اشتاد ایرد
 که عبارت از تاریخ لبست و ششم شهر مذکور است. می شود و نشمین ها قیام
 نموده بعبادت می گذرانند. می گویند. آب از کوه می تراود و هر روز بقدر
 نوش و صرف دو کس مجاور آنجا که از پارسیان مدام در آنجا حاضر میباشند
 می چکد. و هرگاه مردم زایرین که قریب به ده هزار مجتمع می شوند آب موافق کفان
 آنها می افزاید و بعد بشت روز برای سیرابی دار لبست که از بسیار ناسه انگور

در دامنه کوه طارم مستطیل طرح داده اند و زیر سایه آن فرودگاه متفرقین
 است حسب طراوت آن ریزش می کند و هرگاه در آن مجسمه کس محتمل
 یا حایض شد همان زمان آب از چکیدن می آید مجاوران ندای می کنند
 که هر که حایض یا محتمل باشد از کوه فرود آید - چون فرود آمد باز بدستور آب
 ترا دیدن گیرد اینست از عجایبات آنجا - دختر سیو مین نیر و جرد که آنرا مهبین
 بانو گویند و بنوعی پارسسیان مغفودا الخیر است و کتب سهندوان بود و آن در
 سهند گواهی میدهد و از نسلش قوم مسودیہ دانند - از اینجا دریافت شد که دختر
 و دین نیر و جرد چگونه به محکم بن ابی بکر رسید - شاید نیر و جرد چهار دختر
 داشته باشند که پارسسیان را بر آن علم نیست - یا سهندوان را بر و رود دخترش
 اطلاع کماهی نبوده - یا اهل اسلام دختر اجنبی را بمعالطه نسبت به نیر و جرد
 می دهند - بهر حال قوم مسودیہ از اولاد نولش زاد سپر نوشیروان یا از
 اخلاف صبیبه نیر و جرد بنیره آن است الحال به ترجمه کذب مرهٹی که در ملک
 پونه قلمی شده و نام محرریافته نمی شود و ایمای از ان در تواریخ ما اثر صفی
 نموده ام میگرایم - از تغیر و تبدیل کارنداشته بکم و کاست ترجمه می نمایم

شروع احوال مرهٹہ از تاریخ مرهٹی که نام مولف و سنہ

تالیف از ان پیدانیست

راویان روایت اسماء عالم و حاکیان حکایت اخبار بنی آدم که چهره شاہد
 مقال شان از خال و خط مبالغه و فضول معراست و از گلگونہ صداقت و تحقیق
 جلوه افروز و رونق افزا چنین آورده اند - که را جارا نا بهیم از اخلاف مسودیہ

او دیو پر مصافح صوبه اجیر بود و فرمگشت و نزد ستان انصاف داشت بکمال اخلاق
 ستوده و ناموری علم اشتها رمی افراشت در شبستان و دلش و دین و قبال را
 تابانی و دوا خیر اجمال را و رخشانی بود و دل کبیرش با هم رام سنگه رویشنا س جبان
 و خلف صغیرش از نام با که سنگه مشهور زبان فرود و دوبرود و پنج و دوسهم از
 بدیدن هر دو چون بادام توام با هرگاه بهیم سنگه آجنانی شد رام سنگه را نظر بکافی
 قشقه راج کشیده بر مسند نشاندند با که سنگه حکم اینکه الا ما تفرل من السما
 نظر بطینت شتری که اطاعت حبلت آن نیست شکی غیور مزاج بود بمقتضای این
 معنی که ده درویش در گلی خنپند و و باد شاه در تسلیمی نگنجد متابعت برادر
 ناگوار دیده روزی بتقریب لشکر برآمده بدر زد و جانب دکن شتافته متصل
 دریاے نزدیک رسید تو سل ابی موهن مرزبان آنجا گزید و چون علو نسب
 و سمو حسب او حاجت اظهار داشت بکمال احترام و تقرب متاز گردید تا
 آنکه در حیات راجه مختار مالک در رائق و فائق مہات او گشت و قسی
 بتنظیم و تنسیق ملک پرداخت و معندان و مہتر دان را مغلوب و منکوب
 ساخت که به با که سنگه بهوسله مشهور گردید چه بهو مہنی زمین و سله یعنی خلش
 است بعد وفات ابی موهن تاجوان شدن پسرش تشیت امور ریاست نمود
 و هرگاه وارث ملک لیاقت ملک را نی پهرساند بمقتضای ملک ذاتی و حق
 شناسی تسلیم راج با و کرده پہلو تہی نمود و از آنجا رکضیت کرده و از دیول گالون
 گشته سکونت گزید و بجہت طے مسافت زندگانی مشغله گشت و کار مزد و عات
 کہ بعقیدہ ہنود بہتر ازین روزی حلال نیست اختیار نموده چه ضرب المثل
 ہند است **۵** او تم کہیتی مدہسم بان با کشت جاگری بہیکہ ندان
 یعنی افضل ترین معاش زراعت است و متوسط تجارت و بدترین پیشہ نوکری

که همیشه گدائی می باشد. آورده اند که وجه برآمدن باکبه سنگبه از دیار خود توسل
 بابی موهن و بعد ازان توطن در دیول گانون بنا بر عشق دختر بخارے بود از اسجا
 که عشق پنجه در دامن حالش زده گریانش کشید. دختر را بے عتقه داخل حرم
 ساخت. و از خویش و بیگانه واپرداخته اسیر دام زلفت گردید. هر کجا
 سلطان عشق آمد مانند قوت بازوئے تقوی را محل پد پاک دامن چون زید بیچاره
 تا گریبان اوقاده در دجل. از بسکه با عنبر کفو بلکه فردترین قوم نزد توصل باخت
 مطعون هم قومان و اقارب گردید ناچار چیده اورا در پنهانخانه داشت. بعد
 از آنکه دختر مذکور حامله شد. بیرون شهر در مزرعه از نظر مردم خویش و تبار
 پنهان نگاهداشت. و کلبه مختصری که آنرا کبھوسله یعنی آشیانه کوچک تعبیر کردند
 ترتیب داد. آنکه لقب کبھوسله شد. چون صاحب ولد گردید و طشت رسوائی از
 بام افتاد. بنا بر کد خدا ساختن او در همه قومان متامل گردید. نظر به محبت زنکه و غیرت
 مزاج و خوف طعن و تشنیع همجنسان بامدخوله و نونهال جانب دکن رگرگشته.
 توسل بابی موهن حبت و آن ولد را در قوم مرهٹه منسوب ساخت زیرا که راجپوتان
 صحیح النسب نه پذیرفتند. ناچار بغیر قوم کتھا نمود. و بطویل محبت زن خود را نیز
 از کیش ابا و اجداد فروتر نشاند. عاشقی چیت بجان بنده جانان بودن
 دل بدست دگر بے دادن و حمیران بودن پد سوئے زلفش نگه کردن و ریش
 دیدن پد گاه کافر شدن و گاه مسلمان بودن. آین ماجرا را خانی خان در تاریخ
 خود بطور قبیح بیان کرده چنانچه نقلی ازان در ماثراصفی آورده ام و اینجا حسب
 ترجمه ہندی گذارش رفت. توجه انقطاع از بابی موهن و ورود در دیول گانون
 چنین گویند که چون پسر ابی موهن بمحل بلوغ رسیدہ شور بہرساند اکثر گاہ باتفاق
 پسر باکبه سنگه بیکار میرفت. و سقے چوپے خوش رنگ مصفا جت شیر عمارت

از جنگل آورده بودند و پسرانی موهن با حاضران تماشا می کرد - در شناخت
 آن چوب عاجز ماندند - و ندانستند که از کدام درخت است - ناگهان بزرگان پسر
 ابی موهن گذشت که این چوب را پسر راجه با که سنگه به نیکو وجه خواهر شناخته
 چون او از شکم درخت بخار بود - این سخن به گذشت - در دل داشته بعد دو سه روز
 به معلوم از آنجا برآمد و راه دیول گانون گرفتند و بعد فوت با که سنگه به کشتار
 پرداختند - الحاصل پسر اول به بابو جی و دوین را به بنو جی موسوم ساختند
 از صلب بابو جی که پیوند بر همه دارد و پسر بوجو آمدند که شهابی و دوم
 شرفاجی - و از بنو جی هشت پسر با اسم که لوجی و بنا جی و غیره متولد شدند و آنها را
 عالمگیر بادشاه بنابر جریمه در تخت کشید - و بابو جی بهوسله و بنو جی بهوسله هر دو
 برادر بنابر مناقشه زمینداری ترک دیول گانون گرفته مع آل و عیال و موضع
 دیونده متصل دولت آباد آمده بزراعت مشغول شدند - و به آنجا رنگ توطن
 رنجیدند و خود را برای گذر معاش در قصبه سنده که پیش لکھوجی جادو راؤ
 و سیکه سرکار دولت آباد که از پیشگاه نظام شاه منصبی و سرکردگی دو از ده
 هزار سوار داشت رفتند - و بصیغه بارگیری نوکر شدند - از آنجا که فرزند
 بودند و سواری اسب معتذر بود - به گناهبانی دیوڑهی تعیین گشتند - چون شهابی
 پسر بابو جی طفلی وجه زیبارو بود و آثار نیک بختی از جیش لمعانی داشت - روزی
 جادو راؤ از روز نامے جشن هولی صبیحہ خود را که حسین بود بر زنان نشانیده و بر
 زنان و دیگر شهابی را گرفت در حالت مستی شراب از راه شفقت بزبان
 آورد که چه باشد فها بین هر دو عقد مناکحت بسته گردد - تا اولاد حسین و تشکیل بوجود
 آید - همین که این سخن از زبان جادو راؤ برآمد - بابو جی حضار مجلس را با شاره گواه گرفت
 و گفت که از امر و ز اقتران این دو کوکب متحقق گردید - جادو راؤ - بجواب خست

چون خاموشی را نصف رضا گفته اند این سخن شهره گرفت و بعد تمام مجلس نشاط
جادو را به مجلس رفت و شهابی را که همیشه با خود میداشت همان روز به ساجد گشته
صبیه را با خود همراه برد. مستورات خانه او برین ماجرا مطلع شده بشورش آمدند که
این فروایگان خانان آواره را چه در سرافتاده که از ما وصلت می جویند خود برای
شکم پروری از وطن سرگردان آمده در بدر خراب و خوار اند و شرافت نسب این ما
ظاهر است. آری **مصراع** غوک لب جوے هم دماغی دارو۔ لعل را
با خیزف چه نسبت و ژاله را پیش گوهر چه عزت **فرد**۔ اے شیشه مزین لاف
نزاکت امروز با انصاف کن آخر که بهمان سنگ نه۔ جادو را به جواب داد که
سر سری بر زبان من حرفی گذشت هیچ رسمیات شادی قوم خود نداده ام۔ حالا
اینهارا بر طرف می کنم از همچنین کلمات مستورات را تسلی ساخت و روز دوم بر دات
قدیمه شریک طعام خود نکرده خوردنی پیش ایشان فرستاد۔ آنها آن خوردنی را
واپس داده گفتند که انشاء الله تعالی این همه طعام وقت شادی یکجا خواهیم خورد
جادو را به ازین سخن بر آشفتہ بعد فراغ از طعام در دیوانخانه برآمده محاسب را طلب
داشته حساب سخاوت هر دو برادر نموده بر طرف ساخت۔ و وقت رخصت گفت که
شمارا با من هیچ قرابت نیست۔ و من سر سری بشما گفته بودم۔ رسمیات قوم خود نداده
ام۔ خواه نخواه گلگوگیر شدن خوب نیست۔ معلوم شد بد معاملہ و مقنول هستید۔ اولی
اینست که شما معقبائل از اینجار حنت خود بردارید۔ و هر جا که دانید بروید۔ بدون غمازین
آبادی نامناسب۔ آنها اجمال و اثقال بار کرده بهمانوقت مکان قدیم خود یعنی دیول
گانون رفته قیام گرفتند۔ و بدستور ماضی دوسه سال بکشت و کار پرداختند۔ هر روز
پرستش سدا شوی یعنی عبادت میکردند که بتی است بزرگ ترین بت نام و دین مهنود۔ مظهر
نامه میدادند۔ بصدق نیست و خلوص اعتقاد میکردند و تا که از عبادت او فراغی حاصل

منکر و نایب طالع بیان می گذاشتند. و بروز کیا دسی و غیره ایام صیام روزه می داشتند
 تا آنکه از تاثیر اعتقاد ایشان غنچه مراد شگفتن گرفت **س** می ستاند اعتقاد آخر مراد
 دل ز سنگ و برهن مقصود خود را می کند حاصل ز سنگ. شب از شبهای چهاردهم
 ماه که آن ماه بزبان هندی ماکه گویند بطریق معهود آن هر دو مزایع در نمره خود طاری
 که جهت نگاهبانی زراعت تعبیری سازند نشسته بودند. بنوجی را فی الجمله غنودگی بابو جی
 را چشم بیداری بود که یکایک پنجه دستی باز یور و دست برنجن مرصع بکمال روشنی سوز
 از سوراخ زمین بلند گردید و بر سر بابو جی سائبان گردید. بابو جی این را از خیالات
 تصور کرده بنوجی را بیدار ساخت چون بابو جی سر بخواب گذاشت سری دیوی حیو
 که بزبان هندی قدرت کامله ایزدی را گویند شکل بصورت زنی سفید پوش
 محلی بزبور مانع بقیت در آنجا نمودار شده نداد و داد که من معبود تو ام و از پرستش
 تو نسیات مخطوط و مسرور گشته ام. و مهربان بر شما شده می فرمایم که همین جا بر
 زمین گنجینه عظیمی مدفون است و بر آن مارے موکل تو سجده نموده. این زمین را چتر
 کن. و آن گنجینه بردارد و ماتر اراج سبت و هفت پشت بخشیدم از کس اندیشه
 و وسواس کن هر اراده که در دل تو جا خواهد گرفت باخجام خواهد رسید. بابو جی
 و بنوجی بعد بیدارے شکریه این عطیه عظمی بجا آورده زمین را کنده هفت کلاه
 آهنی پرا از زیر آوردند. و در پرده شب همه را بر عرابه نابار کرده بخانه بردند و در
 عقب خانه میان منافکے که بر اے داشتن عله می باشد دفن کردند و آهسته آهسته
 همه کار ملے زراعت را یکطرف داشته و طبعی نمودند و بعد چندی در عقبه
 چهار کوئده آمده از سیونانایک نامی مهابجن که دولت بسیار داشت و از سابق
 تعارف بود. همه احوال خود را بے کم و کاست بیان کرده استمداد خواستند و او
 انگشت قبول بر دیده نهاده مکریم نمود و گفت که هرگاه حق تعالی اراج گیر است کند.

از ما چه مراعات خواهند کرد - گفتند فوطه داری یعنی خزینة داری ملک مسخره از آن
 تو خواهد بود مادامی که ریاست در خاندان ما باشد - این خدمت عظمی متعلق یکسان
 تو خواهد ماند و بر این اقرار نوشته با عهد و پیمان مضبوط قلمی نموده دادند - هاجن مذکور سببا
 ضروری از سواری و پاچه برائے آنها مهیا کرده بخردی هزار رکس اسب تیز و قوی
 همگیل پرداخته و بارگیران بر آن ملازم داشته و از اسلحه و سامان درست کرده جمیعت
 بهم رساند - آنها از بنا کرد - مکن بیل تن کر که با دوازده هزار سوار قزاقی و شیوه ترمز
 داشت و کیل فرستاده درخواست مواصلت کردند - و بعد قول و قسم مضبوط
 ملاقات کرده مافی الضمیر بنیان نموده و هزار سوار از واداد خواستند و قبول نموده
 همراه داد با بوجی کتفیف بار نموده و بنوجی را بر جا بگاه خود گذاشته مع جمیعت خود
 و تعیناتی که مجموع سه هزار باشد - جریده اسب قبی گهاٹ سما و میت عبور کرده دریا
 گنگ را از راه نیوسا گذرانده متصل ایلوره فرود آمده شبی چند خاک را فسخ کرده
 در مسجد روضه منوره که نزدیک دولت آباد پای تخت نظام شاه است انداخت
 و عرض داشتند باسم پادشاه باین مضمون نوشته در گلوے خاک مرده بسته گذاشت که
 لکھوجی مخاطب جادو و رائے و سیکه در ایام هولی رو برو مجمع عظیم دختر خود را با پسرن
 منسوب ساخته از مشورت نسوان برگزیده است و ما را از نوکری بر طرف نموده
 اخراج دیار گردنابران استمداد بنا لکر خواسته و درینجا جهت استغاثه آمده ایم - و
 باین جرات میادرت نمودیم امید داریم که برحق خود فایز شویم - عرضی به مضمون
 مرقوم الصدر گذاشته مراجعت بقصبه بیل تن کر نمود - چون علی الصباح آن
 مجاوران و خادمان در گاه برین ماجرا و قوت یافته خاک کشته را مع عرضی بنظر
 نظام شاه گذرانیدند - نظام شاه مطلع شده جادو و رائے را طلب داشته تهدید کرد
 که این حرکت بنا بر امر بیل تنسخت نیست - باید که دختر خود را موافق اقرار با پسرن لکھوجی

کہ خدا باید ساخت۔ و بدلا سار او پر داخته پنج قندہ و فساد باید کند۔ جادو رائے عرض
 کرد کہ اگر جان بخشی فرمائید التماس دارم۔ نظام شاہ فرمود کہ آمان بخشیدم آنچہ باشد
 گذارش نماید۔ معروض داشت کہ بارشاد والا جیجانی نام دختر خورابا پسر بابو جی کہ
 میکنم۔ لیکن امید وارم کہ از راہ بندہ نوازی بابو جی و بنو جی حضور طلب شد منصب
 و سوار سرفراز شوند۔ التماسش بدرجہ اجابت مقرون شد۔ جادو رائے رامو رو
 آفرین و تحسین نموده مردم راست کردار با قول نامہ مضبوط فرستادہ بابو جی و بنو جی
 رامو شاہی پسر بابو جی بہ دولت آباد طلب داشتہ جادو رائے استقبال رفتہ
 سلازمستہ نظام شاہ رساند۔ شاہ از دیدار شاہی کہ بسیار حسین بود محظوظ و
 منبسط گشتہ از خلعت و شمشیر و فیل سرفراز نموده منصب و جاگیر لائق نواخت و
 حکم کرد کہ جادو رائے قبایل خود را طلبیدہ در دولت آباد بحضور خداوندی شادی
 کہ خدائی ہر دو نہال نوخیز نماید شاہ الیہ حسب الامر قبایل را در آنجا آوردہ جشن
 شادی را بانصرام رسانید و جہاز بقدر استمداد دادہ رخصت کرد و کوہاجی تا یک
 بائس بل نامی کارکن را برائے خبر گیری و خبر ہمراہ داد کہ ہمہ وجوہ خبر گیران باشد
 بابو جی رفتہ رفتہ ہمہ قبایل خود را بدولت آباد آوردہ سکونت گرفت چون زمانہ
 اقبال و ستگیری کرد۔ او میگویند کہ از آغاز اقبال مدارالہام خانہ او بود۔ مختار
 محمات غطیکہ گشت۔ خزان غیب را از بطن زمین بر آوردہ خیر و احسانات
 آغاز نمود۔ ویر کوہی کہ مکان شنبہو نہاد یوست تالابے ساخت و جا بجا بتخانہ
 بنیاد نہادہ باغ و تالاب و چاہ تعمیر کردہ نیکنامی اندوخت تا آنکہ بابو جی و بنو جی
 پیمانہ ہستی پر شد۔ و زمانہ یکام شاہی گردید و اورا از بطن جیجانی پسرے تولد
 گشت نامش سنبہاجی گذاشتند و در ہمان زمان نظام شاہ شتار گردیدہ
 و از دو و پسر خور و سال وارث تاج و تکیں ماندند۔ ملکہ زمان یعنی والدہ اطفال

تربیت فرزندان و انتظام ریاست بر ذمه افتاد - بر اسے کارروائی تلاش آدم
 فہمیدہ فرمود - ساجی انتہ نامی زنار دار کہ از قدیم کارکن دیوڑھی بود تعریف
 یافت شاہجی کردہ بردیوڑھی حاضر ساخت و نظر بیرون پیشانی و تائید بخت یکم
 شاہجی را بجلست دیوان نواخت - شاہجی شاہزادگان را بر زانو نشاندہ امور
 سلطنت سرانجام میداد ہمہ ارکان دولت مجرای جامی آوردند - و شاہجی از طرف
 شاہزادگان دست بسر می شد - جادو را سے خسر شاہجی را خارجہ در دل خلیدہ
 و دست نگردا ماد شدن غیرت نہ پسندید - چون انجا ہمہ با از حسن سلوک شاہجی
 راضی و متفق بودند و یکم را میلان طبعی بآن جانب بود - نیش زنی جادو را
 در حق شاہجی فایدہ نہ کرد - بنا بران وکیلے بحضور پادشاہ دہلی مخفی فرستادہ
 استمداد خواست - و از بیتگاہ خلافت میر حبلہ با شصت ہزار سوار تعین شد
 جادو را سے بعضی سرداران را با خود یکدل ساختہ تا کنار دریا سے نزدیک استقبال
 فوج بادشاہی نمود - و ملازمت میر حبلہ حاصل کرد چون پردہ این راز بر افشا
 و بر شاہجی متحقق گردید کہ این نایرہ بلا از خانہ ملبدہ شد - شاہجی ہر دو شاہزادہ را
 مع مادرش قلعہ ماہولی بردہ متحصن گشت و با استحکام قلعہ جات دیکر مشل
 کلپانی و بہیری وغیرہ پرداخت - جادو را سے جمعیت بادشاہی را رفیق کردہ
 قلعہ ماہولی محاصرہ نمود - و چون مدت شش ماہ منقضی شد - ذخیرہ قلعہ
 کمی پذیرفت - شاہجی با بادشاہ بیجا پور پنهانی ساختہ بر احوال خود اطلاع داد
 کہ این بلا از سبب خسر من بر دولت نظام شاہیہ برخاستہ است - و جادو را
 مصدر این ہمہ فساد گشتہ - اگر مارا پناہ دہند و از منصب و جاگیر نوازید ما بکویت
 خود حاضر ندگی می شویم و این بلا ازین خاندان دور می شود - بادشاہ بیجا پور
 معرفت مرا راجد یو کہ دیوان او بود قولنامہ فرستادہ ملطمن گردانید - شاہجی

با جمیعت پنجنار سوار معہ قبایل و سہنہاجی پسر خود وقت سہ قلعہ ماہولی آید
 و بر مورچال جادو رائے زد و خورد کردہ راہ بیجا پور گرفت۔ دران وقت زوجہ اش
 حمل بہت ماہ داشت تاب سواری اسپ نیاوردہ سہ چار کردہ مسافرت
 کردہ بی طاقت شد۔ شاہجی از اطلاع این احوال صد سوار تعین نمودہ ہماگجا گذشت
 و گفت جادو رائے پرتو از عقب جی آید۔ توقف من درینجا صلاح ندارد ترا کہ
 دخترش بہتہی باک نیست۔ این بگفت و روان شد۔ جادو رائے میر حملہ را از فرار
 شاہجی آگاہ نمود۔ مہتاب ماروشن ساختہ بتقا قب شتافت کہ جیانی دختر
 خود را در راہ یافت۔ پانصد سوار گماشت کہ اورا محفوظ در قلعہ سوزی متعلقہ
 نظام شاہی کہ در قبضہ شاہجی بود رسانند۔ زوجہ شاہجی در آن قلعہ رفتہ
 مقیم گردید۔ و چون دران قلعہ بہوانی با سم سیوانی جلوہ افروز پرستش بود عہد
 دوام آن الزام گرفت۔ و نیت کرد کہ ہر گاہ پسر تولد شود۔ بنام ہمین بہوانی
 موسوم سازد۔

ولادت سیوا جی بہوسلہ

چون میعاد تولد منقضی گردید بتاریخ پنجمی سودی بیا کہ ماہ سہمی روز دوشنبہ
 یکیزار و پانصد و چیل و نہ ساکی سالباہن مولودی اقبال مند متولد شدہ وقت
 قرار سیوا جی نام گذاشتند۔ آدم براحوال شاہجی۔ جادو رائے تا احمد نگر جلوریز
 تعاقب شدہ تا کام برگشت۔ و شاہجی بہ بیجا پور رسیدہ ملازمت سلطان سکندر
 والی بیجا پور دریافت۔ مرار جکدیو مدار کار آنجا با کرام پیش آمدہ از پیشگاہ
 خلافت بخلعت واسپ و شمیر و فیل سرفراز کنانیدہ کرناٹک سیجا گیرش
 تنخواہ نمود۔ و برائے نگاہداشت دوازده ہزار سوار حکم کرد۔ چون مواد فساد از

رفتن شاهجی است - افواج بادشاهی از محاصره قلعه ماهولی برخاسته
 مراجعت شاهجی آباد نمود - سا با جی اننت بیگم و شاهزاده مارا از قلعه ماهولی
 برآورده در دولت آباد رساند - و برای سرانجام کار سلطنت ملک غنیمت بیگم
 که تازه وارد در دکانی فرود آمده بود - آثار نیکبختی ملاحظه کرده تجویز نمود و او را
 بر پاکی نشانیه بخانه خود آورده قسم دهم مضبوط گرفته بملازمست شاهزاده ناد بیگم
 رسانیده خلعت مدارالمهامی دهنید - ملک غنیمت نظام ملک و سپاه قرار واقعی
 داد تا آنکه میر حبله باز بهم دکن مامور شد با او نیز ملاقات و زخم مبار داشت و
 افواج بادشاهی را تا نزد انهرمیت داده مراجعت بدارالمقر خود یعنی دولت آباد
 نمود و مهم بیجا پور پیش نهاد بهت کرده تا موضع مهابور که مکان شعبه و بها دیوت
 جمعیت شصت هزار سوار تاخت آور و از آن طرف مرار حبله پور و شاهجی و شترخان
 و غیر هم سرداران جمعیت هشتاد هزار سوار برای مقابله برآمدند ملک غنیمت از اسنجا
 روگردان شده تا موضع پوره گانون و تلی گانون عنان باز کشید و چون دریای بهیرا
 طغیانی داشت برکنار آن ایستاده التجا بجناب پروردگار آورده درخواست پایاب
 نمود - بفضل قادر مطلق دریای مذکور از طغیانی فرو نشست و لشکر ملک غنیمت
 با آب عبور کرد - چون بگی جمعیتش آن طرف آب گردید دریای بدستور سابق موج زن
 طغیانی نشد - در آن افواج بیجا پور که متعاقب ملک غنیمت باشند کوب می آمدند -
 برکنار دریای رسیده این حالت مشاهده کرد که ملک غنیمت همین ساعت عبور نمود و الحال
 دریای بر طغیانی است متعجب شده آدم پیش ملک غنیمت فرستاده پیغام کردند که
 فضل آبی شامل حال شما است و خرق عادت شما دریای تم با هم مصاحبت دارند -
 ملک غنیمت آن طرف کنار دریای استاده از دور دست بسر همه باشد و سخنان چاپلوسی
 گفته بدست آباد آمد - سرداران بیجا پور متقبل سوائی تلی گانون نزدیک احمد نگر آمده

خیمه زدند و مرا راجکد یو و شاهجی مراجعت کرده به بیجا پور خزیدند۔ ملک عنبر این خبر
 دریافت از دولت آباد شبگیر زده بر سر آن لشکر آمد و پال تالای شکست که از سل
 آن تمام لشکر غرق و رطه هلاکت گردید۔ و در آن تفرقه و ازده سرداران لشکر بدست
 سپاه ملک عنبر اسیر شدند۔ ملک عنبر هر یک خلعت و اسب داده رخصت کرد۔
 در وقتی که این واردات بر لشکر بیجا پوری گذشت۔ شاهجی در کرنا ملک بود۔ از
 اطلاع این خبر مرا راجکد یو شاهجی را طلبیده با خود گرفته با فوج کثیر بر ناگر گانون تعلقت
 سادس در ضلع پونه خورد که در آنجا دریای بهیما و اندرانی سنگم کرده اند رسیده
 مقام نمود۔ چون روز دوشنبه امدادس بهادون ماه بهندی سنه یک هزار و پانصد و شصت
 پنج از سالباهن کسوف آفتاب بود و آن روز را برسم مهنود متبرک می دانند۔ و خیرات
 در آن وقت از حسنات غلیمه می شناسند مشغول بخیرات و مبرات شد۔ و ببت
 و چهار مرتبه خود را در میزان کشیده هموزن خود را اشیار بر بهمنان ساخت مرا راجکد
 راقیل بچه خوش حرکات که اورا بسیار دوست داشت فرمود این را هم موزون نمایند
 همه با حیران مانند شاهجی ظاهر کرد خود متوجه پرستش و پوجا باشند من تدبیر نموده
 این بچه را موزون میکنم۔ حکم کرد که کشتی را در آب عمیق بهیما کنند۔ و بالای آن فیل
 بچه را سوار سازند۔ کشتی بقدر بار آن در آب فرو رفت۔ خطی بر کشتی کشیده فیل
 بچه را ازان کشتی بر آورده موافق آن سنگریزه باور آن کشتی پر کردند تا کشتی بقدر
 خط نشان در آب فرو رفت۔ پس آن سنگریزه را با بطلا و نقره و مس وزن کرده
 بر نارداران و محتاجان خیرات کردند۔ ازان روز آن موضع که به ناگر گانون مشهور بود
 به تولاپور نامزد شد۔ و آن موضع هم به بر بهمنان انعام گردید۔ و موضعی دیگر که بر
 قریب آن واقع هم به بخشش آمد۔ چون از خیرات فراغت یافتند با نظام مملکت
 متوجه شدند۔ از آنجا که در سنه یک هزار و دوهصد و شانزده سالباهن سال کرنام

سمت سه جامع حبشیان قلعه چاکن را بمجار خود ساخته غازنگری و تراقی شیوه
 داشتند. نظام شاه به تنبیه حبشیان پرداخته مقصوف شده بود از نبودن مدار
 کار درست و تفرقه شاهجی باز معنده مجتمع شده سرشورش برداشتند و باتفاق
 قانون گویینه دیپانڈیه پونه که از نواح بهیمیا و قفیت داشت گرد - فساد انگیزه
 از احمد نگر تا سرحد واسه و سر وای بے چراغ ساختند - مرار جکد پور بے تادیب
 آنها را بے راؤ دیوان را مامور کرد و او در آن ضلع رفته متمرکان را بے ارسا نید
 و مورو مان دیوراکه سرمنش فتنه بود و دستگیر کرده میخ آهنی در ناخنهای او کرده
 محبوس ساخت - و قلعه پونه را که ملجائے آن معنده بود مسمار نموده قلبه خراشه و متصل
 آن قلعه به مشور مرتب ساخته بدولت منگل نامزد گردانید چون آن ملک ویرانی
 و خستگی کمال داشت و از حسن تردد و شاهجی شهرتے در آفاق بود - مرار جکد پور آن
 همه ملک را از سرحد پونه و قلعه چاکن تا سرحد وای و سر وای و سوبی و انداپور و
 جاوگیر بجاگیر شاهجی متعلق ساخت و شاهجی آن همه ملک به داداجی کوند دیو کلکرنی
 یعنی منجم و قانون گوئی پرگنه مکتی و نوردی و هو لے کالو که مردے تردد کار دیانت
 مالگذار بود سپرد نمود و یک هزار سوار پاگاه یعنی طوایف خاص منجمه آن پانصد راس
 هزار سوار و پانصد راس ماده سوار تعین ساخت و بارگیران معتمد مقرر کرد و سیدی
 بلال حبشی را سرمنش آنها نموده خود جانب بیجا پور عطف عنان داشت و بهنگام
 رخصت با داداجی منته اشاره کرد که زوجه ما با طفل نو بهال که سیواجی نام دارد
 در قلعه شیونیری است پیش خود طلبیده بجزیرگی و تیمار و تعلیم پردازد چنانچه
 داداجی بر طبق گفته شاهجی سیواجی را در پونه خورد که از سر نو آباد کرد و آورده متصل بکمان
 خود مکانی علییده ترتیب داده باغرازد اکرام گناهداشت - چون مرار جکد پور از نظم
 و نسق این ضلع و جنبی حاصل کرده جانب بیجا پور را بی شد - از اشلے راه مور و مان پور

قابو یافته از قید کربخت و در موضع کلکره توابع چاکن آمده بخانه رکنه نته بهشت زمار
 داری مخفی شد مرا جلدیو بعد رسیدن در بجا پور شاهجی مابریک استیصال مفسده آن
 طرف روانه گرداد و با قلعه کنک گیری چسبیده محاربات نمود چنانچه در یکی از معارک
 سنهاجی پسر شاهجی بر ختم تیر تفنگ کشته گردید و شاهجی ازین سبب پشمرده دلگشته
 این را آثار ادبار از شامت جادو راس تصور نموده زنگه خود را که دختر جادو را میخواست
 غائبانه طلاق داد و از پسرش که سیواجی نام دارد نیز نفرت گزید و علی الرغم آن دختر
 از قوم مرته مونه که خیل حسین بود با سم توکا بانی تلاش کرده در نکاح خود آورد و از شکم او
 پسری متولد شد نامش ایکا جی گذاشت و با ادا الفت مفرط بهم رسانده یک قلم از سیواجی
 و مادرش کنار گذاید و اداجی پشته به تربیت سیواجی سرگرمی داشت و او ستادان کامل
 گذاشت تا آنکه سیواجی در اندک فرصت از فنون سپاهگیری و سواری اسب و جید عصر فرنده
 و اداجی پشته مور و مان دیور که بخانه زمار داری مخفی بود سراغ یافته بعد پیمان طلبیده
 پسرگنات چاکن و غیره را تقویض نمود و از کس تدبیر در اندک ایام رعایا را طمانیت داده
 دیهات را آبادان ساخت و آب رفته باز بجو آورد و از اینجا که خرابه سالها بود جانوران
 سباع مثل شیر و گرگ بسایا پیدا شدند و از اذیت آنها آبادی متعذر شد مور و مان دیو
 قوم مادران را که در کوهستان مسکن دارند طلب داشته اجازه کشتن سباع داد و
 متوقع الغامات نمود و در کبتر ایام تمام ملک یخا کر دید و سباع را نامی نهاد مادران را جمع
 کرده قول آبادی داد باین شرط که سال اول فی بیکه یکروپیه و سال دوم سه روپیه و سال
 شش روپیه و سال چهارم نه روپیه و سال پنجم ده روپیه و سال ششم بیست روپیه و سال هفتم
 بیست و یک روپیه و سال هشتم موافق تشخیص عمال ملک غیر رسانیده باشند و قسمه عاقل
 و نصف را کار فرمود که تمام دزدان و تهمردان و ران ضلع ناندی می کنند کار و دختر چور و دزد
 دزد چون شخته شود امن کند عالم را و در تقصیر لهر پور بازار بی با سم سیواجی قرار داد و باغی

ترتیب داده در ختمای فواکه از بلخ بادشاهی طلبیده نشاند و آن باغ را با سم شاهجی نام
 ساخت و تقید کرد هر که ازین باغ برگه بے اجازت بهارچه شکند و متش خواہند شکست
 اتفاقاً روزی خلایق بہن از دست داداجی پنتہ یک دانہ انہ از شاخ شکستہ شد بہان
 زبان ہوشیار شدہ مستعد بہ بریدن دست خود کرد و دید آخر مردان مانع آمدند پیاس سخن
 خود طوقے از دست ساختہ در گلوے خود انداخت و بعد از نامہ بحضور شاہجی نوشت و عفو
 تقصیر خواست شاہجی ازین معنی بسیا مخطوط شدہ خلعتے عنایت فرستادہ و لجویہا نمود
 و بر دربار بہ او ہفت صد ہون اضافہ کرد متے شاہجی در اضلاع بیجا پور با نظام می پرداخت
 و مرار جگہ پور راتق و نائق بہات حضور بادشاہ بود تا آنکہ پس از زلمے پیمانہ غیصرے و آ
 بیجا پور رگشت زوجہ سلطان مرحوم بوسواس تسلط مرار جگہ پور روزے اورا بردیو دہے
 طلبیدہ قید کرد چون اوزنک مجلس دگرگون دید از آب حوض کہ در صحن دیوان خانہ
 بود غسل کردہ و زنار خود شکستہ موسے سر کلا کہ تہا رہندوان است از دست خود کندہ
 سنیاس یعنی ترک ماسوا اختیار نمود این حلتے کہت کہ برہمنان صاحب ہوش و ہندوان
 آخرت اندیش قریب ہرگز ترکب چنین حرکت میشوند و پلے خود در آب یا در آتش
 و یا در خاک آمدہ ہلاک گردیند چون اجلش سیدہ بود از اشارہ ہیکم یا سار سید از کشتن
 او شیرازہ ریاست بیجا پور بر ہم خود شاہجی دین اوقات تا دوازده ہزار سوار انتظام فرما
 ملک کرناٹک بود چون راجہ چنجا در راجہ مدہل نظر بقرب جوار مناتہ میکرد و راجہ چنجا در اموال
 اشیر بار نہایے بسیار جمع داشت راجہ مدہل استمداد از شاہجی خواست شاہجی بمعاونت
 پیر و اختہ بعد تردد بسیا قلعہ را کہش کردہ ویر داشت مفتوح نمود و خزان و غنایم
 فراوان بہت آورد راجہ چنجا و مقتول شد و بر اموال و اسباب او شاہجی تصرف کرد و دید
 راجہ مدہل شاہجی را بر جادہ راستی ندیدہ ہر دآراست راجہ مدہل کشتہ گردید و دولت ہر
 راجہ مع ملک چنجا و مدہل بقصر شاہجی درآمد موجب مزید شوکت و شہرت او گشت

شاہی بران ملک ایکاجی پسر خود را متصرف ساخته خود کو چیدہ در مہاراج گڑھی شہر
 بالا پور کلہار آمدہ استقامت گرفت ایکاجی را از بلن دیہائی متکوحہ اش بکسر بود و
 آمدند و از ان باسم ساہوچی و شہر فاجی لا دلہ از جہان فانی رفتند پسر سومین
 باسم توکوجی صاحب اولاد گردیدہ بدان مالک متصرف ماند و در ہمین اقامت ملک
 غیر دارالمہام دولت آباد و دیعت حیات سپرد صاحبقران تیسرے شاہ جہان فوج
 جہار سہ کردگے شاہزادہ جوان بخت اورنگ زیب بہادر با تالیقی میر حلیہ فرستادہ
 انہا دولت آباد را بجزوہ تشخیر آوردند و بادشاہزادہ مذکور بازار ملک غیر را کہ بہ ہنر
 کہڑی سیرگاہ خود کردہ بود حصہ کس کشیدہ باد رنگ آباد نامزد فرمودہ و ان صوبہ
 انتظام واقعی دادہ جانب بیجا پور متوجہ گردید از ان طرف شہر زہ خان وغیرہ سپاہ
 بمقابلہ برآمدند بادشاہزادہ اورنگ زیب طرح دادہ مراجعت باد رنگ آباد کردہ
 بہ بندوبست صوبہ خاندیس و صوبہ بڑاڑ و صوبہ اورنگ آباد قرار واقعی پر و اخت درین
 عصر سیواچی شعورے بہر ساندہ کار ہا بختاری خود خلاف رائے داداجی پنتہہ -
 اتالیق خود کردن گرفت و موافقت از شاہزادہ اورنگ زیب بار سال تحایف و اطاعت
 احکام پیدا کرد و سہ حد اطراف تاختن و غنیمت آوردن آغاز نہادین معنی موافق
 طبع داداجی پنتہہ نمی افتاد و مانعت بسیواچی نظر برین کہ مفت وہ سالہ شدہ بود مفید
 نمی شد لا علاج داداجی خود را مسموم ساختہ جان داد و این امر موجب استقلال تمام
 سیواچی گردید خزائن و اموال شاہی کہ تفویض داداجی پنتہہ بود سیواچی متصرف
 گشتہ نگاہ داشت بسیا نمود و بست و پنجہزار پیادہ از قوم ماورے نوکر داشت کہ گنہ
 تہو را در روز بروز تزیید گشت سیام راج نامی زمار دار یا مختار مہامت کرد و دراکہو
 بلال امری را دارالانشاء فرمود و در گنہاتہہ بلال را چو کے نویس تمام ہمیت ساخت
 و مردم متدین را جابجا گماشت چون رشادت سیواچی بر شاہی پدرش معلوم گشت

سرور گشته سند آملک بنام سیواجی فرستاده و لجمی انداخت . سیواجی از طرف
 پدر مطلق گردیده با نظام ممالک متعلقه بکلی بفری پرداخته پائے استقلال کمال نشد و دیرین آشنایان
 شاهزاده اورنگ زیب را از پیش آمد داراشکوہ سورخطی با پدر بهم رسید بقصد هندوستان
 تالیف سه داران اینجا و فراہمی افواج مرکوز خاطر نمود و بسیواجی نشان فرستاد کہ با بغل
 غریمت جانب هندوستان تقسیم یافته او ہم با فوج شایسته ہمراہ رکاب شود و اگر در
 رسیدن خود مضایقه داند سیامراج را سرگروہ جمعیت شایسته نموده تعیین رفاقت سازد
 سیواجی بر مضمون نشان مطلع گشته سر با طاعت فرود نیامد و بلکه نشان را بدم گ بستہ
 و شمشیر شہسپر کرد و ویلیجی را بسنخان درشت کہ بر پدر تیغ کشیدن خوب نیست مخاطب ساخته
 به بیغزتی رخصت نمود چون شاهزادہ را کارسترگ در پیش بود و بیلغار میرفت تدارک
 این حرکت موقوف بر وقت گذاشته تغافل فرمود و بعد ملازمت حضرت صاحبقران
 زن او دارام و سیکہہ را کہ بعد گشته شدن شوہر مصدر ترددات شایسته ہمراہ خود سے
 گہبان پوسے شاهزادہ گشته بود و خطاب راے باگن نواخته سند دہیلے پر گنہ ماہور
 متعلقہ بڑا مرحمت نموده جانب سیواجی رخصت انصراف بخشید . اما چون بادشاہزادہ
 اورنگ زیب را در ہندوستان کارہائے عمدہ در پیش کردید و ملک دکن دور
 افتاد استقلال سیواجی روز افزونی گرفت و خبر تسلط عالمگیر بادشاہ شنیدہ ماستے
 روز نیلکنہہ را بوظام شاہی ساکن پورندہر در قلعہ کرکوٹہ طلبید چہ سے آنجا استقامت
 گزید کہ فیما بین برادران نیلکنہہ را بوزعیت برخاستہ بیلاجی نیلکنہہ بسنگراجی نیلکنہہ
 برادران نامبروہ کہ از تسلط برادر کلانے معاش تنگی داشتند مخفی با سیواجی ساخته
 قابو سے وقت می جستند تا آنکہ ایام دیوالی نزدیک رسید نیلکنہہ را بوضلا ح
 برادران متافق سیواجی را براسے ضیانت طلبید کہ فیما بین پدرشما و اقربا است .
 جہانی را بخاطر راہزادہ قصدین فرمایند و طعام حاضر تناول کنند سیواجی گفت تنہا آمدن

با بجز رفیقان موافقت نمی کند لهذا با چند کس معتد اندرون قلعه رفته بانه روز
 مشغول بعیش و عشرت ماند روز سیوم که نیکو گشته را و از ماندگی ضیافت و شب بیداری
 کوفت بهم رسانده سه بیا لیلین گذاشت هر دو برادرانش قابو دیده سیواجی را آنگاه
 ساختند و بخانه نیکو گشته را و بے باکانه درآمده او را بر بستر خواب دستگیر نموده و حلقه با
 نقره که در پائے زن او بود بر آورده بجایش زنجیر آهنی انداخته و بر دسے سیواجی
 آوردند سیواجی این امر را منتقم دانسته بر سه برادر را نظر برین معنی که سگ زرد
 برادر شغال همان لحظه بجان گشته قلعه را در ضبط خود آورد و همه حرام تکان را که در فساد
 ریخته او بودند از آن قلعه اخراج نموده بجای آنها مادران را در کار داشت و حواله داری
 آنجا بکوه لانی و انباجی رکبنا ته مقرر نموده و بر اموال و اجناس آنجا قابض و متصرف
 شده محبوبان را بعد سه روز سر داد پس از آن برادر تو کائی را که زوجه دیگر شاهی بود
 بتقریب ملاقات رفته بدست آورد و برسی صدر اسب پاگاهش قبضه کرد و قلعه جاکین را
 که در تصرف کسان و اداجی پشته بود مستخلص نمود و بر کوچی تر سال را به نهانداری آنجا گذا
 و محاللات اطراف آن را بکاسی را و ویسپانڈیه متعلق ساخت و در همان نزدیکی راج گڈه
 و سنجونی و سویلا مسخر کرده بتبعیر و ترسیم آن پرداخت و مورد و بل از قوم تلنگه را نوکر و آ
 تعیین راج گڈه نمود و سپس سه قلعه از نظام شاه بنام تورنا و بر چند گڈه و غیره مفتوح
 نموده بر خزائن بادشاه دست یافته منجمله آن دولکبه هون داخل خزانه کرده باقی تیغ
 بخشید درین اثنا فرمان والی بجای پور متضمن بر تالیف سیواجی صادر شد که بے اجازت
 بر خزائن قلعات متصرف گشتن در عایا را ایدادان خوب نیست بهر حال از حرکات
 گذشته تا دم گشته بحضور باید رسید مشمول عوالمف خسروانی خواهی شد سیواجی
 از رسیدن فرمان فی الحبله راغب بر رفتن بجای پور گردیده مشورت از زن خود کاسی بانی
 نام نمود و او صلاح نداد و گفت که با وصف حرکات شیخ مورد مراحم از بادشاه گشتن

و در از عقل است اولی این است که بر مقصوم راضی بوده مختار سے خود را از دست
 نباید داد و درین گفتگو خطی از شاه جی بایک قبضه شمشیر پیش بها و زر و خود و بکتر مر جان
 سیوا جی رسید و در این تحایف دلیل فیروزی دانسته قوی دل گشته بتسخیر قلعجات
 و تاخت و تاراج مفسده همت گذاشت خطوط داران سور کرد و گوند و در بخیر بے
 کرد و راج پور مشعر باین مضمون رسیدند که اگر جانب کوکن قلعہ می آورند ما هم
 متفق شده تسلیم المکنه مینمائیم سیوا جی آن جانب شنافت و باتفاق جامعه آنجا اول
 قلعہ کوہ سول را مفتوح نمود و در مایا سے سور کڈه و غیره را تسلی داده آبادان ساخت
 و در آن ضلع تہا نجات مستحکم گذاشته سیوا پور آباد کرد و او جی سومنات نامی زنا
 دار را آنجا گذاشت و رکہناتہ بلال را بجا است کوکن مامور کرد و پیلا جی پنتہ را بہ پیش
 دستی خود داشت و سومنات پنتہ را نیز قلعہ ویری سپرد گوند و در آن ایام مقصد
 جوان نجیب تلاش نوکری دارد شدند سیوا جی جواب داد کہ در سہ کار مانگنایش نیست
 جائے دیگر و ند کوہ جی نایک نامی کہ از مصاحبان سیوا جی بود گفت سرداران
 اولی العزم را لازم نیست کہ امید داران را یک قلم مایوس سازند اگر گنجایش نباشد
 چند سے نوکر داشته بتقریب تخفیف باید نمود سیوا جی را این سخن خوش آمد و ہمہ را
 و دیگر و ز نوکر داشت و آنہا قبایل خود از بیجا پور طلبیدہ سکونت گزیدند و آن ہمہ
 تعین را کہو بلال کہ بقلعہ داری کوکن مامور بودند شدند سیوا جی شنید کہ چند را و مامور
 زمیندار نصبہ جالی متصل مہانیشور از باج گذاران بیجا پور و ختر سے صاحب جمال و آن
 رکہناتہ بلال را با صد نفر پیادہ و سب و پنج سوار غیر مقرر کردہ پیش چند را و مامور
 او اول مرتبہ بخانہ ہنونت را و دیوان چند را و رفتہ قابو دیدہ حین ملاقات فخر
 بہ ہنونت را و زوہ کارش با انصرام رساندہ خود سلامت بہرند ہر رسید سیوا
 از استماع این خبر سرگشته بخلعت فائزہ نواخت و خود با جمعیت چل بہر از قوم

مادری و غیره تاخت آورده متصل بهایشور غیمه زد و در کهنات بلال با جمعیت دیگر
 از گھاٹ انتور عبور نمود قلعہ جالی را در محاصره گرفت و در محاصره دو پاس -
 مفتوح ساخته سرداران عده را با سیور آورد و باجی را و کشتن داد که بهر پانزده
 شانزده ساله بودند گرفتار کرده بچگونگی کاذب فرستاده بقتل رساند و چند را و
 دستگیر نمود قلعہ کلیان را سحر ساخته و انباجی سون دیو را به بند بست آنجا گذاشت
 و دخترے صاحب جمال را در نیاید بست آورده بنظر سیواجی گذاریند سیواجی گفت
 که اگر مادر من این چنین صورت میداشت چه خوش بودے تا من بسیار خوش میشدم
 آن دختر را بمنزل دختر خود دانسته لمبوس و غیره انعام داده بخانه مادر و پدرش فرستاد
 و از آنجا که چیده برلے کڈه آید و ترمیم آن پرداخت و انباجی منته از نظم و نسق کلیان
 فراغت بهم رسانده بموجب ایما با نوری چسپید و آبادی آن را که اکثر از قوم گوجر بود
 نهیب آورده اموال بسیار فراهم نموده کانه رلے سردار آنجا را مقید کرده رعایا
 قول آبادی داده بخنور سیواجی حاضر شد سیواجی مع جمعیت انباجی پردهان کڈه محکم
 نموده قانیہ بر حصودان تنگ ساخت کیسر سنگ عارس آنجا از فرقه غیرت قبایلی
 جوهر نموده جان وادادش ضعیف باد و کودک صغیر اندرون قلعہ گوشه پنهانی گرفت
 ماند بعد افتاح قلعہ سیواجی متوجه سیر حصار گردید که خارے از خار تل را به بکنج پالکی
 خلید سیواجی در آنجا توقف کرده پچقرآن زمین حکم کرد و از آنجا بست و دو سبوسه پیران
 جواهر و چهار کڑاه آهنی ملو از اشرفی و ہون برآمد چوکی بران قایم کرده اندرون
 قلعہ را رفت نگاہش بر باد کیسر سنگ افتاد سیواجی از پالکی فرود آمده سر برایش نهاد
 معذرت خواست و بر پالکی سوار ساخته در خانه آورده بعد چندے شصت سوار متفرق
 داده بمسکنش رسانید و رہان ایام کے ہراج سیواجی عارض شد زیارت مکانها
 متبرکہ آغاز نهاد تا آنکہ مزاحش بر پنج اعتدال آمد ہنگام مراجعت از ہری ہر سیر کو دین

که سادنت که سلبشورش برداشته بود رجوع آورده با سیواجی ملاقات کرد
 سیواجی او را ملازم داشت و بر بنام او بر اکثر قلعات بادشاهی و مسکن صعب المسکن
 دست یافت و راجا پورا که از آبادی عمده بود تاراج نمود و سوری را و زمیندار سنگا
 و کوندالکر تاب استقامت در خود ندیده راه فرار گزیده در جزایر فرنگیان جا گرفتند سیواجی
 قلعه سیور را نقب زده از بار و ست پراکنده منصرف گشت چون اینهمه اخبار انصرا
 سیواجی بر قلعات معروض در گاه خلافت سیاجی پور شد و بیع جهان مطلع بنام شاهجی
 پدرش که در اطراف کرناٹک بود بتائید تمام صدور یافت که پسر خود را از دراز دست
 گستانی باز و او شاهجی معذرت نامه مشعر بشکایت ناهنجار سی پسر و بیاری خود
 از دقلم آورد و گویا باین بیت دل آویز گردید **دور باید کرد فرزند کی که ناقابل بود**
 اگر چه ناخن جزو تن باشد بریدن لازم است **بنابران** از پیشگاه خلافت عبداللہ خان
 پہلواری باد و از ده هزار سوار جبار جهت تنبیه سیواجی روانه شده متصل وائی رسید
 سیواجی بدریافت این خبر عیال خود را در پرتاب گڈه گذاشته با جمعیت مادری با
 و غیره قریب شصت هزار نقاره مقابلت نواخت عبداللہ خان کشتاجی بهاسکر دیوان
 خود را نزد سیواجی فرستاده سخنان علت آمود بمیان آورد و پیغام کرد که بدل جمعی
 تمام ملاقات نماید و باتفاق من بحضور بادشاه رفته دولت ملازمت دریا بد سیواجی
 جواب داد که بیرون قلعه پرتاب گڈه خیمه است و سیکنم اول درینجا **تفشد** فرموده اینجا
 مابعد و پیمان را منع مطلق نمایند بعد ازان هر چه مرضی مبارک خواهد بود فعل خواهم آورد
 و نیز کشتاجی را از تحایف و انعام و توقعات بسیار ازان خود ساخت همراهش گوی
 ساکنین وری را که متصل سا سورا است از طرف خود بهیغه و کالت داد آنها پیش
 عبداللہ خان رفته آمدن به پرتاب گڈه قرار دادند گویا ناهنجار کارگر شدن افسون
 و قرار مدار آنجا بموکل خود نوشت سیواجی قلعه ای پرتاب گڈه را فرمود که بیرون قلعه پرتاب

مخا ذی دروازه در شیب بروج خیمه استاد سازد و از فرش و پرده و سائبان
در بفت آراستگی تمام دهد. و دو اوزه هزار مادران را مخفی اشاره کرد که به
بهانه قطع جهاڑی در جنگل ره گذر جالمی میان سحاب جمال ستوازی می بوده منتظر صدای
توپ باشند و چون صدای گوسش رسد همه باریشگرش تا مدت آدرده تاراج
نمایند و بر تها ایما کرد که هرگاه عبدالله خان در خیمه خواهد آمد ماکار او تمام خواهیم
نمود و قلعه دار قلعه بحر و ملاحظه ملاقات اتوپ قلعه سه و ده الحاصل عبدالله خان
بنگاه خود در شکر که متصل وائے بود گذاشته کهنه و جی سبک کرد که هر اول فوج
بود با خود گرفت بطرف جالمی روانه شد و بیلداران را برائے قطع جهاڑی مامور
نموده قطع مسافت آغاز نهاد که نیل نشان او یکایک خود بخود بایستاد و هر چند مهتا
جهد نمود حرکت نکرد و قدم پیش نگذاشت مردمان تجربه کار این امر را از نظیر یعنی
شلون بدو دانسته بمناقت پیش آمدند و از موقوفی اراده گفتند از اینجا که قاید قضا است
در گلوے عبدالله خان بسته می کشید وائے سخن آنها نکرده گفت که چشم نیل بخیل
برآند و بر نیل دیگر نشان داشته را بی شد و از گذر گهاٹ انور عبور نموده بر
موضع کوی پاتری که در دامنه کوه است متوقف گشتند و از اینجا کشنابی دیوان خود
را و گوی ناته وکیل سیواجی را فرستاده پیغام کرد که من تا اینجا آمده ام شما
به لجمی تمام آمده ملاقات نمایند سیواجی جواب داد که من خیمه نصب کرده منتظر
قدم و الا نشسته ایم منت بجان گذارند و مجوز نقل و تحویل اسباب ضیافت
از اینجا تا اینجا نشوند پیشتر بر چه حکم الحاصل روز دیگر عبدالله خان فاضل خان پسر
خود را بنگاه بیانی لشکر و بنگاه گذاشته خود جریده پالکی سواره بطرف پرتاب گداه
رنگار شد چون قضا فرار سیده بود و شتر احتیاط از کف داده باسی و دو نفر
بهوئی یعنی کبابان و پنج خدمتکار و کشنابی دیوان و گوی ناته وکیل بر کوه برآمده

متصل بپرتاب گدازه رسید سیواچی در غار سے کہ متصل خمیه واقع بود چهل کس دلاور
 شمشیر زن مثل سنباجی و کاکوچی و سیر و جی و فرزند سورن محالاً و حیو محالاً لنگا داشت
 تلقین کرد که منظر معالیه باشند در وقت از غار برآمده بهید وانی بکار بر بند و خود زره
 و بکتر خود پوشیده نیار حق بجا آورده شمشیر و خنجر و پیله و پنجه و در بانگ و غیره حربهار
 بر خود راست کرده مستعد نشست و همه مردمان را بهوشیار ساخته خود بخدمت والدہ آمده
 سربپا نهاده رخصت خاست و دعائے فتح و فیروز می استماع نمود و ادران و
 گوهر مہار و پیلاچی پتہ و نیلو پتہ و غیره شانزده سواران را طلبیده دست سیواچی
 بدست آنها داده سپرد نمود و حیو معالی نامی دلاور را کہ بران اعتماد تمام داشت بر در
 قیص نمود و ورین اثنا گولی ناته و کیل آمده طاهر کرد کہ عبد اللہ خان معہ کشنماچی دیوان
 در خمیه داخل شد سیواچی همچنان مسلح بدلیری تمام رود بر و سے عبد اللہ خان آمده سلام
 کرد و چون خان موصوف تعارف نداشت از دیوان خود مکرر پرسید کہ سیواچی ^{ست} همین است
 بعد ازان بر زبان آورد کہ ملک را تاخت و تاراج کردن و قلع بادشاهی را متصرف
 کشتن از چہ راہ خواہد بود سیواچی جواب داد کہ از سابق برین قلع و دیار مفیدان
 و متحران بودند تا آنها را دور کرده ملک را از خضر غار پاک نموده ایم قابل تحسین و آفرین
 ایم نہ مستوجب غضب و نفرین عبد اللہ خان گفت خوب انچه شد شد حالا قلعجات را
 با سپردہ قصد ملازمت حضور باید کرد سیواچی گفت درین باب فرمان بادشاهی کہ نام
 من باشد نباید تا بر سر گذاشتم اطاعت امر بجا آورم ورین اثنا کشنماچی دیوان گفت
 کہ حالا در پناہ خانصاحب آمده اید اول عفو و تقصیرات کنایت بعد ازان توقع فرمان
 بنام خود دارید سیواچی جواب داد کہ من و خان سپرد ملازم حضرت پادشاهیم خانصاحب
 عفو و تقصیر ما چه خواہند کرد بار سے از گفته شما انحراف نیست من سے خود را در کنار خان
 می نیم این گفت و از خان بغلگیری شد بوقت بغلگیری عبد اللہ خان سیواچی را در کنار گرفته

خنجر زو چون زده بر داشت کار گزشت سیواجی بچپاب خورده مسدود میجوید
 پنجه آهنی که در دست داشت بر شکم عبدالله خان زده شکمش درید و خود را از چنگل او
 رهایی عبدالله خان شکم را از شال که پوشیده بود محکم بسته شمشیر کشیده بر سر
 سیواجی را انداخته بود و پاره شد و زخمی سبک بر سر رسید سیواجی جدا گشته بغیر
 پشه عبدالله خان را دو پاره ساخت افغانی که بجز متکثری عبدالله خان همراه بود پا
 بمقابل گذشت باناجی بانو خسر سیواجی کارش تمام کرد شناسی دیوان از نمایان این
 حال ضعیف بر سیواجی زده ایسا جی مقام رفیق سیواجی او را بر خاک غلطاند که باران بغیر
 عبدالله خان را برداشته راه گریز گرفتند مردم سیواجی هجوم آوردند و سر عبدالله خان
 بریده مع تو شوه زر که بر سر داشت از دروازه قلعه آویختند ایگاجی و غیره جوانان
 که در غار با خرید و بودند بدربسته تا فتنه و درین زد و خورد دست تیر تفنگ بگوبی تا
 وکیل رسید اما سلامت ماند و بموجب اشاره جوانان مادری که در سحاب جبال و کرویو
 و مناک پنهان بودند برآمده بر شکر غافل عبدالله خان تاخت آورده غارت کردند و
 بنایم با نهایت تسلیم گردید و دووا زده هزار اسب و اتیان نشان و تقاره بقبضه در آوردند
 قبایل و سپه عبدالله خان از کدر کوتنا راه فرار سر کردند همه بگاہ بغارت رفت که بشو
 هر اول لشکرش بگاہ آمد سیواجی بفتح و فیروزی مراجعت به پرتاب گداه کرده سر بر قدم
 والده گذاشته شکر ناصر حقیقی بجا آورد و گویی نامته وکیل را و دلکه چون انعام بخشیده
 موضع بین در رابطه کری تهاان مضاف پونه متصل ساسور بجا گیرش تنخواه داد و راوچی
 را بعلات داری را جا پور مامور کرد چون از رتقا و نار و جی نامی قوم پر بهور که خوشنویس خط
 مرهٹی بود از و درخواست نمود او عذر سے اندیشیده نفرستاد سیواجی بتقریب شکار سوار
 شده بخانه راوچی رفته نار و جی را همراه خود آورده اسب خلعت بخشیده دارالانشاء
 خود با متعلق ساخت و کانهوچی نامی قوم ڈالیا را بحدکاری او بقصر کرد نار و جی در

سیواجی اور ابہ تاب راؤ مخاطب ساخته صاحب نوبت گردانید و بسیار کمزرت فرمود
 افضل خان و غیره بشکر سیجا پور از مقابلہ سیواجی طرح داده بیاون گڈ و چسپہ بند و ہر گونہ
 کہ متصل آنست متصرف شدہ تیرے بستہ توپ گذاشتند گولہ توپ اندرون قلعہ رسید
 تزلزل در آبادی آن انداخت سربیک جی ایلکیا قلعہ را رانجا بود و خواہان کمک شد
 سیواجی ہشت ہزار سوار مادران را در گڈہ مضبوط کردہ خود بوقت شب با جمیعت چہل ہزار
 سوہو پور چال حریف زد و خورد نمودہ جانب و سال گڈہ روانہ شد چون فیما بین ناو گڈ
 و سال گڈہ روانہ شد فاصلہ نیم کاہ است و کاہ در اصطلاح اینہا مسافت چہا
 کردہ جریبی را میگویند بقدر و نیم کاہ در زطلعات شب طے کرد و فوج سیجا پوری ہتہا
 و مشعلہا روشن کردہ در تعاقب بودند تنگناے از کوہستان کہ در اصطلاح دکن آنرا گڈ
 گویند پیش آمد و سپیدہ صبح آشکار گردید سیواجی با جمیعت ہزار سوار
 برسہ آن تنگناے قایم کردہ خود باطمینان تمام مسافت چہا کر و پے قطع نمودہ داخل
 سال گڈہ شد و از انجا توپ سردار باجمی پرہو کہ تا یک و نیم پاس بمقابلہ افواج سیجا پوری
 پائے استقلال افشردہ بود بر داخل گشتن سیواجی اندرون قلعہ مسرر گشت افضل خان
 و سیدی ہلال و شترزہ خان و غیرہ سرداران سیجا پور حقیقتش مردانہ کردہ نوبت جنگ بکوتہ
 یراقی رسانیدند تا آنکہ درین نبرد ہفت صد کس از طرفین ہشت ہزار کس ہشت ہزار کس
 زخمی برداشتہ در جنگ گاہ افتاد و رفتاے او او را در کوہستان بردہ متوازی ساختند
 فوج سیجا پوری آن تنگناے را بدلاوری طے کردہ متصل و سال گڈہ رسید چون دران
 نواح آب بقدر شکر نبود یا راسے قیام در خود ندیدہ باز گردیدہ بنا لا آمد و محاصرہ بنا لا
 عبث دیدہ ناکام مراجعت جانب سیجا پور نمود و سیواجی را چون از فوج مخالف و لجنی
 بہر سیدہ تیمار زخمیان خصوص باجمی پرہو پرداختہ در آبادی رعایا توجہ گماشت و راگہو
 منتری را کہ بند و بست آنجا مقرر کرد ظل سبحانی عالم گیر بادشاہ بر خیرہ دستی سیواجی اطلاع

میافیه شایسته خان صوبه دارد کن با براسه تنبیه آن خود سر امر فرمودند و او با جمیعت هشتاد
 سوار در ملک سیواجی درآمد نموده اکثر قلاع خفیه را مفتوح ساخته و برپونه آمده سیان راج
 باڑی که محل سکونت سیواجی بود فرو داد و سیواجی در راج گداه قیام داشت از استماع این خبر
 برخیزید و با جمیعت ششصد جوان دلاور قریب راج باڑی بفاصله چهار کوه وقت شب
 رسید و بر شاخه های گاهان هزارها مشعل بسته و سیامراج را با جمیعت دوازده هزار سوار
 به پشت گرمی آنها گذاشته خود نزد بانها روبرو راج باڑی چپانده باششصد کس بر
 وقت شایسته خان که مست خواب بود رسیده شمشیر راند که ازان ضرب انگشت هائ
 شایسته خان قلم گردید عورات محل دو شاووش برداشته و در مکملی محفوظان پنهان داشتند
 سیواجی از انجا بدجسته قاضی زاده را بگمان شایسته خان از هم گذرانده و مشعل بار
 که بر شاخه های گاهان تعبیه کرده بود در روشن کرده جانب شکر شایسته خان سرداد
 چون بگمان شیخون نفقه در شکر افتاد و مردم متوجه روشنی شدند و دوازده هزار سوار
 که پنهان عقب گاهان بودند بر شکر افتاده تار تار ساختند سیواجی منظر و منصور جانب بلبل
 رفت و جمیعت او هم موافق اشاره اش بهانجا فراموش شایسته خان ازین شکست ناخوش
 که دوباره زندگی یافت استقامت متعذر دیده راه شا بهمان آباد گرفت سیواجی بر زنده
 ماندن شایسته خان متاسف گشته بیلغار جانب بندر سورت دودیده آن آباد را تاراج
 ساخت و افرادان امتعه از زومروارید و دیگر اجناس غنیمت کرد درین اوقات والی بیجاپور
 فرصت مغتنم یافته سیامراج را براسه تسخیر ملک مامور ساخت او تا مهار کوری گاون
 قیام در زبیده موجودات جمیعت دید سیواجی را در همان ایام خیالے مرسم خاطر گشت که جهان
 فانی است و مستلذات دنیوی سریع الزوال اولے اینست که بر راه راستی سلوک باید کرد
 و خود را در زمره پستریان که اسطے ترین اقوام بنود اند داخل باید کرد چون این اندیشه تصمیم
 یافت رگبنامه را و نامی ز ناردار را که بهر از قابلیت داشت خطاب پندت را و داده

ممنون گردانید و سیاهی پخته را بنائے یغز عدالت گستر مقرر کرد و بر بنیان کوکن را بقدر قیامت
 معاش قرار داده هر يك را برائے عبادت رخصت خانه داد و بر بنیان زیارتگاه مثل باران
 و غیره آنکه متبرکه را بقدر احتیاج و گذران معاش تعیین نموده سیل آسایش مقرر کرد و در
 بخانه ها مصارف چنان و گل و غیره سامان پو جایغنی پرستش قرار داد و وزنار و باران روزگار
 پیشه را بقدر حوصله و حال کار و خدمت فرموده ششتر و فاتر به بر بهوان یعنی اقوام کایت
 متعلق گردانید و سر به پای ذی شخصیت را از علم و آفتاب و نوبت نواخت و انعام تمام
 و مالک باین بهین نمود سر کردگی ده نفر یک کس متعلق کرد و نایک نام نهاد و بر سر
 نایک یک جبار که خبر گیران سی نفر باشد مقرر کرد و همراه جبار یک نفر مشعل می تعیین خست
 و بر چند نفر جبار چو کی نویسی از قوم کایت گماشت و تعمیر شکست و ریخت عمارات گدایی و قتل
 و حصار دیهات به بر سر فرمود و سر کردگی آنها بهیروچی فرزند خود نامزد کرد و سپه سالاری
 فوج بانکوچی خسر متعلق گردانید و یک را بر دیگر سلطه داشت که در وقت بغاوت سر کوب
 به دیگر باشند درین اثنا محکم سنگه نامی را چپوت از منصب داران بادشاهی جمعیت ده هزار سوار
 قابودیده بر سر سیواجی تاخت آورد و سیواجی مطلع گشته پرتاب را و بخشی را به جمعیت بهشت هزار سوار
 بر سرش گماشت چون التفاس فریقین شد کشش و کوشش فرادان بکار رفت آخر محکم سنگه
 بقتل رسید و اسبابش با اسپان پایگاه دست خورش پرتاب را و گشته داخل سکه سیواجی
 شد از استماع اخبار غلبه روز افزون سیواجی عالم گیر بادشاه فکر استیصالش مصمم نموده کوچ
 شایسته بسر کردگی مرزا راجه سنگه و دلیر خان افغان تعیین نمود آنها بلیغار رسید و در پرتو
 قیام گرفتند سیواجی از دریافت این خبر خواست که بصلح گراید و اینجه سرداران را که اکثر جمعی
 اند ملاقات کرده با خود متفق سازد چون امری از پرده غیب ظاهر شدنی بود این خیال در دل
 مرزا راجه به سنگه نیز گذشت پیغام فرستادند که اطاعت نعل سحانی موجب از دیار و اقبال و
 سعادت است باید که بدل جمعی را اینان بواسطت ملازمت حضور را مستعد باشد که مادر شما

هند و هم مذہب ایم دنیا بین پاس و ہرم و آئین خود است سیوا جی بر این سخنان کہ خالی از ساقی
 بود راغب مصالحت گفت دلیر خان برین مشورت را فی نشد و خود پیش قدمی کردہ پوزندہ ہر را
 گرد گرفتہ علم نمود از اسباب و ادانامی پرہو کہ با جمعیت و دوازده ہزار سوار حارس قلعہ بود و مقتصد
 کس جبار را ہمراہ گرفتہ از قلعہ برآمد و با مورچال دلیر خان آویخت و بحدی شمشیر را زد کہ تاخیمہ
 دلیر خان رسیدہ پانصد تن مغلیہ را از نیزہ و شمشیر بر خاک غلطاند دلیر خان از خیمہ برآمدہ
 گفت آفرین ہزار آفرین من از ملاحظہ تہورتو مخطوط شدم اگر سلمان میشوی امان میدہم
 و اداجی جواب داد کہ ما را امان شما بچکار می آید اما آفرینندہ باید از خداوند نعمت قدیم برکشتن
 و برائے زندگانی سہل دین نامعلوم گزیدن عین بے عقلی **۱** کہ خصم پیشا رشود آنرو می ترس
 آنکس کہ جان ستاند و جان میدہد یک است **۲** این بگفت و قدم بیشتر نہاد خواست کہ ضربے
 بد دلیر خان رساند دلیر خان سبقت نمود و تیرے بر و زد و دیگران ہم یختہ کارتس تمام ساختند و دران
 معرکہ سی صد جوان دلاور بہ پہلوے یکدیگر نفس سہل نمودہ خوابیدند - دلیر خان تعاقب فراریان
 نمودہ بدروازہ قلعہ رسید و بمحموران پیغام فرستاد کہ چرا جان رایتگان میدہند و بے
 سردار تہ کے جنگ خواہید کرد و ہمہ ہا از بالائے فصیل بہانک بلند گفتند کہ با یک یک و
 نبات خود قلعہ را ہم سیوا جی اندیشہ را در خاطر جا دادہ ہمان وقت ایندرا را و پیراجی پنتہ
 و ناگو جی یکشنا جی جوسی و بسواس را و کہ از سمت ان او بودند ہمراہ گرفتہ و آنہارا از مالائی
 مر و اید و حلقہ ہائے مر و اید و طرہ **۱** و جامہ ہائے زربفت و کرہ ہائے مرصع و جواہر
 بسیار آراستہ و باشخاص و دیگر نیزہ خشیدہ و پوشانیدہ و ہاسپان پرسی پیکر ساز و سالان
 مرصع انداختہ و زین ہائے زرد و زرد پاکھر طلا دکنڈہ و پٹہ طلا کا رستہ سوار کنایندہ -
 و خود جامہ و دستار سفید پوشیدہ و بسواس بارادہ ملاقات مہاراجہ جے سنگھ روانہ شد
 چہان نزدیک رسید و درشن اندیشہ گذشت کہ بے اطلاع میروم اگر کسے باستقبال
 پیر و اندہ عالی از خدمت نیست و خدا دادند کہ ملاقات چگونہ صورت بند و درین اثنا شیر راجہ

باستقبال برآمده با غراز تمام برده بر سبند برابر خود نشاند. اندراؤ که یکی از
 سرداران عمده بود و هفت پا پوش سیواجی در بغل گرفته بر لب فرش استاد و تمام
 مجلس از مطلق پوشان چهرای شک کان بدیشان گردید. رفیقان میرزا را چه چه
 اندامیان سیواجی برخاسته در مکان خلوت بمشورت پرداختند و عهد و پیمان مضبوط
 خاطر خواسته بستند و بدلیرخان مطلع کرده بنائے مصلحت گذاشتند و پیرخان از محاصر
 قلعه پوزند هر برخواست سیواجی بست و هفت قلعه بدلیرخان و غیره سرداران بادشاهی
 تفویض نمود و استدعائے قلاع جزایر که در تصرف حبشیان نظام شده بود و در چنگ
 همان زمان سیدی سندروس و سیدی یاقوت را طلبیده تاکید کردند که همه قلاع
 جزایر سیواجی را گذارند. آنها عذر فرمان بادشاهی آورده منحصر بر صد و در جواب عرض
 داشتند از پیشگاه خلافت این تجویز مقبول نیفتاده سرفرازی فراوان بحبشی با فرموده
 بجایگزین و خطاب فواخته حکم تیاری دو منزل چهار سو غراب فرستادند و بواسطه مرمت
 قلاع و ولک رویه تنخواه بر محاصل بندر سورت سیواجی استدعا نمود که بعد ملازمت نقل
 را جیور بجایگزین مرمت شود و همه باید فرستند آخر الامر سیواجی پس خود را با خود گرفته بجزایر
 راجه رام شگه روانه حضور شد چون نزدیک دارالخلافت رسید به زبان آورده که من گویند
 نخواهم کرد رام شگه فہانید که این منافی آئین سلطنت است پاس مراتب لازم سیواجی
 سکوت نمود و پادشاه باستماع چنین کلمات بے باکانه و نظری احتیاط محراباے
 سراق اقبال کوتاہ و تنگ بر دروازه بارگاه نصب گنابند. و اخارت رفت که برنگا
 برائے درآمدن سیواجی سفر و کند نسبی صداے مہر آوردن بلند ساز و الحاصل چون
 سیواجی پر در و دیوار رسید و دروازه با سہ تنگ و کوتاہ دید یک پا اول گذاشت
 بدون خم کردین سہ اندرون رفت و در فہم اہتمام مقابل شدہ بواسطہ آداب گفتار
 سیواجی دست بر در و زوہ قدم پیشتر گذاشت و سہری دست بسہ قلعه نزد یک تخت

رفت رام سنگه اشاره کرد که بر پایه امر اسے عظام بایستد سیوا جی منقص شده برپا
 صدر اسے محضو حضرت نشست رام سنگه و دیوان اسے سیوا جی را پشت داده رو بر
 پادشاہ استاند و معروض داشتند کہ چون دربار ندیدہ است تاب بیت سلطانی
 نیا در وہ حرکت بجا کرد و ہم قولنجی در شکم دارد کہ وقت بیوقت او را میتاب می سازد
 بادشاہ فرمود رخصت شود بعد روانگی او سیدی نو لاد خان کو تو ال را اشارہ شد
 کہ نظر بند دارد سیوا جی رنگ حضور و مال کار در یافتہ از ہا بوقت در پے تدبیر خود
 شد و معرفت رام سنگه معروض داشت کہ چیزے تحایف از دیار خود آوردہ ام میخواہم
 بحضور بگذارم ارشاد شد معاف فرمودیم باز عرض کنانید کہ در باب رسانیدن
 بہ امر اچہ حکم امر شد معنایقہ ندارد و بجانہ ہر کد ام بفرستد شاہجی پدر سیوا جی از استماع
 این خبر کہ سیوا جی مقید شد سخت متالم گشتہ دست از لذات دنیا برداشتہ بخواب خود
 گردید کہ سیوا جی عمو زادہ شاہجی کہ بخدمت راجہ کھل کرن بود و بعد وفات راجہ تارکن نیا
 شدہ انزو اگزیدہ بعبادت ایزدی میگذازند احوال شاہجی شنیدہ خود را بخدمت
 شاہجی رساندہ تسکین بتلی او پرداخت و ہر سو جی پسر خود را بخدمتش گذاشتہ
 خود با خزائن فراوان بے معلوم راہ شاہجہان آباد گرفت تا راہ متاص سیوا جی تدبیر
 کند شاہجی ہر سو جی را بجمیعت سی ہزار سوار بہ تنظیم کرنا ٹک گذاشتہ خود بر کنا کرشنا
 بہ سستی مشغول گشت و ریخا سیوا جی از ارسال پشتارہ ہاسے شیرینی بمیوہ منصب
 و نوکران پادشاہے را غافل ساختہ راہ آمد و شد تحایف و پٹارہ ہا مفتوح داشتہ
 و خود را بہ تمارض زدہ تمام تمام روز بہ بستر افتادہ ماندن آفا نہا و چون یک دور
 برین وتیرہ بگذشت لکھا بہا نان را گفت کہ من طاقت شور و غوغائی شاندارم دورتر
 بیرون از اینجا قیام نمایند تا دم راست کنم آب و طعام بخلق من برود پاسبا نان
 برین بختان جب و نرم فیہ خوردہ تغافل گزیند از اینجا کہ از آمد و رفت سجدہ پٹارہ

به بهانه تخفیف و هدیه از اندرون بیرون و از بیرون اندرون صورت مرور و عبور قرار گرفت
 و پاسبانان را نظر بکرم حضور بجای تعویض کمتر مانده معتمدان را که از سابق ایما و اشاره بود
 روزی رخصت داده و پیراجی نامی را که بر و اعتماد کلی داشت از مکانی مطلع ساخت که منتظر
 باشد چون از همه سودل جمعی حاصل گردید وقت شام که در بازار با کثرت آمدند مردم
 و از دهام نامی باشد خود معسر و در پشمار باشند برآمد و بیرون شهر از پشمار هاندرشته
 با پیراجی ملاقی گشته راه غیر متعارف که در حقیقت پیش گرفت و بوقت برآمدن از مجلس بهرجی
 نامی را که آمده و شد او در آن حالت بود بجای خود بر بلندگ خوابانیده یکسرا بخند متکایان
 گذاشت بهرجی قیسم بسفیده صبح معتمد متکار بعبادت مهبود و بحلیه قضائیه حاجت برآمد
 پسران پرسیزند که سیواچی در چه حال اند و جواب داد که در خواب اند تمام شب در دسر
 بسیار مانده غل و غوغا کمتر کنند که لحظه چشم ایشان گرم گرد و این گفت و راه خود پیش
 گرفت چون آفتاب بلند گردید و از اندرون صدای برخواست چوکیداران از سرکار
 آگاه گشته معروض داشتند احکام شدید فشرع نفاذ یافت که را بهاران و گذر بانان طرق
 و شوارع خبردار بوده نگذارند که برود الحاصل هر چند سعی کردند اما فائده مترتب نشد مرغ
 از قفس بسته باز بدام نیامد سیواچی لعل منازل شبانه اختیار کرده در روزانه در غار
 و بادیه بسر برده بلباس جوگی و اقیان بهتبر رسید و بهر نهالهای پیراجی که رفیق حالت جبر
 و بلا سفید بود بکشناجی و کاسی جی برادران او که در اینجا بودند و رخورده سنبه جی پسر خود
 که بنا بر سفید بن طاقت پیاده روی نداشت سپرد آنها نمود که با خود محفوظ داشته مانند
 برهمن پسران تربیت نمایند و خود سیواچی در بنارس آمده از راه کوندوانه بهاک نگر را
 که الحان بحیدر آباد شهرت دارد دیده در ممالک خود داخل گردید و چون براسه فرستادن
 سنبه جی پسرش بکشناجی و کاسی جی عنوان باگفتند بود بعد چندی آنها بهمان دستور
 محفوظرسانیدند اگر چه در راه مخاطرات چند در چند رونمود و اما حافظ حقیقی سلامت گذشت

چنانچه جاسے گدربانان آثار متول برپیشانی سنبهاجی دیدہ متعرض و متفحص میشدند اما
 همراہیانش کہ ہمہ برہمن بودند رفع مظنہ از ہم طعمای کردہ و سبز آنہا را خشتو و گروانیدہ ہنجا
 محفوظ بپدرش الحاق دادند سیوا جی بر وصول پسر شاد و بانیہا نمود چند روز شاد و یا نہ سرور
 نواخت و آن ہر سہ برادر را بخطابت لایقہ و الفام یک لک ہون سہ فر از ساخت
 و خود بنگاہشت سوار پیادہ متوجہ شدہ در قلیل ایام بہست و بہنت قلاع کہ بمیرزا
 راجہ گذاشتہ بود متصرف گشت و بہرست و استحکام آن پرداخت چون این خبر بمسامع
 عالمگیر پادشاہ رسید نعل در آتش شد سہرین اثنا منہیان خبر رسانیدند کہ کہیا جی عموی
 سیوا جی در بہر اقمیم است او را مع عیال و اقارب سزاو لان شدید فرستادہ طلب جفت
 نمودند و جواب و سوال تند و درشت کردہ بہہ را در تختہ کشیدہ گشتند سیوا جی در کوکن دو
 نو یکے با سم من رجن و دیگر بنام سہری در وہن بنا نمودہ از سامان رزم مرتب
 ساخت و در بان ایام خیال تخت نشینی بطور راہاے ہند نمودہ از بنارس کیجا
 منجم را طلب داشتہ در ساعت مختار در راے ہند گڈہ بہ تخت نشست و آن مکان را
 براج گڈہ موسوم ساخت و بہر دم دیگر پروا نگاہی داد کہ عارت پختہ احدث کنند و براے
 خود بہشت منزل کہ بہر یکے نام علیحدہ دارد تعمیر فرمود و بیتل پورے نام در ویش ہند
 کہ آنرا سنیاسی گویند و در بنارس پوست نشین ریاضت بود طلب داشتہ مرید
 و براے سکونت سنیاسی مذکور مکانے دل حسب در سنگم ایشور تریب دادہ وجہ معانی
 معین کردہ درین اثنا سنبهاجی پسرش از دور بخندہ باد لیر خان کہ از امر اے عمدہ
 بادشاہ است بخیاں اینکہ خود جوہر شادت بظہور رساند پیوست و لیر خان بجز
 ملاقات دستگیر نمودہ بجنور بادشاہ عرضی نمود بادشاہ باحضار آن تاکیدات
 نوشتہ درین اثنا او بہ حرکت لغو خود نام گشتہ قابو دیدہ بہرست و خود را پیشین
 رساندہ بدستور دور عنایات گشت سیوا جی را کہ ازین ماجرا کلفتی رسیدہ بود بد

بافت شد از اجتماع اخصای فراتاب سلطانی بر دلیر خان نازل گردید و دلیر خان
 تاج قهرنیا ورده خود را مسموم ساخته جان داد پادشاه بنزاده شاه عالم براسه
 نظم دکن دستورے یافت و میرزا راجه سنگه و راجه بها سنگه و غیره سرداران
 راجپوت همراه تعیین شدند و سیواچی مطلع گشته پیراجی را و درنگناسته دیوان و
 ایسا جی بخشی و پرتاب را و کو جبر که هر یک صاحب ذمت بود بخدمت پادشاه بنزاده
 فرستاده معرفت میرزا راجه که از سابق معرفت داشت بناسه معالحت گذاشته
 بست و هفت قلعه بلازمان پادشاه بنزاده تسلیم نمود و تا سه و نیم سال بر عهد خود مستقیم
 ماند بعد ازان برسم خورد و پرتاب کو جبر و پیراجی که بحضور شاه بنزاده صیغه و کالت سرخا
 می دادند معامله برعکس دیده بتقریب زیارت برآمدند کسان سیواچی بر قلعبات
 در عصر قلیل دست یافتند بلکه تمام ملک بکلانہ بتسخیر آوردند سیواچی راجه روزی را
 بران قابض ساخته تعقد نمود که همه افواج متعینه خاندیس و بڑا بڑ بفاصله پنج کره
 سورت فراهم شوند و خود بر روز موعود ویلغار کرده در آنجا رسیده بلده سورت
 تاراج نمود و اموال بسیار ضبط آورد و به عالم گیر پادشاه عریضه بکمال شوخی و
 جسارت نوشت که ملک دکن از سابق مورد ث فرزند ان نظام شاه است و پادشاه
 هند هندوان میرسد آنحضرت عبت عبت بملک غیر نظر و دخته تیضع اوقات مینمایند
 تسخیر این مالک آسان تصور نخواهند کرد گویند عالم گیر پادشاه بمقتضائے وقت
 ملاحظه عرضی نموده در تدارک تفاضل فرمود و پند عرایض مرقومه سیواچی در سفاین مرم
 یافت میشد و ازان جمله نقل عرضی که در باب معانی جزیه هندوان نوشته و شهرت تمام
 دارد در اینجا بقلم می آید تا معلوم ناظران شود که چها کلمات نامالایم بجناب نخل سبحانی
 بر زبان خامه می آورد

عرضی سیواجی بعالمگیر بادشا

شکر عنایات الهی و توجہات بادشاهی که انهمین الشمس والقمر است بجاء آورده بعضی
 شاهنشاهی میرساند که اگر چه این خیرخواه محب طالع خود از حضور والا در کنار آمده اما
 در لوازم سپاسداری و خدمتگاری همه وقت چنانچه باید و شاید حاضر است و حسن
 خدمات و نیکوتر دوات خیرخواه بر سلطان و خانان و امیران و میرزایان و راجه ها
 و رایان و رانائے مملکت هندوستان و ولایت ایران و توران و روم و شام و کنستان
 بهفت کشور و مسافران بحر و بر طاهر و باهر شاید بر خاطر دریا مقاطر نیز بر تو افکنده باشد
 لهذا حسن خدمات خود و توجہات والا نظر داشته سخنان چند که بر دولت خواهی
 و خیر اندیشی خاص و عام متضمن است معروض میدارد که درین ایام بظهور پیوسته که بتقیب
 هم خیرخواه زربار باد و نیت و خزانہ بادشاهی هتگی گشته بنا بر آن فرموده اند که از خدمت
 بند و مبلغی بعینہ خزیه تحصیل نموده سامان سلطنته سرانجام و بند حضرت سلامت بانی
 کشورستانی حضرت عرش اشیائی اکبر بادشاه تا مدت پنجاه و دو سال به استقلال تمام
 وادفرماز و اسے دادند و بادین و آئین گرد و باگروه مختلف از عیسوی و موسوی و دوا و
 محمدی و فلکیه و ملکیه و عصریه و دهریه و برهمن و سیوره و طریقه اینقه صلح کل اختیار نمود
 رعایت و حمایت هر یک پیش ازها و خاطر دریا مقاطر ساخته بخطاب مستطاب جلالت گرد و معرفت
 و موصوف گردیدند و بیامین این نیت علیا بهر جانب که نگاه میفرمودند فتح و اقبال
 استقبال می نمود و اکثر مالک در آن زمان بحیطه تسخیر درآمد و حضرت جنت مکانی نورانی
 جهانگیر بادشاه بست و در سال بر تخت ددلت و اقبال ملکیه زده دل بایار و دوست و کار
 کامرانی فرمودند و حضرت علین مکانی صاحب قران ثانی تاسی و دو سال سایه فیض پاییز
 تاج مبارک بر تارک جهانیان گسترده عمر قرن ثانی و حیات جاودانی که عبارت از نیکی

و نیکنامی است حاصل روزگار فرخنده آثار کردند و اندازۀ شان و شوکت و مصلابت
 این بادشاهان عظیم الشان در بنجاقیاس توان کرد که بادشاه عالم گیر و پیردی و
 نکادداشت دستور آنها در مانده و بتخیر است که آنها نیز در اخذ جزیه قادر بودند اما محبت
 ایزد متعال را شامل حال جمیع مذاهب و مشارب دانسته غبار تعصب را گرد خاطر راه
 نمیدادند و خلق الله را امانت خالق خیال نموده رعایت و احسان بامرعی داشتند
 که بر صحیفه روزگار باقیست و دعائے و شلای آن پاک گوهران تا ابد الدهر بر دل روزگار
 صغیر و کبیر جان گیر است ازان جاست که از برکت نتایج نیت مدارج دولت و معارج
 عظمت آنها روز بروز در افزونی و افزایش بوده و خلق الله در ان عهد با امن و
 امان فارغ البال و آسوده حال در کسب و کار خود اشتغال میداشت و در حضرت
 اکثر ملک و قلعات از تصرف رفته و باقی عنقریب میروید که در خراب نمودن و ویران
 هر چهار طرفه تقصیر نمیشود در عایا یا مال و حاصلات هر محال در پایه اختلال بجای
 صد بنر اریک بنر دشوار دار و بر گاه که فلاکت و افلاس در دولت خانه بادشاه
 و بادشاهزاده خانه کرده باشد احوال اسیران منصبداران معلوم و متعنه است که
 سپاهی در شورش و سوداگر در زناش و مسلمانان گریان و یهودان بریان و اکثر
 مردمان بنان شب محتاج اند و در بطیانچه سرخ مینمایند فتوت سلطانی چگونگی مقتضای
 که تکلیفات جزیه ضمیمه این حالت پر ملالت گردد و راز مشرق تا مغرب شهرت میروند
 و برکت به روزگار ثبت میشود که بادشاه مبدستان بر کچکول گدایان رشک آورده
 از برهمنان و سیوثره با و جوگیان و بیراگیان و محتاجان و مسکینان و در ماندگان
 و افتادگان جزیه میگیرد و بر کیسه گداس جو اغردی میکنند و نام ناموس تیموری را
 فرو می اندازد حضرت سلامت در اصل کتاب ایمانی و کلام ربانی را اعتبار نمایند
 رب العالمین فرموده اند **لَبَّ اَلْمُسْلِمِیْنِ وَ كَفَرُوْا سَلَامٌ** که نقطه مقابل اند بزرگ

آئینری و طرح انگیزی نقشبند حقیقی است اگر مسجدی است بیا داربانگ میزند و اگر
بت خانه است بشوق او جرس می بیند نقشب بر دین و آئین کس نمودن از کتاب
منحرف گردیدن و بر نقش نقاش خط کشیدن و خط خطا چیدن است شورش عزت و بیهوشی
بینی دست و رو و سه منتهی به منوت هر که گیر و غیبت صنعت گراست هر عالم عدالت
عالیه جز به هیچ وجه جای نیست و از روی حکومت بشری درست تواند بود که رعایا
از جمیع تکلیفات محفوظ و محفوظ باشند و ضبط و ربط یکدیگر باشد که زن جمیل تنها
باز و زیور از ملکه بلکه امانت و سلامت برسد تواند بود و درین دور که شهرها
بناخت و تاراج میرود از صحرا چه گوید قطع نظر از سخن الضاف و عدالت آهنگ جزیه
برقانون مهندنا سازاست و در زمان پیشین سلطان احمد گجراتی را که روز بای
تیره از شاه راه حقیقت برآورده در خارزار چنین خیال باطل افکنده بود زود
مستاهل و مقطوع النسل گردید درجاید و زبان واقع گرفتار شدن مراد بخش نام
مجر دین اراده فاسد غیرت نامه است برائے ظالمان و جزوی مصلحتی منجمه خزان
صیغه مذکور که از احمد آباد در خانه مراد بخش سجانه دارا شکوه رفت چون شعاع آتش
خانماش گرفت **س** آتش سوزان نکند با سپند انچه کند و و ددل در د
بهمه حال صلاح دولت موافق وقت آنست که خاطر دریا مقاطر را از کدورت نقشب
صفا ساخته آزار مردمانی که حلقه اطاعت و انقیاد بگوش دارند منظور نظر محبت بفرمان
اگر دین داری بمریم آزاری و صواب در عذاب بندوان منحصر و تقدر فرموده اند
از رانای سنجک باید گرفت که سه گره بندوان اند بعد از آن از خیر خواه بگیرند
چندان مشکل نیست برائے خدمتگاری حاضر اما موران و گلسان را آزریدن از عالم
مردی و مردانگی بعید خواهد بود و عجب از کمخوارگی و تنخوا بان است که از حق نفس الامر
بناقص میکنند و آتش پاره را خنجرش مینمایند زیاده چه عرض نماید آفتاب عمر و دولت

از مطلع سکین نوازمی و غیب پروری تا بان بود رخشان با دانتی عبارت عرضی
 در همان ایام سیوا پانامی ساکن روزگرا از قوم یالیکران که از ضلع کرناٹک اقامت
 داشت جمیعته بهر ساند و مصدر نسا و گردید سیواجی عزیمت تنبیه آن پیش نهاد خاطر داشت
 بتخل تمام و آراستگی فوج قبایل هم با خود گرفت متوجه آن سمت شد و بعد از چند
 که زوجه خود را حامله یافت روانه بمسکن نمود چنانچه در ایام موعود سپهر آورد و نامش
 راجه رام گذاشتند سیواجی متصل سمندر درک رسیده مادران را جلبیده تیاری
 جهازات نموده بر جهاز سوار گشت و در بدو نور پطیه رسیده بارادرسو پانایک آوینتر
 کرده اورا گشت و با فرزین بسیار منظم و منصور مراجعت کرده برائے گداه رسید سیواجی
 نایک سر اسیمه و لا علاج بمصالحات گرانیده سه لک هون سالانه بسم باج بر ذمه خود
 قبول نمود سیواجی او ماجی را بتفصیل آن مامور فرمود و در بین ایام والی بیجا پور از تسلط
 روز افزون سیواجی و تنظیم قرار واقعی بر سوجی برادر زاده اش در ملک کرناٹک متوهم
 گشته یا جی نامی که پور ژبه ساکن بدیل را برین داشت که بهر حیل و عذر بر شاہی دست
 یافتہ اورا مقید سازد و با جی مذکور حسب الاشاره بادشاہ شاہی را که بکناٹک شنا
 ترک یاست نموده مشغول عبادت بود و به بهانه ضیافت طلبیده دستگیر ساخت والی
 بیجا پور بران مطلع شده حکم نمود تا شاہی را زنده و زیر زمین کنند و دولہ خان بجا
 صوبہ صوبہ بیجا پور که با شاہی پیچیده داشت بجز دشمنیدن این حکم استغفائے نوکری
 در حضور بادشاہ فرستاده و در روز روشن مشعلها افروخته بر دیوڑھی حاضر آمد
 و رخصت کعبه پیشه خواست والی بیجا پور بوسواس بلوائے دکنیان و نظا هر پاس خاطر
 برن دولہ خان داشته حکم موقوفی قتل شاہی نمود و فرمود که رن دولہ خان پیش خود
 طلبیده عفو تقصیر التشن کنا مرن دولہ خان همان زمان قاصد سیرج السیرج حکم ناما
 بنام که پور ژبه با جیت یک من طلا بر قتل شاہی فرستاد و قاصد در آنجا وقتے رسید

کہ شاہی راتا گلو دفن کردہ بودند چون از حیاتش باقی بود از ان مہلکہ برآوردہ بیجا پور
 آوردند رن دولہ خان حسب احکم باستقبال شتافۃ بلا زمرت شاہی رسانید و بتیقا
 خلعت و قیل و شمشیر و غیرہ سرفراز گردانید و پانزدہ روز نزد خود داشتہ و بخصیافت
 ہائے غیر مکرر پرداختہ خصدت کرنا تک و بانید شاہی از انجا اجازت حاصل کردہ در
 گولورمالا گرانٹ آمدہ سیواجی را بسزائے کہوڑ پڑہ مدہل گر نوشت چنانچہ ادبیلغار بر سر
 کہوڑ پڑہ رسیدہ ہنگامہ کارزار گرم نمود آخر بعد کشتش و کوشش بسیار بکشتہ شدن سہرا
 کس طرفین کہوڑ پڑہ دستگیر گشتہ مقتول گردید و اہل و عیالش سیر سیواجی شدند مگر
 ایکاجی پسرش کہ در ان مجمع نبود بدست نیامد سیواجی زنان جالہ را رہا کردہ ہمہ را
 بقتل رسانید چون این ماجرا بشاہی معلوم شد سرور گشتہ ہر سوچی را ہمراہ گرفتہ
 بارادہ ملاقات سیواجی کہ در پونہ اقامت داشت از راہ پرناہ رہبر است سیواجی استقبال
 نمودہ سعادت ملازمت پذیرد دریافت و بعد داخل شدن در مشکوئے خاص مادر سیواجی
 کہ از مدت متروک و طلاقے بود بملاقات شاہی رسیدہ الحاصل شاہی دو ماہ بجان پسر
 ماندہ معاودت بکرنا تک کرد چون رن دولہ خان در ان اوان ہمہ شوندہ بد نور
 توجہ داشت شاہی نظر با حسان جان بخشی در ادادا و کوشید و مکرر بملاقات ہائے
 یکدیگر نشا طہا اند و خند و رونے شاہی بعات مستمرہ اسپ سوارہ بشکار رفت و بجای
 بر خر گوشے اسپ تاخت کہ ناگاہ پائے اسپ در کوئے فرو شد شاہی بر زمین آمدہ
 پائے اسپ بشکش افتاد و کارش تمام گشت رن دولہ خان بر سر قتلش رسیدہ ہنگام
 بمنزل رساند و بر آن زمین باغے ترتیب دادہ آن موضع را بمبارف مدفن استخوانش مقرر
 نمود و والی بیجا پور برائے ضبطی اموال شاہی ہر چند خواست اما ہر سوچی بجائے خود مستقل
 بودہ سالم مع احوال و اطفال نزد سیواجی رسیدہ سیواجی اور اقوت بازوئے خود دست
 آفرین باگفتہ سرکردگی لشکر خود دانستہ داد و بختاب سیتاپتی تاخت تا آنکہ ہر سوچی

اطمینان بهم رسانده دست به بنیاد نواح بجا پور کشاد و پیچیده شهر غارت کرده برخواهید آمد
 والی بجا پور تدارک دشوار دیده سه لک هون سالیانه قرار داده ملک را از دست سیاه
 محفوظ داشت سیواچی سیام جی را تحصیل آن امر کرده خود جانب بجا پور آباد و
 شهر را محاصره کرد تا نا شاه عمده براسه دشوار دیده بصواب دید ما و نا دیوان نه لک هون
 سالیانه قرار داده و مجموعی اندوخت سیواچی را روز بروز استقلال تازه نصیب شد و
 متواتر دست داد و زرباسه خطیر تحصیل نمود و با دیانت راسه مقصدی بجا پور برپا
 ساخت کرده و او را هشت هزار هون سالیانه مقرر کرده خود از پرگنت بجا پور بسیار
 بسیار بوصول آورد و بخدادند پور را تاراج نموده فراوان غنیمت اندوخت و از آنجا
 کوچ کرده بر ملک بزار پورش نموده متمولان کار خج را در دست آورده ز بسیار فرا
 جنگ آورد و پیلای پنته را در ملک هون داده خصمت کرد که در کوکن رفته خیرات تمام
 و خود غرا بهاتیار کنانیده و برپیش پور رفته متصرف گشت و لکها ساونت را که از کوکن
 نظام شاه بود سی صد هون در ماه کرده رفیق خود ساخت یوسف خان حبشی سدر راه
 آمدن او گردید اما حرکتش مفید نیفتاد سیواچی سیامراج و باجی کهولار را در راجپور
 پیش یوسف خان پیرزاد خان فرستاده پیغام کرد که همه جزایر مقبوضه را بوالگذارند
 و عیوض آن زو با گیر خاطر خواه بگیرند آنها قبول نکرده هر دو کس را محبوس ساختند
 مشا را ایها بقتسم و سوگند از بلا بر آند و بحضور سیواچی آمده ظاهر کردند که درخواست
 جزایر با مناسب نیست زیرا که ما قسم عدم درخواست خورده آمده ایم سیواچی گوشه
 بر سخن آنها نداشت لهذا سیامراج استغفائے نوکری کرده گوشه گرفت سیواچی شکی
 پیش یوسف خان فرستاده پیغام مذکور کرد چون جواب با صواب نیافت دریا را
 بود دولت خان و مانا جی بهانگرا و ارمانان را با جمعیت معقول تعیین نمود و آنها از تری
 و خشکی پورش کرد و محاصره نمودند لیکن افتاح قلعه صورت نیست بنا بر آن نیل پنته سور چال

قایم داشته خود پادشاه سیواجی رساند عاریس قلعه فرصت یافته نزد والی بجای آورد
 طالب ملک گردید و از آنجا درستی کرده معاودت نمود و افواج سیواجی هر چند حایل را
 داشتند اما او محفوظ بقلعه داخل گردید سیواجی در گرفتن قلعه جهد فراوان بکار برد
 و اسباب قلعه گیری آماده ساخته کار بر محصوران تنگ گرفت و ملک گرد و نواح را
 تصرف آورد و بتعمیر و ترسیم قلعات اطرافش که تصرف آورده بود امر نمود و جهت همیا
 داشتن ذخیره در هر قلعه تقید بلیغ کرد و مور و پشته و نیل و پشته که از مصاحبان او بودند
 گذارش نمودند که در احداث و تعمیر قلعات خزائن بسیار بخرج آمده و بر قلعه ها
 بسیار متصرف شدیم حالاً صرف زیر باین چیز باعث است سیواجی ازین سخن رو
 در هم کشید و گفت که درستی قلعات موجب آبادی ملک و اطمینان رعایا و براس مخالف
 است خدا نخواسته اگر عالم گیر باشد در استیصال ما کمر بند و دود تها باید که از تسخیر
 یک قلعه برآید پس مدّة العمر او در همین تردد و سرسنگ زدن آخر خواهد شد و ملک
 و در دست از قبضه او خواهد رفت او لایق نیست که در همه قلعات عمده ذخیره و اذوقه
 و سامان بسد و ضبط آنقدر مهیا باشد که دو اوده سال و فاکند الحاصل از این
 روز در استحکام بر مکان قرار واقعی کوشیدند درین اثنا خبر رسید که سیدی سند
 بر افواج سیواجی که قلعه را محاصره داشتند غالب آمد لهذا سیواجی انصرام آن مهم
 منصرف بذات خود دانسته و در مدد و عزیمت آن سمت گشت چون موسم برسات بود
 فی اجماع توقف نمود و بر لایق قطع جبار می از کلیانی تا به میری و پاک نمودن راه هاست
 تبردار و خوار و شکاف بهمرای مور و پشته گماشت چنانچه او روانه گشته ترددات خوب
 نموده قلعه جو را متصرف گشت و بکرم شاه زمیندار آنجا دستگیر گردید و بنا بران دها
 و میران نایک و اژی شیوه مفیدی گزیده قطاع الطریق پیش گرفتند مور و پشته به
 تنبیه آنها پرداخته موطن گداه را که دارالمقر مفیدان بود و جبر مفتوح کرده تاراج نمود

د بکر شاه محبوب را بقتل رساند و بار را و دسیران نایک و اڑی تاب مقابله نتوانست
آوارگی گردیدند مگر راجه رام نگر که قدم استقامت افشوده و مستگیر شد همه ملکش
بقبضه مور پنته و رآید سیوا جی درین ایام جانب سالیسری و مالیری که از قلع مستحکم
بودند فوج کشی کرده محاصره نمود و بهلول خان نویدار لهذا آنجا با جمعیت خود را
شعباعت داده آفراده گردید گرفت و بشکرتش لغارت آمد سیوا جی از اینجا منظر
و منظر برین گداه یورش نمود و مفتوح ساخت و مراست آن به آنجا پنته و انباجی
سپرده جانب کرنا ملک رخت کشید و بر هر مکانی که گذر کرد پیشکش سنگین بدست
آمد چون برگزگهاٹ راجپور گذشت شهره خدا پرستی بابایا قوت درویش شنید
بلا قات پرداخت درویش مذکور که حالت جذب داشت یک موسی سفید از برد
خود شکسته تیرگاب سیوا جی داد سیوا جی آن موسی سفید را تقادول فتوحات دانست
تقدویض گویند بشناخته نمود که در طلا گرفت بطور تقدوید ساز و اتفاقا موسی مذکور از
بشش بر زمین افتاد و گم شد این معنی موجب بد آمد مزاج سیوا جی گردید گویند بشناخته
مور و غتاب نموده از خدمت فوطه داری معزول ساخت و از اینجا برائے ملاقات
را داس نامی فقیر مند و سے مراض بنیت امداد تسخیر راجپور رفت فقیر آگاه دل بر زبان
راند که فتح قلع بترو بسیار خواهد بود بعد از زیارت فقیر دیگر که پرمانند نام داشت
رفت معروض داشت که اگر پمین بهمت و الا فتح قلع راجپور می شود سر پکنه یک موضع
جهت معارف جناب مبارک خواهیم گذرانند درویش مذکور بر زبان آورد که این همه
دیہات از نواح حیدر آباد و ٹراڑ و خاندیس و بکلانہ و مالوا و گجرات باید داد سیوا جی
این ارشاد را از تقادول عظیمه دانست مسرور گردید و یقین دانست که اینهمه ممالک بر
زبان فقیر صاحب کمال گذشت مسخره خوانند شد چنانچه در قلیل ایام ارشاد درویش
بطور پیوسته سیوا جی پنته را برائے درستی بنائے مودت پیش ابوالحسن تانا شاه

والی حیدر آبا و فرستاد و خود هم عقب آن روان شده خوابان ملاقات گشت.
 و همه جمعیت خود را بیرون شهر و رسواد گوشه محل گذاشته جریده بلاقات پرداخت.
 و تا سه روز در دولت خانه شاہی جهان ماند و قسمی در عیش و عشرت مستغرق شد.
 که مردم دورباش او از عدم برآمد متوهم گردیده اطراف دو تخته بقصد دیدار فرام
 شدند سیواجی این معنی را خیال کرده خود را در حجره که نمایان ساخت و موجب تشکین
 متوهمان گردید تا نا شاه از ملاحظه حالت لشکرش که همه خدا سے آقا و دلاور و شیر
 شکار بودند بغایت محفوظ شده فرمود که آیا ازین دلاوران کسی هست که با فیل
 مقابلت نماید سیواجی ایسا جی نامی روئین تن را اشاره کرد ایسا جی بجز دایما از اسپ
 فرود آمده و بروئے فیل مست که در جلو خانه حاضر بود قدم افشرد و بر چند فیل چلهاسے
 خشم گین کرد اما از جانرت آخر الامر بستر از تیغ بر خرطوشش زد که دوباره گردید و
 فیل گرخت سیواجی مرعوبانگ بلند گفته کڑه مرصع که در دست پوشیده بود بطریق
 انعام از حجره که بر تانت و سلطان نیز در ابا انعام لایقه نواخت الحاصل سیواجی بعد پیکر
 تواضع جواهر فیل و غیره از نا شاه مرخص گردید چون درین محبت با جوهر لیاقت بالا
 منشی که ممتاز اقران بود نا شاه را معائنہ شد و خواست او از سیواجی که بوقت قتل ناگوار
 دیده پذیرفت سیواجی سه لک ہون بہر دم پادشہ بخشید و دہ ہزار سوار و دہ ہزار
 پیادہ تعینانی ہمراہ گرفتہ جانب کرناٹک کوچید و چون زیارت گاہ ملک ارجن کہ از
 معابد معتبرہ و است فایز گشت خواست وقت پرستش خود قطع کردہ شربت شاد
 رفیقانش بمبالغہ مانع شدہ ازان ارادہ باز داشتند الغرض از اینجا جانب چنی نشا
 و آن ملک را کہ دران وقت شخصت لک ہون محاصل داشت سخن نمودہ در اینجا قلعه ہا
 احداث کرد و بعد ازان تراجعت نمودہ افواج حیدر آبا در اخصت دادہ بکرناٹک رسید
 و از ایکاجی برادر خود خوابان زراین و خزاین پیدہ شد و متوهم گردیدہ فرار گزید سیواجی

از اسنجا پنجا در آمده آن الکه که چهل لکبه سون محاصل بود متصرف گشت در کهونا تهم
 دیوان ایکاجی را به ان مالک قایم کرده فرمود که ایکاجی را و جمعی نمود و به ملک
 قدیم و جدید سلسله داشته خود به نیابت پردازد از اسنجا بر مالاداری تاخت آورده
 غنیمت بسیار جمع کرد و بر فیغان گنج شایگان داده به نیاز ساخت چون رگهونا
 از ایکاجی بر جاده درستی ندید تهدید نوشته ایکاجی را مستقل ساخت و رگهونا تهم را
 بدستور قدیم بر دیوانی او مامور داشت چون از همه سو فراغش دست داد خیال به
 شدن در سرش گرفت کیکا بهت را که از چند تان مشهور بنا بس بود و طلب داشته
 طرق عبادت بر بهمان آموخت بر بهمان دیگر بر این اراده واقف شده بهت مذکور را
 مخفی مانع آمدند سیواجی خبر یافته ناخوش گردید و یک قلم بر ابراهیم را از کار و خدمت موقوف
 داشته گفت که این گروه بد طینت گذاشته نظریه بزرگ نهادی واجب است خدمت الهیه
 اما این با توقع خیر سگالی و آقا پرستی هیچ نیست و بجای آنها قوم بر بهوان یعنی کاینا
 مامور نمود هر چند مقربان در سفارش بر بهمان و بجالی تعلقات کوشیدند پذیرا نفرمود
 بنهاجی پسرش نیز باطلاع این معنی نیلا پنته دیوان خود را که از قوم بر ابراهیم بود تغییر ساخت
 بجایش یک کس کایت را مامور کرده بر بهوپال گداه تاخت و آثر اجیر او تهر مفتوح نمود
 پانصد اسیر را دست و پا شکسته گشت سیواجی خبر شادت فرزند در یافته مشتاق ملاقات
 شد و در راه گداه آمده از دیدار فرزند ارجمند ذخیره خرسندی اندوخت و وقت
 ملاقات یک پرتله مرصع با شمشیر و سپر بخشید از اسنجا کوچید و بر جاننا پور که بست گرو
 او در ککباد جانب شرق واقع شده دیده دست تاراج کشا و چون تکیه شاه جان
 که از کالان زمانه بود آبر و بخش آبادی است مریم آبادی آن مکان را مان و چنان
 دانست در آن خزیدند سیواجی تسایت را کار فرموده و پاس ادب نموده همه را غارت
 کرد و ملکه اشجار تکیه هم بریده نسبت بشاه مذکور به ادبی بار و داشت و این مکتب

آغاز ادبار او گشت نخست خان منصبدار بادشاه را که با جمعیت جزوی متعینه جانان
 بود همان شب بشاره غیب شد که بر کمیت فوج خود نظر نگرده با سیواچی مقابل شود که
 بلاشک نفع از دست چنانچه صباح این رویا نخست خان خود را بے باکانه پشتکری سیواچی
 زد و پا و صف قتل جمعیت غالب آمد مردم بسیار از سیواچی باسد و بی سر و اراده
 بقتل رسیدند نریت بر شکرش افتاد و سیواچی را پا از جانت و یار لیس قیام در خود
 نیافته تا راس گدازه باز پس ندید و بالاجی او چی که بر او زنگ آبا و تاخته بود نیز از آنجا
 گریخته سیواچی ملحق شد سیواچی در راس گدازه رسیده شادی که خدائی را حرام
 پس با دختر پرتاب کو بر مقرر کرده جشن عظیم نمود در همان ایام مور و پشته از ضلع کون
 پس بکرم شاه زمیندار را که باتفاق دیار اکوپی شیوه تطلع الطریق اختیار کرده
 بود و اسیر نموده پیش سیواچی فرستاد سیواچی اشاره بقتل کرد و اراکوپی گفت
 مرا بیا یکشت که در خون من فتنه عظیم است و تا آنک آن دشوار خواهد بود سیواچی
 اظهار او بصیرت دانسته علی الرغم سرش بریده بر دروازه شهر اوخت همان شب
 خانه سیواچی را آتش گرفت و بجای مشتعل شد که اطفال آن از مقبور بدر رفت
 سیواچی از مشاهده این حالت بدرگاه و اسب العطیات رجوع آورده نیت خیرات
 بجزایر کند و غلبه با کین و غم بنمود تا آنکه ببرکت این حسن نیت شعله فرو نشست
 و اندک زمانی بحال احدی راه نیافت سیواچی صباح آن ادا نیت بمل آورد
 و بعد از آن بکنار گنگ آمده خود را در میان بازرسنجید و هزار ماده گاو خیرات کرد
 لفظی که میگوید که بالامر کور شد عبارت است از بست من غله الحاصل و همین اشعار
 از غمازان و من نشین سورا با بی زوجه سیواچی که مادر راجه رام است سافست که سیواچی
 سنباجی پس خود را که از زوجه دیگر است میخواهد ولی عهد سازد چنانچه او را باین
 اراده از بنا لاطلبیده است و اغلب که عقیده در رسد و مختار ریاست شود و زنگه

ازین کلمات سه امیسه شده زهر در طعام سیواجی انداخت تا آنکه او قالب
خاکلی گذاشت کار پردازان باهم متفق شده آتش داوند و راجا رام رلبه کردگی
برداشته و ز فکر و نصیحه سنبهاجی افتادند و خطوط ناف و دسازش شعر بر دستگیر ^{نقش}
بارکان او فرستادند و خود جانب بنا لا حرکت کردند تا آنکه سنبهاجی برین داعیه ^{نقش}
یافت در محافظت خود کوشید و بقیل ایام در تالیف و تسکین ارکان دولت
مخفی پرداخته راجا رام برادر خود را متقاعد کرد و بنا بران مادرش بفرج و فرخ و راکما
ساخت و نولالائی در آتش غم سوخت و فات سیواجی بست و چهارم ربیع الآخر سال کنیز
دو و دیک بحیری وفات نوشته اند.

کیفیت آغاز ریاست سنبهاجی بعد وفات سیواجی پدرش

چون سنبهاجی از طرف برادر و هلاک مادرش و جمعی حاصل کرد و برسد حکومت
متکمن گشته توجه بر دفعه مخالفان گماشته باز اریاست گرم ساخت بانوجی بهنا
و او داجی گنگ را که مصدر فساد بود و بدقتل رساند و وابستگان سوباجی نایک را از مالک
خود بدر نمود و شفاعت هتی را و بهارک و کنوسه کی و نوکوجی هلو کرد و هدی بنا لکر
جان بخشی مور و پنته اناجی پنت کرده خانه های آنها را ضبط آورد و محتاجی بابا را که
از کالان فن خود بود و حق تربیت برگردن سنبهاجی داشت از بنارس طلب داشته
و بخطاب گیتی گلشن محالوب نموده مختار امور حکومت ساخت و در دیوان عدالت
باتفاق او نشسته قانون چه انتظام ملکی قرار داد تا همیشه اجرائی عمل بدان دستور
باشد گنگا جی پر بهو و بالاجی مومج و اربو بهیر و نجی پنته و غیره سرداران صداقت کیسر
مشیر تدبیر شبانه روزی خود مقرر کرد و برسد ریاست بر خاندانی خلاق و دلدار
رعایا نشسته موجودات کاو خانه جات پذیر بذات خود گرفته سپرد اشخاص متدین نمود

اگر چه در مآثر آصفی بیان اجمالی آن بر لوک خامه محرر سطور گذشته است اما اینجا
 بر طبق فرموده آبر موافق ترجمه بندی بکلم اینکه الما مور معد و بتفصیل هر کدام می
 پوزم و الفاظ هند می را بدستور محاوره هند بنده رقم می سازم از نقدیات و غیره
 بمون پنجاه هزار لکبه زیور طلا چهار پله نه کنده می رس میزده پله سه کنده می آهن آلات
 بست هزار کنده می سجد آلات چهار صد و پنجاه پله چهار صد کنده می جست آلات چهار صد
 چهار صد کنده می نفره چهار پاد کم شش کنده می برنجی و صد و هفتاد و پنج پله خشت
 فولاد چهار هزار کنده می مرادی یعنی ننگی مس شصت لکبه حواله صوبه داران مابست مبطی
 سه لکبه بمون در قلعات پنجاه و چهار صوبه هزار بمون که مجموع بست و سه لکبه بمون
 می شود تمام شد موجودات خزانه تعجب که از اشرفی و روپیتهج تعلیم نیا در و شاید تحویل
 دیگران باشد همیشه جمع خرج آن ملاحظه میکرد و جواهر خانه از الماس و مالک و پسر
 دیگر اراج در وارید و مرجان و لیسینه و نسیم و کوسیدک و انگشتیرها و پرتله مرصع
 و پدک یعنی از لیسر و طهره و وارید و سه بیج مرصع و چند رکبه و سیس بمون و یک پتی
 باز و بند بیان کرن بمون لول کل کنگن باتکیا و پیته می بلا قید شمار و قیمت تخمینا شکسته
 مال می نویسد و در موجودات تو شک خانه که آنرا جواهر خانه میگویند پارچه پتی زر
 و دوزی یک لک تمان دستار و سیله زر و دوزی و ساده از جابائے مختلف پنج لک
 پارچه ابریشمی چهار لک شال باب پنج لک کمر بند گجرات و غیره پنجاه هزار کتاب پنج لک
 نیمه کتاب بماده یک هزار سفره لایک لک طاقه قرطاس سی هزار و دودسته از آن
 افشانی در پیشه پانزده هزار بالا پوری هشت هزار دولت آبادی هفت هزار و دودسته
 موجودات خوشنوی خانده و غیره قریفل بست هزار پله بست کنده می جو تری یعنی بسباسه
 سه کنده می جابے پهل یعنی جزو بویه سی هزار کنده می زعفران چهار کنده می عنبره هزار
 کنده می ارگبه دو کنده می چندن پنجاه هزار پله پانصد کنده می کشنا کر چندین یعنی صندل

پنج کهنڈی کا فور چار کهنڈی عود یعنی اگر وہ کهنڈی گلال بست ہزار کهنڈی منقہ
 پنج کهنڈی اگر دس یعنی چار دھڑسہ پلسہ کهنڈی بادام دو کهنڈی خرمائی ہزار
 کهنڈی کچور یعنی خرمائی تر چار ہزار کهنڈی مغز نارجیل پنجاہ کهنڈی الائچی سہ کهنڈی
 روغن خوشبو چار کهنڈی روغن سکندہ رای دو کهنڈی روغن جیلی تیج کهنڈی روغن
 پنجاہیل دو کهنڈی پیاری یعنی فو قل ہفت ہزار کهنڈی گوگل یعنی مثل پنج کهنڈی
 زرد چوب پانصد کهنڈی ہلبہ یکصد کهنڈی رنگی بر دو ہزار سی صد کهنڈی مغز و شتر
 بست ہزار شیشہ مرج سرخ پنچہزار کهنڈی خشک ~~صد~~ صد کهنڈی سیاب دو کهنڈی موجود
 مود پنجانہ و مطبخ شالی ہفتہ کهنڈی کورم یعنی گندم دو کلبہ کهنڈی نخود پنجاہ ہزار کهنڈی
 ماش دو از دہ ہزار کهنڈی مونگ بست و پنچہزار کهنڈی اور ہر کھنڈی کهنڈی روغن
 بست و پنچہزار کهنڈی روغن تلخ ہفت ہزار کهنڈی انگور زہ سہ ہزار کهنڈی زیرہ دو صد
 کهنڈی صمغ سی صد کهنڈی کوبی چندن دو صد کهنڈی کنبہ سفید دہ ہزار کهنڈی برتال
 دہ ہزار کهنڈی ابرکہ دہ ہزار کهنڈی نیل دہ ہزار کهنڈی کسرت دو صد کهنڈی شنگرف
 سی کهنڈی کاسے پہل پنجاہ کهنڈی رنگار دو کهنڈی پیل دراز دو کهنڈی پیلامور دو
 انیون صد کهنڈی اجوائن یکصد کهنڈی شہد یکصد کهنڈی نو سادر یکصد کهنڈی برادہ
 آہن ہفت صد کهنڈی کنبہ سیاہ دو صد کهنڈی ربخ رائی ہوک یکصد کهنڈی ربخ لالا
 یکصد کهنڈی ربخ حبابہ سر یکصد کهنڈی ربخ مور یکصد کهنڈی ربخ صری سال چار صد کهنڈی
 دال اور بست ہزار کهنڈی دال مونگ دو صد کهنڈی عدس صد کهنڈی شکر سفید یکہزار
 و پانصد کهنڈی نبات سی صد کهنڈی نمک پانز دہ ہزار کهنڈی سپر شک پنچہزار کهنڈی
 پیازی صد و پنجاہ کهنڈی قد سیاہ یکہزار دس صد کهنڈی موجودات سلاح خانہ شمشیر
 سی صد تفسہ کہاٹا در صد آہنی ہفت صد سرچہ چار ہزار چوبہر دو ہزار پٹہ دو ہزار سپر
 یکہزار و سی صد چہرہ دو ہزار تیر چل ہزار بکر چار ہزار چلتہ مٹی پنچہزار خود چار ہزار تیر شش ہزار

حلقه کمان بست هزار اسبل و هزار سما سه هزار کردت پانصد بار دوت رکاب
 و دو لکه کهنه ی پالکی سواری سه هزار آفتاب گیسوی دوازده هزار و لو آب کشتی یک هزار و
 پانصد پنجه بنت هزار کهنه ی موم سینه ده هزار کهنه ی رال یک هزار کهنه ی گوله آهنی یک لک
 و ف نه صد نفاره یک هزار و دو صد شاخ یعنی ز سگکاشت هزار موجودات دواب اقبال
 پانصد زنجیر اسپان عراقی شش هزار اسپان ترکی هشت هزار اسپان دکن ده هزار -
 ادیان اسپ نه هزار اسپان مجنس بنت هزار بابو ده هزار ششتران سه هزار ماده کا و یک هزار
 جاموس پنجاه هزار کا و بیش پنجاه میش و گوسفند ده هزار زگا و ان پنجاه هزار اسپان حواله بار گیر
 پنجاه هزار فیل حواله جامه داران یکصد و بست و پنج زنجیر غلام و چلیه یک هزار کهنه ی ان ششصد و هشت
 قلعبات متعلقه از قدیم و جدید که بنظر سینه ها می گذرسته اینست راست گدّه دو کانه کرماله مدبر گدّه
 سینگ گدّه و دره بن گدّه سیس گدّه کویل گدّه الکاک گدّه الکائی سودا گدّه پر بل گدّه متهن گدّه
 بسنت گدّه الکبا گدّه بنا لار سال گدّه تیر گدّه نار این گدّه سور گدّه سارنگ گدّه کور که گدّه
 کلن گدّه کورنگ گدّه در و گدّه قلعه تانیه بار کا گدّه کوزنگ قلعه رکهای سورنگ گدّه بهیر گدّه
 کال گدّه جونت گدّه ماون گدّه میان گدّه سان گدّه بلونت گدّه ستاره خور دستار گدّه
 قلعه ماهولی کا و راسان گدّه مهند گدّه دیو گدّه قلعه موکری مولاکدّه اسپر گدّه بطف گدّه
 اوجب گدّه پال گدّه کلیان اردوت گدّه برسد گدّه دسال گدّه بهو پال گدّه نامی گدّه
 قلعه نامری کوعل گدّه موند گدّه تیب گدّه کشان گدّه رتن گدّه بر گدّه نینگ گدّه بی گدّه
 ویرال گدّه منوهر گدّه بهو دبر گدّه کنک گدّه راجندر گدّه راج دین گدّه من موهن گدّه قلعه
 گهویا لاو هر دی گدّه بر شش چندر گدّه جیون گدّه دندن گدّه چندن گدّه بیجا گدّه رام سین گدّه
 ستیا گدّه پکا گدّه قلعه اجیل مل بهار گدّه قلعه بهادی ماین گدّه متبر گدّه یکی درکن کور و با گدّه
 سبت گدّه بهار گدّه سه و گدّه قلعه تهنیری قلعه کور قلعه ملین قلعه ناری ویا کهر گدّه راجا
 کرن گدّه قلعه لو پانالا خور و جو پر پور قلعه سو بهاسویر گدّه دنگ گدّه بچر گدّه مروا گدّه بهیر گدّه

او سید را و تا گدازه تیس گدازه و چند رگدازه از آن گدازه مالو کهنده الوشت گدازه او با کر گدازه تر گدازه
 قلعه کاویل بهیم گدازه کبیرا گدازه پاندون گدازه چیتن گدازه سیدی درک قلعه کند و رسو درن
 درک مالون جیون کو تون قلعه مرخ بالا مار و نما گدازه قلعه کر بار کو تال اکول قلعه انویر
 ملک پور جالی سبت گدازه سند گدازه جادن گدازه چند رگدازه بهندار گدازه مدن گدازه قلعه
 قلعه کاکو سی مشکل گدازه سرام گدازه چیتن گدازه قلعه روان تبا قلعه کبیرا سیدی گدازه مرک گدازه
 قلعه ویشا پور پرتاب گدازه سبک گدازه قلعه ماکن کو تها گدازه قلعه کورنده قلعه رودر مال سبت
 قدیم سنگار گدازه قلعه درک کبیرا سیدی رتن گدازه و کر و قلعه کلیان قلعه کوسس قلعه سرام
 قلعه واهول قلعه راجپور کبیرا سیدی قلعه واهی قلعه چندیر قلعه جو ر قلعه خاندیس و غیره -
 چندری ویرول سا جرا کو جراجیر مانک گدازه چون سنبها جی بر این همه مالک و ثروت پورست
 یافت خیره سرتی پر نسبت بعالم گیر پادشاه بجال داشته اداها سے خارج آنگ
 بنظیر آورد و با وصف سرفرازی منصب که شش هزار می شش هزار سوار از پیشگاه شاه
 داشت قصد حضور نگردیدند بساط بوس ندر یافت و شاه نبراده محمد اکبر که از پدر بخی نموده
 بدکن رفت پناه داد لهذا پادشاه را استیصالش مرکوز خاطر بود و تار و زسه شیخ نظام
 آبادی ملقب بمقرب خان قابو یافته از کوراپور بر سر وقت سنبها جی که مع کبکس مشغول ^{لعب}
 و عیش لعب بود و تاخت آورد و مسافت چهل کرد و عتبه سر برید قطع نموده و جنگل با سے
 صعب المسالک و کتل با سے دشوار گذار نور دیده در رسید سنبها جی اطلا عیافته با جمعیت
 موجوده معده و ده مقابل شد جنگ سخت و پیوست قنارادر اول زد و خورد و التهاب
 نابره پیکار تیر سے کبک کس دیوانش رسید و بر زمین آید و دستگیرش کردند سنبها جی
 تاب ثبات در خود نیافته پناه بخو ط چار دیواری گرفت اطلا من ولد شیخ مذکور دیوار حصار
 قدم حرات پیش گذاشت بر آن بے بال و پیرا اسیر نمود آخر الامر حسب الطلب پادشاه
 بحضور آید و در حسب الحکم سلطانی کمال تادیب مع کب کس بقتل رساندند میگویند

و قتل شد بر دو کشور با دشت شاه رفتند زبان بخش لایق کشاد و بیچ از دشت گوی
 باقی نگذاشتند و تا که جان در قالب بود آنها را عجز از سر و معاینه نشد سر و اران سنهاجی -
 بر این ماجرا توقف یافته با خود اتفاق کردند و برادر کوچکش را در راه سری قایم مقام کرد
 شیوه و سر و زیاده از سابق گزیدند چنانچه از نواحی اسلامی دهم از جلد اول دثانی -
 مازا سنی پیرایه ایضاح می پوشد نظریه کلام اینکه عالم گیر بار شاه بعد قتل سنهاجی در
 اواخر عمر خود از فساد مرسته برآمده مصاحبت فرار داد این شرط که سر رسید از محصول
 ملکی - رویه بصفه سر دیسکی حصه مرسته مقرر شود چنانچه حسن خان عرف میر ملنگ را
 با اسناد سر دیسکی نزد سرداران مرسته فرستاد از آنجا که آنها را استدعای تفویض
 راجه ساهو پس سنهاجی که در قید عالم گیر بار شاه آمده بود و پادشاه نظر بصفه سن از
 قتلش گذشته به تربیت پرداخت و متصل خرگاه خاص در کشک داشت نمودند و پادشاه
 شاه عالم را با استقبال خواستند پادشاه نظر بوسواس بدعبدی آنها از ان اراده باز
 آمده میر ملنگ را پیش خود طلب داشت و فتح صلح نمود آخر در عهد شاه عالم سر صد ده
 سر دیسکی از حصه رعایا بمرسته مقرر شده سند حواله گردید و چون شاه عالم بعد فتح کاش
 بخش در ساله سحری یکپزار دیکصد و سبت و یک بر کاش بخش مظفر گشته معاودت بند و
 نمود صوبه داری دکن بایر الایمراد و الفقار خان مرحمت فرمود و او داود خان پنی را
 نیابت خود داده در دکن را گذاشت داود خان بامر مرسته موافقت تمام کرد و قرار داد
 که آنچه از ملک وصول شود سه حصه از سر کار بادشاهی باشد و چهارم حصه از مرسته سوا
 و سیم حصه سر دیسکی از حصه رعایا که بالامر گور شد اما سند حواله نشده بود که صحبت -
 محمد فرخ سیر بادشاه از سادات بارهه یعنی عبدالله خان و حسین علیخان که وزیر
 بخشی کل بودند برهم خورد و حسین علیخان بدکن آمد پادشاه در باب گوشمال حسین علیخان
 بسا سوراچه که ذوالفقار خان و ساقدار خود از تنید بآورد و بر راج دکن و سرکردگی

مرثیه با قایم نموده بود متواتر نوشت حسین علیخان این معنی را در یافته توسط محمد انور خان
 و شکر اجماعی لها بشرط عدم تاخت و تاراج ملک و عدم قطع طرق و لنگا داشتن پانزده هزار
 سوار در رکاب ناظم دکن صلح منعقد کرده موافقت تمام بهم رساند و اسناد چوتبه و
 سه و یکمیشش سو به دکن بهر خود با تنخواه کوکن و غیره ملکی که راج قدیمیش نامند
 حواله نمود و بالا جی بن بشو ناته از برابره کوکنی وکیل سا به راجه را با اتفاق شکر
 لها رسد کرده جمعیت پنجاه هزار سوار کرده همراه گردت و در اندک ایام هر دو را بعد
 غزل محمد فرخ سیر و اجلاس رفیع الدرجات رضت دکن داده تعین عالم علیخان نمون
 آدم بر احوال سا به راجه آن اقبال مند الی همراه پدر با سیر آمده در حضور
 عالم گیر بادشاه آمد منظر نظر بادشاه گشت بادشاه نظر کیم عمری او از سر خویش گذشت
 همت به تربیت او گذاشته متصل بارگاه عام در گلال باز فرود آورد و منصب هفت هزار
 هفت هزار سوار و خطاب راجه سرفراز فرموده و بعد پندس حسب التماس ذوالفقار خان
 تفویضش کردید و در همان نزدیکی انتقال پادشاه سردار آن بلند بخت بر چار بالاش
 راج نشسته سرور آن مرثیه و اسلام را با خود گردید و ساخت و به پیری عقل خدا داد
 کار و بار ریاست خود به بیست کس که آنها را داشت پرده مان یعنی بیست و زیر گویند
 سپرده بفکر شد و بر سندنش و نشاط و عیش و انبساط تکیه گزیده و فاشیه اعلا
 سلطنت بر دوش کشیده فراغت تمام گزید از آنجا که ستاره اقبال او در ترقی بود
 عموم انقلاب و اختلال سلطنت روز بروز در زمین گرفت اول حال عالم گیر بادشاه
 رخت لبر لای خاموشان کشید و ثانیاً پادشاه بنوده محمد اعظم شاه با کوکبه سلطنت و ارکان
 دولت از دکن سمت دارم خلافت و ملی شتافت و بابا بهادر شاه برادر خود که از لا بهور
 بقصد مقابله سیر سید در سواد جاموده گردیده الکر آباد تیر و آراسته گشته گردید و ثانیاً
 بهادر شاه بتالیف امرای دکن قدم در دکن گذاشته کاشمش باور دوی خود را

که رونق افزای حیدر آباد بود و در سواد قلمه گویا کند و جنگ کرده زخمی شده و سست گردید
و در همان اوان سینه دیگهی میشد و طسرسه ده رویه از حصه رعایا پادشاه محبت فرمود
را بجا امیرالامرازد و الفقار خان که مربی سامو راجه بود و صوبدار دکن شسته داود خان پشی
نائب گذاشت و داود خان را نظر بخواست رعایا و خود داری خاطر داری مرتبه مقدم شد
تا آنکه از تهمال بهادشاه رونمود و در برج مرج تمام در سلطنت راه یافت و در میان شاه و
وزیر با طعنه نفاق گسترده گردید حسین علیخان و در دکن آمد با داود خان جنگیده و
اورا گشت و با سامو راجه موافقت بهم رسانده و سند چهارم حصه محاصل ملکی سپرد و دیگهی بنا
بهر خود تسلیم نمود و فوجی از و همراه گرفت موافقت دوره نعلی موجب ترقی اقبال سامو راجه
شد و او بظاهر جمعی تمام در انتظام ملک پرداخت و خا و دکن از توجه عالم گیر بادشاه
برفت و در رب آمده بود و از سلطانان و زمینداران با اقتدار نامی نماد که خا را و در دل باشد
را به سامو ثقلیه ملک از صاحبان فوج و اختلال سلطنت اسلام بنا بر نفاق امیران غنیمت
دانسته بفرار غ خاطر قدم و پیش و کامرانی گذاشت و در هر به گنه و و نائب مستقل یک
مکاسد ار که تحصیل زر و چو ته بکند و دوم سرویس بکند که وجه رسوم آن محصول نماید مقرر کرد و اقربا
خود را تقویت تمام بخشید بر سوجی را بر ملک کرنا ملک و براه نامور کرد و دامابی کایو اژا
رفیق پخته بگجرات فرستاد کاهنوجی و دانهوجی و سیتاجی هر سه برادر از برادران هر سوجی
در حکومت حاکم گشتند و بر سوجی را دیباجی نام فرزند شد و از و رگهوجی متولد گردید و او
چهار پسر یادگار گذاشت جانوجی و سوجی و دیباجی و ساجی و ساجی اولین یعنی جانوجی بر حکومت
بر ارجلوه گزید و حاصل سامو راجه آورده حال فادانال زندگان با انصرام رسانید گویند
سخت زانی و حرام کار بود و هر عازن جمیل از رعایا و سپاهی می شنید بزر و زور طلبیده و
مباشته نموده سر میداد اکثر اوقات بنمایه کسانی که زن تشکیل می یافت خود رفته و از ثانی
بغض و عذر بد کرده شب و میانه روزی غیر یافت که سپاهی زن زیاده و دار و دار و دار

مختار به شام وصال فرستاد آری آن حضرت سست شهر خود را ازین اجرا اطلاع داد
 شهر پیش از اشاره کرد که بگر و حیل و رفیق و مدارات آنها در خانه طلب نماید و خود به شهرت سفر اسباب
 بر آورد و روزانه کوچ خود و شب بزمی میخانه آمده سوار می نشست تا آنکه ساجوراجه تنها با یک
 خدمتکار و دو حصه جوان چوکی وقت شب موافق و عده بخانه سپاهی آمد بسیار طعنه شربت
 گستر و جوانان را بر دروازه بجا نطق تاییم داشته خدمتکار را بطلب شراب و غیره و عده
 طبع فرستاد زن عفت آب موافق ایستاده شوهر ساجوراجه را از جامه های توت شراب
 مدبوش نموده شوهر را مطلع گردانید شوهر از کین گاه بدربسته دروازه خانه اندرون میفرست
 ساخته دست و پا می آن مخور بر پیمان بسته با ستون بند کرد و پاس نمک منظور داشت
 قتل نکرد اما کفچه رنگ را در مقعدش خلاصه دروغن زردی باقیله در کفچه انداخته چهل تن
 افرخت و آنرا همان دستور در خانه گذاشته از راه دیگر مع زن خود روان گشت -
 و مفقود الخبر گردید چو کیداران بگمانیکه راجه مشغول عیش اند بے فکر نگاهبانی آخر رسانیدند
 تا آنکه صبح شد و آفتاب طلعه نور آشکار ساخت چون دیر بسیار بطول آمد دید دروازه را
 اندرون آمدند و ساجوراجه را نیم جان گرفتار این حالت دیدند محقق در پاکی انداخته بخانه
 آوردند و در سراغ مرکب این حرکت شدند آخر از و نشانی یافتند و ساجوراجه از غیرت
 یا بالضم بکفچه در همان دوسه روز قضا کرد و رفقا در اخلاص این امر کوشیده بمنزل
 رسانیدند تاریخ وفاتش در ۶۳ هجری بکهنه و یکصد و شصت و سه هجری نوشته اند چون
 ساجوراجه لا ید بود رام راجه پسر راجا رام خلف سیوایی را بسرداری برگزیدند و
 دستاره که دارالاماره مرثیه است مسند نشین ساخته بند و بست آنجا بجهت خود آوردند
 چنانچه تا حال همان جا توالد و تناسل راجه های مذکور است و بر احوال تفصیلی اولاد ایشان
 اطلاع نیست مگر نام تونکے باقی و کامیابی پریان برسم ظاهراً خلعت و غیره از انجا مسلم
 چون انقضای دولت مرثیه از ساجوراجه شد در دگر دگر مرثیه که در ابتدا نوکر سیوایی

بودند و بعد از آن دامن دولت آصفیه بدست آوردند و نا حال اولاد آنها فرستادند و کشش از این خانه
 دارند بقلع می آریم تا نام آنها نیز بر صفحہ روزگار بطلیل احوال هر سه ثبت باشد **راج**
چندر سین جاو و پدرش دینا جی جاو و از سر داران معتبر سمرقانی منبها جی به واسطه
 بود و همواره با فوج بسیار بتاخت و تاراج ملک می پرداخت بعد وفات ساسوراجه بنوگری
 پادشاهی امتیاز یافته بهالکی و غیره محالات صوبه بیدر در اقطاع او مقرر گشت با چهار هزار سوار
 نوکری میکرد و در تعلقه پنج محله که در جاگیرش بود سه کمر و سه گشتنا بالائی کوچه قلعه فخر
 ساخته بچند رگده موسوم نموده آصفیاه مغفرت آتاپ پاس او بسیار میکرد و میگوند و سقته
 با جی را و با نواب مغفرت آتاپ بعد محاربه مصالحه شد و طایفه قرار داد و منجمله شرايط صلح -
 این هم بود که دینا جی جاو و سخنانه اش بهانه قدح منجم نماید نواب براسه پذیرا سکس این امر
 خود سخنانه و دینا جی جاو و تشریف برده اظهار با جی را و زبان آورد و دینا جی گفت نام برده
 از ادا نوکران این کس بود و گویا اتفاق نگردد که سخنانه اش رفته باشم نواب فرمود
 تشریف بردن آقایان سخنانه و ملازمان و کبیران موجب منتظر طسرداری نیست بلکه باعث افزایش
 آبرو و ملازمان خود است و ما این شیوه اکثر داریم و نوکران را می نوازیم اصحاب دینا
 جاو و بر طبق فرمود نواب سخنانه با جی را و رفت با جی را و چار کرده پیاده با استقبال شتافت
 کنج بالکی گرفته بهمانه ابر و تادیر دست بسته پیش او استاده ماند خوشامیله با جی را و که
 بر خود غلط نشد و زبانه تمکین دینا جی جاو و که متر لزل نگشت هرگاه نواب سخنانه با جی را و بتقریر
 ملاقات میرفت دینا جی جاو و همراه سواری بوده وقت فرود آمدن با جوق خود طرغ بر نیل منتظر
 قیام میداشت اما حاصل شش جری بکنز او و یکصد پنجاه و شش جری پس از فوت او پسرش راجه
 را بچند رجا سکس او قرار یافته منصب هفت هزار سه و خطاب به راجه سر اعتبار برافراشت -
 اما از نادرستی در خانه او را بیدار سپاه طلب خواه بود و علی ملامت جنگ بنا بر بی رغبتی
 او اکثر مالش بعبط درآمد و باز بتقریب بحال شد گاهی بنوگری میرسید و گاهی تغافل

میکرد در ایام ولیعهدی نظام الدوله آصفیه که شکر اسلام در ملک مرشد درآمد نمود و
 هر روز ستیزه آویز بود با آنها در سائت شبیه با جمعی برخاسته روت چون متلون مزاج بود
 و قبادت فیهی اهلان داشت پیش آنها هم ساقط الا اعتبار گشته بعد چند س در دولت آباد محبوس
 گردید و بواسطت بعضی از انجمنهای یافته بعد صفح جرایم مداومت گویان پیش نظام الدوله آصفیه
 آمد و بحالی منصب و جایگزین دستور سابق مورد عطف شد چون آخر با اندوخته کفایت مناسب
 سرزده الطینان از میان رفت آصفیه او را نظر بند فرموده در قلعه گول کنده محبوس ساخت
 در انجا در گذشت و پسر از و باقی مانده بجایگزین قلیل از محلات ارثی بسر می بردند آنهم در گذشتند
 حالانام و نشان از آنها یافته نمی شود **راجہ سلطان جی** از قوم مرشد ملقب به بنالکر
 بجای نایک نیر انگ پال که از اعظم زمینداران دکن است ابتدا بنو کرمی راجہ ساہو
 می پرداخت و بپسرش کرے او معروف بود در علی نظام الملک آصف جاہ امتیاز برگرفته بمنصب
 رفعت هزار می و بتولداری سرکار بیژر و از بعضی محلات سرکار فتح آباد صو نجبه بنیاد
 در بگنه حویلی پاتهری صوبه غر اتر بد بند گردید با سه هزار سوار نوکری میکرد و ساله که نواب
 مذکور بر حمت حق پیوست بفاصله چند ماه سال هزار و یکصد و شصت و یک هجری او هم فوت نمود
 پس از ان ناصر جنگ شهید در ایامی که عزیمت پہلی جوی نموده قریب سکنش رسید بنونست
 پسر او با فوج خوب برآمده در کنار شکر اسلام خیمه زد ناصر جنگ مراعات سرداری او نموده
 اول برسم نعلیت بنزل گاه او شتافت و بیانتن منصب و خطاب ارثی و تقریر محلات پدر
 در جایگزین شدن آرزوئی او سر نیز شد در علی صلابت جنگ لفظ و میراج برنام او افزود
 در سنه هجری هزار و یکصد و شصت و دو کسرے بنیینی سر او شد پسر صغیرے که از و مانده بود
 جائے او سرداری چهره برافروخت اما چون پائے دیرینه در میان نبودند و بست محلات
 و رسیدن بنو کرمی هیچ صورت زیست لهذا بعد یک دو سال قلیله از جایگزین رو گذاشته باقی
 بقبط درآمد چون پسر مذکور که بیت را و نام داشت قریب بشاب رسید محلات دیگر از و

بمطابق عید شد تا سوری انداخت و در جنگ به هم پیوستی با تو من مزبور معدود تر و دانت شایسته
 گردید اگر چه در انصاف قریب به نامی مقتدر شدن از بنام نامسم و به هم افتاد سال مزبور
 و بنفعا و خوشی بگری بدر عدم ششماقت پس کلا نش را بویعدنت که آثار رشادت از چهره
 لایح بود و در حین حیات او در گذشت الحال پس کواچش مهاباد و در او رنجهای پس بویعدنت
 مزبور بطریق ارشاد بجا گیر او کامیاب گشت بنو کروی سرکاری می پردازند را و رنجهای که
 جوانی است فوشه و جوانمرد با محبت و دلش درین ایام که خزان سرداران قدیمی است
 آید و بویعدنت دیگر دارد چون بتقریب تسوید این اوراق تحقیقات قوم بخارا که رسد رسان
 بلا و عساکر است اتفاق افتاد و نظریه سازگی سخن اینجا میطر از ده که غالی از معلومات نیست -
 قوم بخارا را این گروه را و فریق است یکی را بهوکی و دودین را بهر تیا گرسند بهوکی است
 بهشت پادشاهی ششم دار و دهر قس صاحب گادان بسیار داین قوم در آفاق گروی و آذوقه
 دستانی بلاد و مسکن بهر سمت که قصد نماید بے نظیر است و سوائے آنها کسی متکفل این امر
 نمی شود و بموجب قول سه دار قوت آمد و شد و فراموشی گادان دارند و بهر فریق صاحب طبل
 نشان و علم و زبان اینها نیز صاحب سلاح می باشند و فرودگاه و بود و باش اینها را
 مکان معین نسبت زن و فرزند و سامان خانه واری همراه دارند و شبانه در بادیه فی و دق
 آب و کاه ویده فرود می آیند و سواش از جانوران درنده و در بنزن و دزدندارند و گاو و اینها
 شمشیر نایب نمیکند گویند از قوت سحر دبان شیر دافنی و دست دزد و در بنزن بند سازند بلکه
 زنگوله کردن گاو که مقدم گادان دیگری باشند از سحر تعبیه کنند که هر جا صدائے آن
 میرسد دبان موزیات بند میشود و فریق دیگری که با سسم بهر تیه است اگر چه تمام شیوه مذکور
 دارد و اقسام آنها پنجاه و دو پادشاه و بجز شمع مخصوص خود بکاک و در دست نمی بردند
 در انواع اورنگ آباد و بونه و غیره فریق بهر تیه سایر و دایره از مالوا و کوکن و خاندیس و
 نواح دیگر غله رسان و فریق بهر تیه در صوبه حیدر آباد تا ضلع ناگپور و پراژ و کنار کشنا

نکاح می نمایند نام سردار قوم بهوگیا بهنگلی جنگلی است و نام سردار قوم بهرتیا لچهن اگرچه
 اینها در سلف گذشته اند اما در اولاد آنها سر که پیدا میشود تازه ساز تمام اجداد خود است
 و شماره گاهان اینها بر وقت تا لکوک میرسد و ساز دعت نیما بین سر و قوم بنا بر ضلع نورجیا
 بابرک مرحوم قومیت دست میدهد و عند الفتر دست سحر کین باشکرم می شوند و جنگ می کنند
 چنانچه که نواب آصف جاه ثانی متصل و بارور در بر و مرید فی مملکت مغلوب گردیدند و مرید
 خواستند خود را تا نیل خاصه رسانند بخار با سر بهنگلی گاهان خود را که قریب پنج هزار گاو
 پراکنار بود گرد پیش نیل خاصه کرده حصاری بنصب نمود و چپ قلش مردانه بعل آورد
 که رسائی نوج مرید تا نیل نشد و نیما بین سر و فرقی شادی کتختائی میشود اما رسم که خدائی
 طرف دارند که هر کس خواست زوجه داشته باشد تن تنها در جوق فرقی هم چشم برود و خود
 خواستگار رسد نماید آنها او را مانند جان داشته بسر انجام شادی پرداخته و ادنی موافق مقدر
 داده رخصت سازند بعد از آن او ممتاز است که در قوم خود رسیده ضیافت قوم کند اما
 صاحبان دختر شریک ادنی باشند و مادر پدر شوهر شادی فرزند خود نمی بیند زمان سر و
 قوم زیور سنگین از بنج در پاد دست دارند و جوژه عاج از پنجه تا نیل می پوشند بلکه دختر
 نو که خدا بگوشه سحر چند تا چوزه آویزان سازند معنی لفظ بهوگیا موافق قیاس بد و وجه
 معلوم میشود و یک اینکه بهو یعنی زمین است و گیا یعنی کنده کردن یعنی تمام زمین را طے
 می کند دوم اینکه بهو گیا لفظ مرکب یعنی گرسنه است یعنی از گرسنگی جاها سیر و د معنی
 بهرتیا اینکه بار کنده است احوال سطر چند در احوال **رفقا سیواجی بهوسله**
 می طراز که سرداران قدیم این فریق در ابتدا دهنابی جاد و دهنابی کهور پڑه است -
 که همواره نوج کشی با سیر دند و بناخت و تاراج ملک می پرداختند احوال اولین بالا ^{مستقل}
 ذکر یافت دومین را که علم نخوت می افراخت پس از را با سپه سبها بگفته زوجه او که بتونک
 سپه خور د سال خود کار فرما بود دهنابی و غیره کشتند پسرش را نو کهور پڑه چند سیاحت

بجائے پدر می پرداخت و از دهم نامور تر گردید و اولاد و اقوام هر یکی در دکن موجود و یکی
از سرداران مذکور و بهارویه اند که در ملک گجرات در آمد کرده اکثر صوبه مذکور را بتصرف
آورده و دیگر از سرداران رگهوجی بهوسله است که باراجه مذکور نسبت بهم قومی نیز داشت
صوبه برامشعلق باد بود و ملک دیوگنده و چاندا نیز بدست آورده از راه گنگ بملک بنگاله
رفت و غیوض چوتبه آنجا صوبه او بیسه گرفت بعد فوت او بجانوجی پسر کلانش بجائے او
چون فوت نمود چند سالی میان برادرانش نزاع بود آخر برمودهوجی بن رگهوجی مغر گشت
و او سند نعلقه بنام پسر خود رگهوجی حاصل کرد دیگر از همرازان او مرار را و کهورا و رده است
که نعلقه دار سردار غیره محلات صوبه بیجا پور بود و نامی بسمر کردگی بر آورد و قلعہ کیتی و غیره محلات
بسیارے در تصرف داشت حیدر علیخان مطابق سنه هزار و صد و نودم در قلعہ مذکور محصور
نموده دستگیر ساخت و در قید او بعدم خانه نهاد و سرداران جزا از اندازه تحریر بیرون -
منفی نماند که از تازیان سریشی تا احوال ساهو راجه ترجمه نموده شد و بعد از آن و رسته چند مشر
بر احوال سرداران که از راقم بطور ربط مودسته داشتند و ملاقاتها بنیامین می شد تا اینجا
از خود گذارش یافت حالانته احوال بنا بر تسمیم کلام برسم اجمال می نگاریم زیرا که کیفیت
تفصیلی این گروه در تواریخ اسلامی مثل تازیان خانیان و خزانه عامره و ماثر آصفی که از تالیف
محرر است بشرح و بسط تمام مندرج و بعضی سوانح که بعد اتمام کتاب مذکور بدریافت رسید
نیز شمه بنوک قلم می آرم -

آغاز کیفیت مداخلت براهمه کوکنی در دولت مرهٹہ
بهوسله و برکنار گذاشتن آنها را فقط بنام کوکنی

ناقلان صادق القول می آید که بالاجی بن بشنا تبه که نامش در احوال ساهو راجه ذکر یافت

اول حال در ملازمان دهباجی جادو سبناپی سحر طرد بر د چون جوهر لیاقت و کار دانی و آ
 ی شد می بهر سائده قدم در سوال جواب امور غیبیه گذاشت و از طرف راجه ساهو بهیسته و کاست
 و خدمت امیر الامرا شیخ علیخان پیوست و وقتیکه امیر الامرا عالم علیخان برادرزاده خود را
 بصوبه باری دکن گذاشته حسب الطلبه عبدالعزیز خان قصد شاهیجهان آبا و کردو بالاجی مذکور
 بسد کردگی پنجاه هزار سوار متعینه بجزای امیر الامرا اگر بدی را و پیشش که بلند طالع -
 صاحب اقبال بود اکثر همراه دهباجی جادو بکنو رسا ساهو راجه آمد و شد میداشت و مورد
 خطابات و معذرت و دات میگرفت و درین ایام اخراج متعینه شاه جهان آباد که بسد کردگی
 بالاجی دهنده بود و با اتفاق سکرای میبار که از پیشگاه امیر الامرا صاحب اختیار دکن شده
 مراجعت بدکن نموده تعیین عالم علیخان کردید عالم علیخان را غیر از نام ننماید و حکم حکم بالاجی
 بشنا ته و شنکر ای میبار شد تا آنکه صوبه داری مالوه از پیشگاه فردوس آرام گاه محمد شاه
 بگذر دهر بها در که از قوم ناگر بود و مفر گشت و او در سینه بکهر از و بکشد و سی نه بگری آمده و
 گردید راجه ساهو با می را و راجه ساهو همراه داده با لوه فرستاد و او بر گرد دهر بها در مظفر گردید
 گرد دهر بها در جنگ کرده مقتول شد با می را و سالم و فاعلم خود را پیش راجه ساهو راند چون
 از و درین فیم تر و دسے شایسته بپنهور رسید و او در مشمول عواطف راجه گشت درین اثناء
 سدی پت نانی سر کرده هشت کس پردهان وفات یافت راجه ساهو با می را و را اهل
 دیده خدمت سری پت متونی با و فرمود و بنایت سکه کنار سرفرازی بخشیده و منصب پنوا
 و سرشکلی هشت پردهان نواخت چون او از قوم براسمه کوکنی بود و درجن را در زبان بند
 پندت گویند به پندت پردهان شهرت گرفت سکه کنار مبارت است ازینکه مهر وزارت را
 در کیسه پارچه داشته بر گوشه رومال بسته بر کنار گذارد و کسی را که سرفراز میفرمایند
 عنایت میکند تا بجای قلم دان وزارت باشد امی حاصل با می را و بر این خدمت عظمی
 سرفراز گشته کلاه گوشه افتخار بر فلک رساند و چا می را و در خور داونیز بدرجه امارت رسید

هر دو برادر در تنظام ممالک بجان کوشیدند و در افتاح قلعات و رفت و روب
 خاشاک خسته و فساد و اجبارت و جلادت دادند از آنجا که نیراقبال بر اوج بود
 هر جا که رومی آوردند فتح و دولت استقبال نمی نمود و بجز نیکنامی و ظرایف حاصل
 نمی شد - باجی را و دکن را از سفیده پاک ساخته و بانتظام واقعی پرداخته با هشتاد
 هزار سوار و توپخانه آتشبار و پیاده هاسته بسیار باتفاق باجی برادر جانب بندستان
 رخت کشید اول نواح او جین را دستخوش غارت نمود و بر صوبه مالوا متصرف گشته
 از پیشگاه خلافت مظفر خان بهادر برادر امیر الامرا مصمصام الدوله مامور بمقابله و تنبیه
 شده تا بسروج رسید - باجی را و مصلحت در جنگ ندیده عطف عنان جانب دکن
 نمود و باز در سال یک هزار و یکصد و چهل و هفت هجری قاصد بند و ستان گشت
 قمر الدین خان وزیر امیر الامرا از حضور بادشاه بتادیب او تعین گشته سی و هفت
 مفاصله فیما بین گذاراشته در ملک مالوا درآمدند - باجی را و نیز بمقابله هر دو امیر کبیر
 و جوق کرد یکی را بسرداری پیلجی جادو بمقابله وزیر الممالک فرستاده چهار بار
 جنگ واقع شد و جوق و بیکر را بسرداری پیلجی در مقابل امیر الامرا گماشت - امیر
 بزرگم اعتماد الدوله طرح صلح انداخت و بعد صلح هر دو امیر عالیشان معاودت نمودند
 داخل دار الخلافت شدند و بعد یکسال امیر الامرا موافق درخواست راجپوتانگی سواد
 سند صوبه واری مالوه و گجرات از پیشگاه بادشاه بنام باجی را و فرستاده مرز
 احسان خود ساخت - باجی را و از بند و بست صوبه هاسته مذکور معز و غی شده
 بعد تا راجی راج بند اور پیلجی را حکم کرد که در انتر سید که ملکیت ما بین گنگ
 جمنارفته شورش اندازد و از دریای جمنار گذشته با برهان الملک که متصل
 اکبر آباد نجیم دار و آویند - چون فریقین مقابل شدند بحسب اتفاق شکست
 بر لشکر مرهط افتاد و پیلجی گرنیخته بحالت تباه باجی را و پیوست باجی را و

در ششم آمده بگو چه بایست متواتر بر رسم یلغار در شبانه روزی مسافت هفتاد کرده
طی کرد و میلۀ کالکا که هفت کرده تپلی مجتمع بود بتاراج آورد. قریب بود که بر ساکنان
شهر دست اندازد بارے امرای بادشاہی توفیق مدافعت یافتہ کوشنگ
نواختند و نبرد مردانہ گرفتند و سہ ہزار آدم بکار رقص بسمل نمودند۔ باجی
عنان معاودت همان زمان تافت و از روسائے ہند ہر کس را کہ مغلوب شد
بار اطاعت و مالگزاری بصیغہ چوتہ وہی برگردنش گزارشت بعد از آنکہ آبادی پونہ
بفرودجود باجی را و زینت بخش جهان شد۔ ایلیچیان راہہ چنگہ سوای والی جے پور
پیش باجی را و رسیدہ طالب معاونت گشتند و ادائے مبلغ وجہ نعلبنی کہ
عبارت از خرچ روز مرہ سپاہ باشد بر ذمہ خود قبول کردند۔ بنا بران باجی را و
کہ بسمریت پیشوا مخاطب شدہ بود را نوجی سیندیہ را کہ خاک برداشتہ او بود۔
مع ملہار را و ہولکر را و اوداجی پنوار بغوجی شایستہ و جارا ما ذون ساخت و آہنا با
در ملک را چوتہ رسیدہ رسم امداد بمل آورند۔ ہمین کہ خرخش راہہ نجت سنگ
را تھور کہ مصدر اینہمہ شورش و فساد شدہ رفع گشت و عیانستہ برخاستہ نشست
سپاہ دکن قصد مراجعت داشت کہ ستر سال مر زبان چہتر پور کہ دران سال مچرخا
نیکش بر طبق حکم اقدس در پے تخریب او شدہ در استیصال می کوشید بلقی
گردید۔ فوج دکن بچاکی تمام متوجہ آن سمت شد و بوضع محمولی خود از بند کرد
رسد لشکریان و تاخت و تالیج خانم زکور را عاجز و زبون کردند و نوعی تنگ گرفتند
کہ آن سردار عمدہ سرکن پرکن عنان معاودت بدبار خود پیچید۔ راہہ سرداران فوج
را مبلغے گرانمند دادہ شاد کام مرض کرد۔ چون آہنا پیش باجی را و رسید
باجی را و در جلد و سے این ترددات ہو لکر را اندوز و را نوجی را اوجین داد۔ دین
اشنا خبر رسید کہ نواب نظام الملک آصفیہ از پیشگاہ خلافت سند صوبہ دارمی

حاصل کرده میرسد بنا برین بابی را و از مقر خود کوچیده بر بهوپال علم زد و در آنجا تلافی
 معسرین روداد سرگرم جنگ و جدال بودند و هنوز یکسوی لشکر بود که هنگامه آمد آمد شد
 در هندوستان گرم گردید. نواب باباجی را و مصالح نمود و ناصر جنگ خلف خود را در
 اوزنگ آباد نائب گذشته خود بجناح استیصال جانب شاهیجهان آباد مشرف
 باباجی را و بعد رفع محمله نادر شاه پهلوی اسلام ضعیف دیده بان ناصر جنگ آویزش بنیاد نهاد
 و جمعیت پنجاه هزار سوار چهار در ظاهر بلده اوزنگ آباد پایسته نمود ناصر جنگ ده هزار
 سوار مقابل شد و بتأیید الهی در جنگ غالب آمده اراده تاخت پونه کرد لا علاج
 باباجی را و بصلح پرداخته ملاقات و آید و سرکار هندیه جاگیر یافت بمالوه
 راهی گشت و در سال یک هزار و یکصد و پنجاه و سوم هجری برکنار نرید اغریق سحر گشت
 بالاجی را و ولد بزرگش که نانا لقب داشت مسند نشین ایالت پدر گردید.

تسلط بالاجی او پسر باباجی او ابن بالاجی بن شنا تهمذکور

چون منصب پناست پردهانی بعد انتقال پدر سیالاجی را و قرار یافت و از پیشگاه راجه
 سا بهو بطلی خلعت پیشوای معزز و مهابی شد چهاجمی عم خود را بدستور و امن
 جد و آبا مسلم داشته قوانین راج رازیب و زمینت بخشید و در رضائیه خلق
 و امنیت و آسودگی خلایق کوشیده قدم متین تر از پدر گذاشت و در سالیکه
 آصفجاه از حضور رسیده رونق افزائی بر بهانپور بود و شرف ملازمت میافست
 رخصت مالوه گرفت و آصفجاه راتق و فاتق صوبجات دکن گشت و تا ایام حیات
 نواب موصوف که هشت سال بود از راجه سا بهو نقشه جنگ و صلح کجدار مرز ماند
 و بعد وفات نواب پسرش ناصر جنگ قریب دو نیم سال مصالحه بجال داشت
 چون ناصر جنگ جانب آرکات شهید شد و راجه سا بهو هم در همان سنه کشته شد

یکصد و شصت و سه هجری رو بختم عدم نهادن نظر برینکه او را فرزند نبود ارکانان
 دولت راجه رام رفته که بالا ذکر یافت جانشین ساختن چون نصیبه کامل و
 بهره وانی از ریاست و سه داری نداشت سرانجام تمامی تهاجم و انجلاج مرام
 طبقه انام را در قبضه امرای عظام گذاشته خود را وجود معطل پنداشت در غایت
 مقدمه بالاجی را و بیشتر از پیشتر رونق و بهار دیگر گرفت و آنچه بود و بالاشد بمزید گیا
 و رسائی نعم و فراست و و انامی مرجع کل گشت تا آنکه قلعه ستاره براس بود و باش
 راجه که غیر از نام و لمبر بردن اختیار نداشت مقبره شد و پونه را که از انجا سه منزل واقع
 است مستقر دولت خود تجویز کرد و خرابیه های خانه فجاءه بحدت نواب شهبان
 دید و بر او رنگ آباد لشکر کشید و از رکن الدوله ناظم آنجا پانزده لک روپیہ پیشکش
 گرفت و برگشت از سوات سال یک هزار و یکصد و شصت و چهار هجری آنست که چون
 از اقطاع هندوستان در عهد سلطنت احمد شاه منصور علیخان صفدر جنگ بر سر احمد خان
 و غیره لشکر کشی نمود و وزیر جنگ و جدل با هر گرو مستعمل گردید افغانان با و صف جمعیت
 قلیل دست از جان شسته تیغ و دودستی زدند و در اول محاربه غالب آمده اگر چه نول را
 نائب صوبه را که در تهور و فراست و عدل و ریاست مستثنائے وقت بود بجان گشتند
 اما در جنگ دویم که وزیر الممالک صفدر جنگ خود مقابله کرد شکست درست خورد و از و داد
 این صورت وزیر تدبیر کرد که فرج از دکن طلبیده دما از روزگار این مردم باید بر
 چنانچه راجه جنگل کشور و راجه لچمی نراین و کلائے خود را فرستاد بالاجی را و جی آپا پس
 را و جی سندیپ را بعطائے زرین بپاکه که مرتبه عالی است معزز نموده مع مله
 به لک و افواج و افر خصلت ساخت سرداران مذکور قطع مراحل و طے منازل نموده از
 صفدر جنگ ملاقی شدند و سی و پنجاهار روپیہ و سیه سرداران مذکور مقرر گردید و اولاً
 و کنیان از دریائے جمن عبور کرده شادانان افغان را که از طرف احمد خان فوجدار

کول جالبیسر بود ناگهاسی ریخت نموده نیز کمیت دادند و بسیاری قوم افغانه را شسته
 و دستگیر ساخته غنائیم فرایان بدست آوردند و تمام ملک را تاخت و تاراج نموده
 اموال کوچک گرفتند و تا فرخ آباد و میو و غیره پایمال سمندر حوادث و نکال نمودند
 بعد از آن هر پش با اتفاق وزیر و سوارجل جات دفعات نزار بات و عقاید بهما
 مردانه کردند و هم احمد خان و سوار الله خان و غنیه بجای خود دوم از مساجد است
 زده حتمی المقدور در امور جنگ قصد زکری و ناسکین آخر کار جماعه افغانه از کثرت
 اعدا طاقت مقاومت در خود نیافته شکست فاحش خوردند و در کوه کما یون خرید
 محصور شدند حتمی که در استجاب ب مخالفت آب و هوا و نبودن سرانجام غنا
 هزار ها مردم راه عدم گرفتند چون عرصه جنگ بدر ازمی انجامید و همیشه
 میسم برسات در ملک افغانه بطور چهاولی گذرانید و زیر سرداران دکن با
 در جلد و کس اینهمه محنت کشی با و جانفشانیها ملکی از حدود کویل و جالبیسر و میو و
 فرخ آباد و کوه بهان آباد محنت ساخت - احمد خان چار و ناچار تن به تنایست
 بوسیله جی آبا و هو لکر بمصالحات پرداخت وزیر الممالک فرخ آباد و میو و غیره
 ملک شانزده لک روپیہ با احمد خان و او قبول کرده باقی را بصیغه مالگزاری
 سیر و نعل بندی از آن بمرهطه مقرر نموده معاودت بصوبه خود کرد بعد از آن
 در سال یک هزار و یکصد و هفتاد و بالاجی را و جمعی کثیر فراهم نموده بعزم پیکار در لول
 اورنگ آباد رسید آصفجاه ثانی ادا الله اقباله که حال او در دکن رونق افزا انداخته
 آمده با سسی کر و پیله از جائی خود پیشتر رفت آخر الامر ملک بست و هفت لک روپیہ
 بطریق جاگیر تراضی نموده صلح کرد گویند در آن آوان را و رسم امرا یان هندوستان
 از حین و خباثت طینت چنان مقرر شده بود که هرگاه مہم صعب در پیش می آمد یا
 مشکلی واقع می شد از نبودن حوصله و عدم سرانجام مہام مشکلی خود را هیچ کاره

میدانستند و اقرار بجزایات و مردانگی سرداران دکن نموده التجامی آوردند و رونق کار خود باستمداد آنها می جستند چنانچه عماد الملک غازی الدینخان بنیره آصفجاه مرحوم بنا بر ناخوشی نجیب الدوله عالمگیر ثانی رگھنا تھرا و برادر اعیانی بالاجی را و ملہار را و ہولکر را در سلسلہ یکہزار و یکصد و ہفتاد و یک بمبالغہ و ببلغ مبالغ طلب داشتہ دور شاہجہان آباد را فرو گرفت و عالم گیر ثانی و نجیب الدولہ در قلعہ محصور شدند چنانچہ یکماہ و پانزدہ روز جنگ توپ و تفنگ شروع ماند آخر ملہار را واسطہ صلح گشتہ نجیب الدولہ را کہ از ورثوت خوبے یافتہ بود بجزیرت و آب و تنہا اسباب و اشیائے او از قلعہ بر آوردہ نزد یک خیمہ خود فرود آورد و صبح آن سہارنویں وغیرہ ملک متعلقہ اش کہ آنروزے جمنا بود رخصت نمود بعد از ان عماد الملک با پادشاہ انچہ کرد بر کتابہ روزگار ثبت است چون سدا شیورا و عرف بہاؤ و عم زادہ بالاجی را و سلطنت ہند را ذلیل دید قلعہ احمد نگر بسازش و ساختگی قلعدار بادشاہی در قبضہ تصرف خود آورد و بالواب صلابت جنگ و آصفجاہ ثانی نیز ہا نمودہ ملک شصت لک روپیہ برسم جاگیر از قبیل پرگنات اورنگ آباد و صوہ ہیدر و بیجاپور و قلعہ دولت آباد و قلعہ آسیر و قلعہ بیجاپور در قبضہ تصرف خود آورد و قدر قلیلے کہ در تصرف نواب ہائے مذکور بسرایت ضابطہ چوتہہ آنها ماند این احوال در خزانہ عامرہ و تاریخ ماثر اصفی بتفصیل مرقوم است ۔

فوج کشی عماد الملک با اتفاق ہولکر و جی اپاہا ملک جاٹ

بنا بر ربط سخن سطرے چند تقلم می آید کہ چون عماد الملک غازی الدینخان افواج مرہٹہ یعنی جی اپارا از ناگور و ملہار را و از مالوہ برائے انتظام سلطنت ہند طلبہ خواست کہ اول ہم سورجل جاٹ کہ باستظہار گڈہ ہائے محکم و مکا ہنائے

استوار باد نخت و پندار در سردار و فیصل و دهر با وصف بودن انبوه کشتی و
 جم غفیر ریخته های مذکور را طلب نموده آنها را در رکاب عزیمت نهادند و از میان
 و راه های سر راه باج و خراج خاطر خواه گرفتند بجهت تمام فائز منزل مقصود شدند
 عماد الملک دوسه کوچ از شاهجهان آباد نموده انتظار می کشید رسیدن آن فوج
 دریا موج مساعدت وقت دانسته خوشدل گردید - سرداران را پیشوا فرستاد
 و هنگام ملاقات از فیصل اسب و کشتی های پارچه پوشاکی و خوانچه جوهر انچه شالیه
 ولایت باشد برسم تواضع در پیش نهاد - آخر الامر بصلاح و مشوره با هم عزم پیشتر
 نمودند و بتاخت و خرابی های ملک جاٹ پرداختند - سو رحل که در اصل قدرت
 مقابل شدن افولج گران که از کران تا کران دایره سائر بود در میدان نداشت
 مقدور صرف کشتی نیافتند در کینر که یکے از گداه های جاٹ مذکور است
 خزید و پناه بجای دیوار آن حصار برده هنگامه آراے جنگ توپ و تفنگ گردید
 از دود باروت آسمان و زمین تیره و تاریک بود و صدای توپ سامعه رعد را
 گرونا شنوا می نمود - دلاوران نصرت مند بترتیب مورچال پرداخته گداه را
 مرکز و احاطه نمودند و هر روز مراتب دلیری و دست برداری بوقوع می آوردند
 مع هذا روزی جی اپاکه فی الجمله خداترس بود بمقتضای رافت جلی در خلوت
 به مله بار او هو لکیر گفت که فی الحقیقت ما را از خراج و استیصال جاٹ هیچ ^{مطلب}
 نیست و از بر باد شدن اینان مدعا متصور نه پس چه ضرور که سپاهیان خود را
 بکشتن و بیم و عبت عبت نشانه توپ و تفنگ سازیم مناسب آنست که طرفین را
 راضی نموده بوساطت خود طرح صلح اندازیم - مله بار او محض بجهالت و خود پسندی
 از انقبال این حرف سر باز زد و مطلق پسند نکرد و حتی که صحبت یکدیگر منجر
 بنا خوشی گشت و غبارے بردمان خاطر بالشت - فاما حق تعالی هو لکر را تعجب

خود پسندی فی القدر داد یعنی فرزند رستشیدش که پند و جی نام در بهمان معرکه
 بضرر بنگ که کشیده افتاد - ماها را او چه از غم پسرو چه از ندامت نشیندن سخن
 معذرت همه بهیرو بنگاه و لشکر خود کوچ نموده آن روسے جتنا رفت و حسب الایام
 عباد الملک اردوسے حضرت خدیو گنجهان احمد شاه بادشاه را که متصل سکندره
 روانی افرا بود بغارت آورد و بعد از آن جی اپا در میان آمده انفصال معامله از جا
 نمود و ز رختی کار سازی یافت - عباد الملک عازم شاه بهمان آباد شد و جی اپا
 رخ عزیمت سمت نارنول کرد چون آنجا فرستہ قرار گرفت در ملک ماڑ و اڑقین
 رام سنگ و بکسینگ گرد فساد و شورش برخاست رام سنگ خود را بیدخل دیدہ
 مستمان را بحضور سرزمین پیشوا یعنی بالاجی را و فرستاده ملتجی استعانت
 شد و درخواست کمک و مدد کرد - بالاجی را و جی اپا را که مراتب کار دانی و سجا
 و جانفشانی اویقین خاطر شد بود همه وجوہ مالک و مختار فرمودہ بنا بر معات
 رام سنگ و ہم برے تحصیل زر چوتہ کہ را جہاے آن ضلع در ادائے انبتال
 داشتند نوشتہ فرستاد جی اپا با سپاہ فراوان کوچیدہ بتاخت و تاراج ملک
 راجپوتیہ پرداخت و آبادیہا را بفرسختنہا بشعلہ غضب سوخت و نائرہ دود آہ
 در کانون سپند ہر ذمی حیات افروخت - ہر چند راجپوتان در مقابل جانستانی
 ثابت قدم بودہ عاگر نختن بر خود روانی نمودند و در دادن جان عزیز بسیج
 تمیز نمی کردند - لیکن از دوا دوی مردم دکہنی کہ جنگ در گریز دارند و مانند برق
 بجای قرار نمیگیرند نہایت عاجز و حیران شدہ در ناگور و جو و ہیور کہ مستقر
 ریاست راجہ بکسینگ بود مجتمع گشتند و مربوطہ ہا از ہر چار طرف بخاصہ پڑا
 خلقے را در شکنجہ اذیت کشیدند حتہ کہ از بند شدن رسد تسخیر قافیہ سنگ
 شد کہ غلہ نرخ جان شیرین بہرسانید و گاہ در ہیچ گاہ میسر نمی شد -

فرد - مردم چو بشهر در خزیدند - از قحط و وبا بجان رسیدند - چون
 عرصه یکسال باین نوبت گذشت راجه روزی در مجلس خود نشسته گفت
 که اے وای از راجپوتان کسی نیست و نه مانا که با نصرا این مهم پردازد و کارهای
 تمام سازد - از شنیدن این سخن جاما جاٹ و مہناجی را که گرگ کهنه بودند
 عرق شجاعت بحرکت آمد و از بس تهور بر زبان آوردند که اگر ما را حکم شود
 سرگرم جان نثاری شویم - راجه کمال مخطوط شد و بچای جاگیر و نفی
 خوش نموده فرمان داد - نامبرده رخصت شده بتقریب سوال و جواب
 معاملات بدربارجی آفاقتند و بتقریب سرپا ترویر پیش آمده هنگامه چربانی
 گرم ساختند - از آنجا که اراده آنها نوع دیگر بود و از دل تا زبان یکمروئے
 نداشتند عرض کردند که ما را سخنی در خلوت گفتنی است جی آپا ساده لوح
 شجاع و مغرور زور بود و چون رویا اہل دکن برہنہ تن بہ چوکی نشسته سخن
 می نمود بملازمان خود تقید کرد کہ ہمہ دور شوند و کسے گرد و پیش و نزدیک
 بمانباید - ہر گاہ عرصہ از مردم اعتمادے خالی شد و غیر از آپا و این دو شخص
 دیگر نماز حرفے در گوش گفتند کہ بچی سنگہ را ہم دادن قدرے ملک از
 حضور منظور است یا نہ آپا گفت کہ در حق موکل شما ہمین اولے است
 کہ اولاً تمام ملک را بگذار و بعد از ان از رام سنگہ گفتہ ہر قدر ملکی کہ
 کہ پدرش در تصرف داشت خواہم دہا نیو کلا سے مذکور دین مذکور
 آپا را غافل کردہ جہدہ از کمر بر آوردند و از ہر دو طرف زخم ہائے پے ہم زدند
 حتے کہ دوسہ ضربت کا رہچو جوان قوی بازو را آخر رساندند - دین ضمن
 ملازمان آپا ہجوم آوردہ یکے را از ہم گذرانیدند و دو صحیح و سالم بجاعت
 ہمراہی خود کہ قریب پانصد کس راجپوت بردیوڑ ہی حاضر بودند قاتل شدہ

جنگ کنان در ناگور رسید و در حضور راجہ سلام کرد۔ راجہ بوفور نوازش
در آغوش گرفتہ بالعام خلعت و نقد زیادہ از حوصلہ اش سرفراز فرستاد۔
بنا بر غارت برون و بر آوردن مورچال مرہٹہ حکم نمود۔ مرہٹہ ازین واردات
نامرغوب سخت سراسیمہ و مغلوب شدہ از مکان رفت و دگاہ کوچ نمودند
و بتفاوت دہ پانزدہ کروہ خمیہ زدنا بپایہ رمال و منال و پال و پرتل
بغارت رفت۔ بہر حال بمقتضای وقت یک گونہ دار و مدار نمودہ معاودت
بدکن کردند و تدارک این امر موقوف بر وقت داشتند لیکن راجہ بحسب نکتہ
مصلحت ارباب صلاح صوبہ اجمیر و غیرہ با چند محال علیحدہ کردہ بر اسم سنگ
داد و بنیاد سلوک و اتحاد مرعی داشت آخر آنہمہ ملک از بے حوصلگی رام سنگ
در تصرف نہاند و بقیضہ مرہٹہ در خونہا بے جی اپارفت۔ بالاجی را و از اطلاع
این خبر خیلے مغموم و ملول شدہ بصبر پرداخت و جنگو جی پسرش را از ماتم پیر
بر آوردہ مراسم دلجوی و مراسم تقایم رسانیدہ و از فوط نوازش بتفویض منصب
جاگیر پیر سرفراز گردانید۔ چون جنگو جی فہم رسا و فراست بلند و تہور ذاتی
داشت و لمعہ سرداری از چہنیش می درخشید۔ در سرکار پیشوا ترقی کرد۔
بالاجی را و اورا رئیس سرکردہ فوج عمدہ مقرر نمود و مقررات عظیمہ ہندوستان
و قرضہ اقتدارش داد و بعد چندے زری پیکہ بخشیدہ بعطاسے جاگیر آ
قدیمہ و خلعت صوبہ داری او جین بدستور جد و پدر معزز و مہابہی فرمودہ برا
دلجوی آن شیر بیشہ جرات و جوانمردی صوبہ اجمیر را اضافہ بیان کرد۔
چنانچہ دتاجی پٹیل عموی حقیقی اورا و ساماجی پٹیل را کہ از اتبایہ او بود
ہمراہش دادہ افواج جبار و توپخانہ آتشبار و خزانہ بشمار مرخص ساخت
ماہور اوسیندہ مع جنگو جی برادر حقیقی خود بسبب اعتبارے کہ داشت

ماندن خود در حضور تزار و او مشأر الیه بعزم راسخ و قصد عالی بکوچه های بلخ
در ساله یک هزار و یکصد و هفتاد و دو و هجری داخل هندوستان شد و بعد فراغ از
هندوستان ملک قاجار باستعداد عباد الملک خواست که او را ملک و همایه گرفته
قاجار حیات در حدود شجاع الدوله هند پس باین داعیه از جهنم گذشته عازم
استیصال نجیب الدوله گردید که مقدور مصاف در میدان نداشت و سکر تال
محصور شد و هشت و چهار ماه بر سات ریش گوله و بان مانند برق دمان و ابر باران
از طرفین در میان ماند چون مرسته را معلوم شد که نجیب الدوله باتفاق سرداران
رومیله مثل حافظ رحمت الله و سعد الله خان از مشجع الدوله پیغام کمک ارد
از بیخمت گویند پندت را با جمیعت هشت هزار سوار و پیاده از کمک گذرانید و او
تمامی چاندپور و امر و به و غیره ملک توابع رو میله را سوخته غارت نمود و رؤسا
رو میله از جنگ گریختند در دامن کوه کمایون رفتند مشجع الدوله بجز آگاهی
چون موسم شباب زود و شتاب پادشاه گداشته توابع خود را فرمان
داد که هر طرف روس مرسته پابند مانند سوار بکوبند و نگذارند که احدی جان
بسلامت برد تا آنکه هر دو گو ساین عمده جمیعت را طرف فرودگاه آنها و میرزا
نجف خان را با پنج هزار سوار و سیر باقر را با چهار هزار سوار جدا جدا متفرق به تنبیه
تخریج مرسته ها تعیین ساخت - گویند پندت بعد آویزش و پیکار از راهی
که آمده بود سر کن پر کن برگشته رفت و بسیار از گریختگان در دریای
لقمه ننگ اجل گشتند مشجع الدوله مظفر منصور از چاندپور بدیر کوچ پیشتر نمود
و افغانه نیز از کوه بر آمده پیوستند و نزدیک سکر تال رسیده نجیب خان
از ورطه بلا که از عدم رسمی غلات و دیگر وجو بات بحالت سکران مبتلا بود نجات
دادند و با وصف غلبه خود با هم غیر از صلح صلاصه ندیدند جنگجوی نیز به سبب

آمد آید ابدالی تسهول کرد و و بند و بست سمت لاهور و تدا بیر بند کردن رخنه
 حریف هر روز منظور داشت درین اثنا رگهنا تخراب و شمشیر بهادر و مله تار
 بهر لکر با سرداران دیگر از دکن رسیده در ظاهر شاه جهان آباد دیره زدند و
 منظر امر غریب شدند که آدینه بیگمان صوبه دار لاهور که در آن روز با سرب
 و اینه ابدالی و عدم المینان از جهان خان ادریاست پهلو تپی کرده بکوهستان
 لکھی جنگل بسر اوقات می نمود طلب کرد آنها عازم گشتند نخست با عبدالصمد
 حاکم سر بند مقابله دست داد و بعد مقابله و مقاتله بگیر افتاد مرسته در سر بند
 رسیده بداد دپی مظلومان و غور سی بیچارگان و استمالت رعایا و ترجیه احوال
 سکنه انجا پرداخت و بعد تسلط قرار واقعی علم نهضت پیشتر افتاد ابدالیان
 که با بهادر نهانجات سکونت داشتند اندک زد و خورد کرده راه انتشار و فرار
 سپردند مرسته با ازین فتوحات باغ باغ شدند و از بس شادی در پیر
 شگنجیدند خواستند که خود را بلا توقف تحریف در زنند و خطه لاهور را از وجود
 پاک سازند بنا بران باراده ستیز جلوریز شتافته روبه لاهور نمودند -
 تیمور شاه و جهان خان که در لاهور قیام داشتند با ستماع غلبه فوج جنوبی
 برگشته آمدن ابدالیان خائف و هراسان بدون نبرد عنان تافت متوجه
 ولایت شدند -

س

ازین رستن و آمدن عار نیست که بچید زدند سحر ذ غار نیست
 مرسته بار از استماع این حرکت دلیر تر گشته قدم پیش گذاشتند تا در یک
 جهلم تعاقب نموده برگشتند غنیمت بسیار بدست مرسته افتاد و قوم که
 که در آن زمان چندان کثرت نداشتند نیز کم موافقت بستند - الحاصل
 چون ایام بارش قریب بود جنوبیان یعنی مرسته با صوبه لاهور را حواله

آدینه بیگنان نموده هفتاد و پنج لک روپیه بطریق پیشکش و سالیانه بزمه
خانمز کور مقرر ساختند از اینجا معاودت کردند. رگونا تخم را و شمشیرها
را بی دکن گردیدند و جنگجویان دوتا پیل و غیره رفقا سه خود عازم متخیر ملک
راجپاسه اجمیر گشته لواچی دہلی اقامت گزیدند. قصدا را در بهان سال
آدینه بیگنان از مرض الموت در گذشت جنگجویان سباباچی پیل را صوبه داران
نموده مرض ساخت و فوجداری سریندا بصدیق بیگنان که از همراهیان آدینه
بیگنان بود و حکومت دوآبه بزن خان متوفی متسرا را یافت. سباباچی تا دریا
اٹک بند و بست نمود اما نجیب الدوله و تمامی جماعت افغانان از استیلاء
مریطه عاجز آمده استغاثه پیش احمد شاه ابدالی بردند و هر نفس تو استرو توالی
مشعر بر انواع عبارت آراے و عجزند لے ارسال نموده بنا بر تشریف آوردن
هندوستان براسے جهاد ترغیب و تحریص کردند.

آمدن احمد شاه ابدالی جانب و ستا و قبل ساندن ناجی

ساباچی اوگزین جنگجوی سیتند و ملهاچی ملوگر

اگر چه مذکور و رود احمد شاه ابدالی بر هندوستان در خزانه عامره و ما شرافتی
بتفصیل و مبسوط مندرج است اما در اینجا بنا بر بعضی معلومات تازه که در آن وقت
نبود سر رشته سخن تا اختتام عرصه زندگانی بالاجی را و بطریق اجمال و مناسبت
ضرور افتاد. مخفی ننماید که هر چند احمد شاه ابدالی را از روز برگشته رفتن تیمور شاه
مخلو و خاطر بود که فوجی از قزلباشان خونخوار و غازیان طغر شعار فرستاده
قصد هندوستان فرمایند اما موافقت یکے از رؤسایان اینخود و دراز خدا

میخواست درین اثنای شتتجات نجیب الدوله پیغم مشعر بر انواع تطمیع و پناهی
 و عجزیابی رسید. این را محض تأییدات آسمانی دانست و عزم جزم کرد و
 بنست و چهار دسته که دوازده هزار سوار را بکشدسته نامند در رکاب ظفر نشین
 گرفت و علاوه این شمار تیمان چه توان کرد که یک یک مغل چهار چهار پنج پنج کس
 جوان قوی سبیل و شکیل و شمایل و ازیراق و اسباب بصورت خود مقابل همراه
 داشت و این گروه از همه سبقت کرده اعدا را از رزم آماره و غارت نماه
 عاجز می سازند بالجملة شاه با قوچ قاهره از دریا به آنک کوچ کرد و اکثر
 پها سجات مرسته را قتل آورد. صدیقی بیگمان گریخت کنا ره گزید جنکوچی و
 دتا پیل باستمع اینخبر دست از مصالحه شجاع الدوله و نجیب الدوله که سوار
 و جواب آن در میان بود باز داشت با جمعیت هشتاد هزار سوار آزموده کار بار^{را}
 مقابل بهمن را عبور کرده در ملک استرید در آمدند. نجیب خان و سواد الله خان
 و احمد خان بنکش و حافظ رحمت و دوندی خان سرداران رو بهیده حاضر شدند
 قشون شاهای برسم قراولی حسب الامر نزدیک سرهند با مرسته رسیده سپاهی
 گرد و ترک و تازی آغاز نمود. بعد از آن نسو یقین ستیز گریز نموده بهینکم در
 میدان باولی اقصای دلی رسیدند شاه باز از دریا گزشتة شامل حال
 فوج خود گشت و جنگی شدید واقع گردید که بهرام فلک از دید آن بر خود لرزید
 مبارزان طرفین داد مردانگی و بزدلی دادند و تیرا با مردم در رزمگاه افتادند
 افغانان بر سر یک تیغ راندند چون خیار دوباره کرده طاقت فغان بر آوردن
 ندادند. هر چند مرسته با بنر مردان گردانند اما با شاهپایان کو قدرت که^{صعوه}
 بر آید و گریه بر شیر خج کشاید -

۵

اگر چه شاطر بود خروس بجنگ چو زنده پیش باز روین جنگ

د تاجی پٹیل و سا باجی عرصه شجاعت بر خود تنگ دیده جان باختند و جنگی
 احوال دو امیر گیر که قوت بازو و دستنظار را بودند پانین دیده هر بیت غنیمت
 دانسته جان خود از آن مهلکه بدر برد و بر راه ریواڑی مالودی سمت ملک اجپوت
 شتافت. جنود غیر وزی تانار نول تعاقب نموده از کوره که لیست کرده به
 سجه پور است سعادت گرد و این واقعه در شش ماهه یکینار و یکصد و هفتاد و سوم
 بوقوع آمد. بد ریافت این احوال ملهار را و هو لکیر که از سوار المزا جی درین نواحی
 شریک جنگ نشده بود بر آمده شریک گردید. اولاً شکوه و شکایت با کرد و از طنز
 بر زبان آورد که تو جوانی و عدم تدبیر کار باین نوبت رسید و این صورت پیش آمد
 حالا خواهند دید که اینجانب چه قسم بتلافی می پردازد و اخراج مدعی می سازد
 الحاصل پس از بسیاری رود بدل بود و سهود و جماعت مبارزان دلاور چون بحر
 پر خروش روان شد. همچنین نزد یک سکندره رسید. آبادیش را غارت
 گردانید و خزانه و سده غله را که در لشکر شاه می رفت تاراج نمود. شاه که در تاراج
 رحل اقامت داشت بجز دستار اینهمه حالات شاه پسند خان و قلندر خان
 بجمعیت ده هزار سوار کار گزار لغین ساخت و تاکید نمود که از اینجا برسم
 یلغار شتافته بزنند. ابدالیان خون اشام تیغ انتقام از نیام بر آورده
 فی الفور سوار شدند و نیز جلو می نموده و یک شب روز بجا طعنه افکند و کرده به
 شاهجهان آباد رسیدند و روزانه بار استراحت کشاده نصف شب روانه
 آنرو می شدند. چون ملهار را و دید که جنود شاه می قریب رسید
 برای تیاری بنام سپاه و روانگی بهیر و جنگگاه سوگ گشت. و خود با چند هزار
 انتخابی که هر یک را یک تاز عرصه می دانست در مقام کمین نشست
 تا آنکه از هر دو طرف صف بسته بهنگامه زرم گرم کردند و چون بر سر تپه رسید

شده بودند اکثرے را علف تیغ بید ریغ نمودند و بیک حمله فوج پیش را
پسپاسا فتنه ہو لکرتاب ثبات نیاورد و راه گریز گرفت - تفرقه تمام در
لشکر او راه یافت - با خرابی حال و نجات و نکال تار سیدن بهاؤ و
بسواس راود در نولسے کمین و بہرت پور بکجایت جات نشست و شاہ از ناز
کوچ فرمودہ در ملک ماین گنگا و جہنا بست کر رہے از دہلی چھاوئی کرد -

نہضت اشیرا و عرفین و بونی عم بالاجی او بسواس و فرزند

از کن بمقابلہ احمد شاہ ابدالی و غریق گشتن انہاد کر فنا

چون این اخبار جگر فگار ہوش گذار بمبا مع بالاجی را و سریمیت رسید مشوش
شدہ سرداران خود کجا نمودہ بزم مشورت آراستہ اسد اشیرا و عرف بہاؤ
لہر حاجی پنڈت عم پنڈت پردہان بہ نیابت پیشوای ممتاز بود بمقتضائے
غیرت ذاتی و تہور جلی زبان بہ بیان کشود کہ درین مدت از سرداران متعینہ
ہندوستان کارے کہ لائق آفرین و تحسین باشد گاہے بظہور نیامدہ بلکہ نقصان
کمزور ہا روپیہ کردند تا با انتفاع چہ رسد - اولاً ہر کس کہ برین کار مقرر شدہ
میر و دسر رشتہ حزم و احتیاط از کف میدہد و کار بہ دہول و بے پرواہی
می افکند - در نصیرت اگر جناب سریمیت اجازت فرمائید و نیز بسواس
را ہمراہ گروہ و ہند این مرتبہ من خود عزم میکنم و او را بر سندر یا ست سلطنت
ہند نشانیدہ بند و بست انضلع قرار واقعی می نمایم آخر کار پس از گفتگو
اسیچہ عقل مستقل او تجویز کردہ بود ہمہ اشخاص پسندیدند و برائے اجتماع افواج
با طراف و جوانب نوشتہ رفت در فرصت قلیدے فوجے فراہم آمد کہ محاب

و هم و خیال در تعداد آن قاصر و حیران بود هر چند بالاجی را و جدای فرزند را
 که جوابی رضای و خالف بزرگ بود و جزو دگوار انداشت اما مصلحت ملکی چار و
 تا چار این بازیگردان گذاشت القصه در ساعت سید و زمان حمید بهاد و
 لبواس اسوار با جمعیت دو کک پیاده و سوار و خزان انسزدن از پیش
 و مردان کارگزاشل سپاهی جاد و داماچی کانکوار و مود باجی ابرو سید ابرو هم
 کارڈی که سرگروه و پلان جفاتی و چهل ضرب توپ کلان و دو گرتوب مجاهد بود
 و سرداران نامدار که تفصیل آن موجب تطویل کلام است و آریه پاسے توپ
 صف شکن و ضرب زن از دکن کمر بهمت بر تنخیر مندر بر بست قسمی انبو فوج
 بود که بوقت فرود آمدن در دشت و صحرا فرسخ ها غیر از خیمه و خمرگاه هیچ مسا
 نمیشد و هنگام کوچ تا نظر کار میکرد سپاه سپاه بجا خط می آمد لشکرش
 دریائے بود موج ناپیدا کنار و لشکریانش از سپاهی تا اهل حرفه مستغنی
 از احتیاج و مالدار کسے رایار نبود که بمقابله پیش آید و در پله جنگ خود را
 هم سنگ نماید - معینا هرگاه باین چشم و جاه بعد از طے مراحل از دریا
 قبیل که متصل دیو پور میگذ و گذشتند و ظاهر جاجمورا مضرب خیام
 نصرت ساختند جنگجوی و ملهار را و مع سور جل جاٹ مر زبان دیک و نهرت
 شرف حضورش دریافت تلخ گشتند در اینجا بکوچه پاسے متواتر سال بکهار
 و یکصد و هفتاد و سوم در شاهجهان آباد رسیدند و بر بار ایله خیمه دند
 یعقوب علیخان صوبه دار که از طرف شاه بود در وازه قلعه در الحاضریست
 بند نموده در مقام مقاومت گشت - بهاد و در حویلی سعد الشخان که نزدیکی
 قلعه واقع است آمد نشست و فوجی را بنا بر یورش امر کرده و مرابطه با ازجهای طرقت جمعی
 هولکو و جنگجوی سمیت و ازه حضرتی اسیر کرده هر چند در کشت و کشته و ازه کوشش نمودند

مضبوطی و استحکام که از تخته های برنجی و سیخهای آهنی استوار بود سود
نداد و بنا بر آنکه در قلعه مردم هم کم بودند کسی بجبال حراست و خبرگیری آن سمیت
نه پرداخت حتی که چند صد مرهبط از رفقای بیژن را و هو لکر بالای فصیل قلعه
رفته دست بغارت گری مکانات سلاطین کشته و توفیق نیافتند که
در آنجا بمانند در همین پانزده بست مغل از طرف سلیم گدو رسیده بزدن
بند و قی و شمشیر ده دوازده کس را بجان کشتند مرهبطه های اسیمه شده رو
بفرار نهادند و خود را که از فصیل قلعه بفرار انداختند بسیار رادست و
پاشکست و کار کرده تا کرده متصور گشت - بعد از آن سرداران مرهبطه یادر
حویلی سعد الله خان فرود آمده مورچه ها بستند - ابراهیم خان کارڈی صرب
لوتپ در ریتی جمن برده بالای دمدمه تعبیه کرد که از صدمه گوله آن مکانات
اندر و ن شکست و ریخت می شد - یعقوب علیخان زیاده مجال ایستادگی
ندیده بعد درستی عهد و پیمان قلعه را حواله ساخت مردم مرهبط در شهر
و بر کار خانات و دیوڑهی های سلاطین و دیگر مکانات اندرون قلعه
داخلت نموده چوکی ها نشاندند و نیز بر دروازه های بیگمات مثل لواب
ملکه زمانی و لواب صاحب محل زوجهای فرودس آرامگاه محمد شاه بادشاه و
دیگر عمده ها و سرداران نهاد که در شهر سکونت داشتند محصلان گماشتند
از آنجا که در آن زمان حضرت شاه عالم بهادر سمت مشرق تشریف داده
بر تخت سلطنت جاووس کرده بودند و غازی الدینخان در دہلی بر غنم آن
شاه جهان را از سلاطین بر آورده بادشاه کرده بود و بهاد و این را مناسب ندید
آنرا و کنج عزلت نشاند و سزاجوان نخب و لایزرگ شاه عالم را و بعد ساخت
سکه آنحضرت جاری گردانید و سقف دیوان خاص را که از نقره بود بر کنده دار الضرب مسکون

چون سو رحل جاٹ مرد ثقہ و دور اندیش بود بهاد و که بمشوره ملہار را و ہر
 کنگالیش طلبید عرض کرد کہ ہر چہ عقل و شعور را مردم زمیندار بفہم و فراست
 سرداران ذوی الاقتدار و مقربان دربار دولت مدار نمیتواند رسید لیکن
 از اسجا کہ حسن ظن صاحبان در حق این بندہ ناتوان پیچران برانست و سوا
 آن انجناب بمقتضای خداوندی فدوی را باین نوازش سر فرامینویا
 ہر چہ بعقل ناقص میگزد گزارشش میکند و ظاہر است کہ تمامی روضہ ہند
 بدشمنی این سرکار سر و کار دارند و مخالف در صف آرای ہیچ نوع کمی ندارد
 پس صلاح دولت آنست کہ اسباب زیادت و بہر و بیگاہ را در گویا
 و آنروے خیل گذاشتہ بوضع خود از حریف جنگ باید کرد در صورتیکہ
 اینمعنی پسندہ افتد از ہر سقلہ ما کہ دیک و کبیر و بہریت پوئے ہستند
 انچہ منظور شود خالی کردہ میدہم کہ احوال و احوال را در اسجا بگذارند و یکبار
 برویہ قدیمہ خویش محاربتہ در پیش نمایند زیرا کہ شاہ خود در بنجاب بہر
 ہوا علی الخصوص در موسم گرما زیادہ ماندن نمی تواند و از امرایان ہندوستان
 بر تقدیریکہ ہمہ ہا متفق و یکجا شوند کسی را اینقدر نیراند کہ بدون اعانت شاہ
 مقابلہ شما ہا کند قطع نظر ازین اگر دین دست برد ہا بر دشمن غالب و
 فتحیاب شد نہ چہ بہتہ والا خود داری ساختن و گرنجین را مضائقہ نیست
 و جنگ سلطانی جنگی است کہ قدم پس رفتہ را باز پیش گذاشتن بس مشکل است
 ہر چہ مرضی مبارک باشد احسن و اولی ملہار را و دیگر سرداران کہنی عقل و شہر
 آفرین ہا کردند و مشیہ اورا ستودہ گفتند کہ فی الحقیقت صلاح ہمین ہست لیکن بہادور این
 موافق بنیاد مطلق پسند نکرد بلکہ بر شغف گفت کہ سو رحل میندار ہست بقدر حوصلہ
 حرف میزند و ملہار را نیز بہر تاجر کاہست این نامردی می بودیگرہ لو کہ ان بادین بکے نامہا

باشند ما را کجا گویا است که این سبکی و بیجمیتی را که گران تر از سکرات موت است
بر خود روا دارم و رسم جنگ قزاقی که کار به سرو پایان است لعل آرم معینا در
حقیقت بزرگوارانیتهم هر عرفات موجب دشمنی است این را گفته از مجلس برخاست
و گرفتن سوار چل را پیش نهاد ساخت.

۵

بسیار کام دل دشمنان بود انگیس که نشود سخن دوستان خیر اندیش
جلیسان صحبت علی الخصوص مله را را و هو لکمر آزرده خاطر شده گفتند که چه شد
بها و صاحب را با اینهمه دور اندیشی و دانشمندی چون نادان سخن پوچ بر زبان
آوردند خدا خیر کند که انجام این غرور بخیر معلوم نمی گردد و فی الواقع این بر همین
تا که سر جنگ واقعی نخواهد خورد و ما غش بحال نخواهد آمد اما اینقدر بفهمیدند که
مصرع سلامت همه آفاق در سلامت اوست - والا مامتی کو و عافیت
مالکه رسیدن دکن از جمله محالات خواهد بود به حال سوار چل همان روز بگذره خود
آمده با اشاره مله را را و وقت شب گریخت و خیمه و دیگر اسباب را که برداشتن
نتوانست موجب افشای راز خود دانست بهمانجا گذاشته شبان شب داخل
بهرت پور گردید - اگر چه فوج مرسته تعاقبش نمود لیکن چون تیز و تند رانده بودند
نیافت - القصه بهاد و نار و شکر را جمعیت ده دوازده هزار سوار جلاد می
در شاه جهان آباد گذاشته بطرف پانی پت و کرنال که از آنجا بمبافنت
سی کرده است رخن اقبال تاخت - درین اثنا مخبران خبر
آوردند که عبدالصمد خان و قطب شاه و چهار سوار دیگر از طرف
شاه بکر دگی دوازده هزار سوار رزم خواه در گنج پوره که کژور با
روپیه را مال و اسباب از اطراف و جوانب در آنجا نهاده
شده است قیام دارند و قلع را مستحکم و مضبوط نموده

استقلال میزنند بهاد و تسخیر آن مقدم و متقدمه فتوحات اہم شمرده بر رسم بلغا
شتافت و بیک شگیر در زیر قلعہ رسیدہ اطراف آن را فرو گرفت و بجزایر و جزایر
قوی سرسواری بکشد و ہر چند عبدالصمد خان و غیرہ کوششہا سئ نمایان کردند مگر
از جمعیت اندک کہ بقدر نمک در آرد نبود کلہم پس پاشدہ کشتہ افتادند حتی کہ یک
کس از سرداران و انفار جانبز لشکریان بہاد و از غنائم اسبابا ہا برداشتند
و قریفہ جنگ مغان گشتند چون اینخبر لشاہ ابدالی رسید مع تمامی امرایان
ہندوستان بثل لوہاب شجاع الدولہ و نجیب الدولہ و احمد خان بنکش و حافظ خان
و غیرہ کہ جمعیت موجودہ شریک رفیق بودند از مقام فرود گاہ کوچ نمودہ بر مہر
دریا سہمین رسید فاما بسبب موسم ہر سال دریا در طغیان بود و مرور و عبور
نمیداد گویند کہ شاہ برب دریا نشستہ بکیشانہ روز بیچ نخچر و نقش ہا نوشستہ
در دریای انداخت تا آنکہ روز دوم بحکم قادر قدیر کہ چون و چرا را دران گزیر
دریاد عرض بقدر یک تیر پرتاب پایاب گردید و طرفہ اینکہ ہر کس از ہر دو
طرف یکقدم راہ را غلط کرد غرق شد۔ بالجملہ شاہ با کلیہ سپاہ از گزیر پاک پت
عبہ شدہ برابر عسکر مرہ کہ بجا رست گنجپور و در ظاہر پانی پت ڈیرہ
داشت خیمہ و خرگاہ نصب ساخت و یک خیمہ قزلباشی مختصر بقاہ
پاؤ کردہ از لشکر پیشتر ایستادہ کردہ مقرر نمود کہ ہر روز صبح بلا ناغہ
لشکرش صد تیر بر کمر بستہ مع محدودے چند دران خیمہ آمدہ تا شام
نشستہ می ماند و سواران چو کی طرفین بر رسم ہوشیاری و کشاکش
سواری روز و شب ایستادہ میماندند۔ بہاد و نیز امر کرد کہ سپہامین
عسکر خندق عمیق بطریق سنکر کنندہ نمایند و درخت ہا سہ
خطیم را ہر یکہ بردور آن تعبیبہ سازند۔ چنانچہ توپ ہا سہ

بزرگ جابجا قائم گردید و همگی دو در وازه از برآمد و در آمد مقرش رند دین
 اثنار و زس جنگ خوانی واقع شد و قریب پنج شش هزار از طرفین بقتل در
 آمدند. تفصیل این اجمال آنکه شاه ولیخان وزیر براسه دیدن مسجدی که
 متصل بپانی پت بود سوارے نمود مردم مرسته خبر یافتند یورش نمودند و جنگگاه
 پیکار و کارزار قسمی گرمی پذیرفت که موبر اندام بهرام فلک است شد قریب
 یک پهر معرکه زد و کشت در میان ماند بلونت را و خسر پوره بهاد و گویند پند
 مکاسد ارثاوارا که از وقت باجی را و در ملک بنذیل کهند و غیره داسرو
 سار بود نوشته فرستاد که هر قسم که داند و تواند رسته را که ازان
 رسد ببلشکر شاه میرسد رسیده مسرود سازد. نام گرفت بهجود و رود
 ستم جمعیت چهل هزار سوار و خزانه و رسد بسیار بطرف سهارن پور تعلقه
 نجیب الدوله که کوچیده نوحه بان داد و وصول آذوقه موکدش که مزیدی بران
 منصور بنامش در اردوے شاه گرانی بدرجه نهایت رسید بلکه غله یکروز
 منفق و مطلق شد و گاه در هیچگاه میسر نیامد. شکر بیان بسبب گرسنگی مضطر
 و نالان گشته از زندگی سیر شدند و استغاثه آن حضور شاه بردند اما ایان
 هندوستان سوائے نجیب الدوله قافیه جنگ تنگ دیده حضور شاه
 مذکور صلاح کردند و عرض نمودند که درین باب مصلحت کوششی بهتر از
 مردم کشی است و خلق را در معرض هلاک انداختن بخلاف
 مرضی خالق پر خستن است و علاوه این جنگ دوسر دارد و خداوند
 که مال کار چه شود شاه فرمود که درستی امورات اینجا موقوف و
 منحصر بر پنج چیز شماست هر قسم که بهتر دانند نمایند و مقدمه جنگ را بر اینجا
 گذارند و بلدی لسا زنده بیند که بسبب ولت و رسای حقیم کار حریف تمام می تمام

زیرا که مابعد دولت صرف به نیت جهاد و پاس اسلام و حمایت مسلمانان این بلاد
 غریمت کرده ام دیگر هیچ غرض و مطلبی نیست چنانچه لواب شجاع الدوله از
 بهاد و پیغام نمود که اگر اصلاح کردن منظور و قرین صلاح باشد دران باب
 سعی و کوششها کرده شود. بهاد و جوابی داد که هرگز راهی نداشت یعنی اگر
 شاه از روبرو و ماکوچ کرده آن روستا را برگرداند هر قسم که بگوید قبول
 است. لواب مصروف این سخنان تکبر نمود و اصغرا نموده بار دیگر دم نزد و هیچ
 اذان بر زبان نیاورد لیکن چون تکالیف غلات بر مردم بدرجه اتم گزشت
 شاه بجان آمده به نصیر خان بلوچ فرستاد که بیرونایلغار و سرگوبیند را بریده
 بیار خان مذکور فیه الفدور مع عطای خان در رانی باد و دسته فوج قاهره که عدد
 جمعیتش نسبت پنجاه سوار می کشید فتابان گردید و مسافت چهل گروه را در
 عرصه سه پیر طے کرده سحرگاه به نزدیک لشکر گویند پندت که در بمال آباد
 بود رسید و از اینجا همه نعره زنان سیف های درخشان علم کرده چون بل
 بلا بر سر آنها که هر یک از بعد مسافت بلا اندیشه غیره در کار خود مشغول
 و مصروف بودند و نوعی حرم و احتیاط نداشتند ریختند بعضی در خواب بودند
 که بخواب رفتند اکثر دست و روستا شست و شوی نمودند که دست از جان
 شستند برخیزند ذکر خواب دو شین مسکین دند که تبیرش مرگ یافتند و مبنی
 غسل می ساختند که محتاج بغسل آخرین نگشتند گویند پندت که مسن بود
 سر اسیمه و مضطرب خواست که خود را ازان وسطه بلا بیرون سازد و مردم شاه
 سرداری دیده و شناخته سرش بریدند و تمامی لشکرش در طرفه العین زیر و زبر
 نموده عنان تاب گردیدند. خاندان کور منقطع و منصور روز دوم بحضور شاه رسید
 سر را بگذاشتند و بنوازش بادشاهی سرفراز گردید و مدت قحط که عاید حال

شده بود بر طرف شد۔ بہادور سردارانش باستماع این نعمت تازہ بجائے خود
 متفکر و متحیر شدند و چون خزانہ روئے بہادور ہزار سوار معتمد را بر اسے آورد
 آن نزد نار و شنکر بہ شاہجہان آباد رخصت کردند۔ نار و شنکر نے سوار دو پہلی
 روپیہ تقسیم کردہ تعقد نمود کہ رفتن روز را موقوف آشتہ شب کوچ کردہ باشند
 و قدرے فوج خود نیز ہمراہ داد قضا را سواران ہر روز کے کہ داخل لشکر خواہند
 شد بواسطہ تاریکی شب راہ راست را گم کردہ براہ دیگر افتادند و بجا بہت
 ایام ناکام قریب چوکی مغلیہ کلاہ پوشش کہ پنجہزار سوار مسلح و مستعد است
 بودند رسیدند۔ آنہا دیدند کہ گروہ جنوبیان است یکمرتہ پوشش نمودہ
 ہمہ را زیر شمشیر گرفتند و از کشتہ ہاشتہ ہا ساختند و خزانہ را غارت نمودند
 تا آنکہ احد سے ازان فریق زندہ و سلامت نہ ماند بہادور کہ عرض احوال گردید
 اندکے مکہ رو ملول گشتہ از فرخ جو صلیگی و عالی ہمتی ہیچ در دل نگذراست
 از اسجا کہ سرداران با ہم نفاق پیشہ و فلک بر سرستیزہ بود روز بروز متفرق
 کارش برخلاف تصور بر ہم و ابتری می نمود اہالی لشکر را از واردات
 حرکات مختلفہ رعب و ہراس افزون از قیاس می افزود ممکن نبود کہ از ترس
 خوف قشون شاہی گہے کہ از لشکر بیرون آید و احد سے ارادہ بر آمد سنکر کہ
 خندق و پناہ فرود گاہ را گویند نمایند در نیصورت اثار گرانی زیادہ از حد پیدا آمد
 قطع عظیم واقع شد بسیار سے جانور و آدم تلف شدند و راہ عدم پیوند بنابر
 اکثر فرقہ انصار زندگی را خیر باد گفته وقت شب بر اسے آوردن گاہ ہمہ وغیرہ می برآمدند
 روزی عجب اتفاق شد کہ قریب بہت ہزار کس معربا بوشتر ہر از کلاہ و پیچہ غلہ غیرہ
 راست دیدہ می آمدند غلبہ تاریک بود و پہلے غلط کردہ سمت لشکر شاہ پابراہ گذشتند
 و سپاہ خود بگورستان نشاند یعنی ہر گاہ متصل رسیدند لشکر خود خیال کردہ چنانچہ

رسم این مردم می باشد بنام گریستن فلان و بهمان آواز دادن و فریاد زدن شروع
 کردند سواران چوکی مغلان همینکه صدای آنها را شنیدند و شنناختند که سر
 هستند بیشتر مخفی و متواری گشته پیشتر آمدن دارند چون بر قاپو رسیدند
 تعینا بدان بے سران رنجسته تیغ بیدریغ را اندود بدلیجی تمام علف صمصام خون
 اشام ساخته متنفسه را در قید حیات نگذاشتند علی الصبح که صغیر و کبیر
 از اردوئے معلی بر لے دیدن آن آمدند دشت و صحرا پر از لاشها بود و از
 سر و جسد جا بجا توده توده افتاده بودند فاما از علو بهمتی و درستی حواس بهاد و
 چه بیان نماید که زبان در او ای آن قاصر است مطلق ازین وجوہات میل و تمویلی
 بخاطر شش نهمی و لب که غیور و مستغنی مزاج بود و حوصله اش تنگی نمی گرفت مع هذا
 خواست که مقتضای مصلحت ملکی و شعبه بازی گروش ملکی بقولیکه **س**
 نه هر حالے مرکب ثوان تا ختن که جها با سپر باید انداختن
 بنای صلح فیما بین گزارد چنانچه بذریعہ ثواب شجاع الدوله سوال و جواب
 آن در میان آورد و بعد واثق و پیمان صادق گفته فرستاد که اینجا
 از مرضی شاه و اعیان بارگاه بویچه بیرون نیست قسمی که صلاح دانایان **ص**
 گرامیند که ساخته و پرداخته منظور و رضا مندی ایشان را موجب خورسندی
 خود میدارم ثواب موصوف بجنور شاه رفت اینهمه را معروض داشت بهمان
 سخن را باز تکرار نمود که ما را درین ملک خیر از نیت غزا و اعانت ملت غزا
 دیگر مدعا نیست شما دانید و کار شما بعد از آن نجیب خان در خلوت بار یافت
 گفت که قریب است شوم مرسته با من عداوت قلبی دارد و قطع نظر ازین بقیه
 و نشین است که بروقت قاپو و فرصت سوائے بدی بلکه نیکی نکند
 و اختلاف مذاہب و دین دلیل است برین و شجاع الدوله از جوانان **ست**

انجام کار نمی فہم نیز ظاہر است کہ حریف بر طرف ہنگام ضعف و فروتنی خود چہا
 چہا کہ بر زبان نمی آرد و طریقہ منت و عاجزی مرعی ندارد خصوصاً دنیا داران کہ کن
 کہ از قایم سست عہد و نادرت سخن اند و بر اے غرض و مطلب خود لجاجت
 و حیلہ راہ سیلہ می بندارند و احیاناً ہمین کہ دور ایشان گرد و زمانہ موافقت
 ایشان کند فوراً بر گردند و گذشتہ را نقش بر آب شمارند پس ہر کسے کہ ازین
 مردم مزور پر حذر است آسودہ و بیخطر است شاہ فہم بود کہ خاطر جمع باش
 در نیمقد سہ غیر از تو گفتہ کسے پذیرا نخواہد شد گویند کہ در شکر جنوب حالت
 غریب ر و نمود کہ ہر یک از فکر کار خود مشوش و مضطرب بود لیکن بہا
 ازان رو کہ در مزاج استقلال کمال داشت بوجہ ازین رو داد و اذالۃ مضائق
 را امر است آموذہ کلفت نمی ساخت و بکثادہ پیشانی و شگفتہ روے سر انجام
 حیا می پرداخت و می گفت چہ شد کہ خزانہ سرکار بغارت رفت و مخالف
 لشکر ما را تاراج کردہ برداشتا اللہ تعالیٰ ہر گاہ سوار می شویم شاہ رازند
 بگوشتہ کمان میگیرم و چون تیر صاف از میان لشکر مسلمانان می گذرم
 مادر چہ خیالیم و فلک در چہ خیال کاے کہ خدا کند فلک را چہ مجال
 بجز آسمن بہا و بسوں و شاہ درانی و قتل رسیدن بتامی لشکر
 آورده اند بہا دور و نزدیک جنگ صف قرار دادہ بود چہا رگہڑی شب باقی ماند
 بنواب شجاع الدولہ نوشت کہ الحال ہم چیزے نرفتہ و این آخرین سوال
 و جواب است کہ کردہ می شود اگر صلح قرار یابد بہتر این جانب بہہ و وجہ رضی
 والا تحقیق میدان کہ فردا گوے است و میدان - چون این نوشتہ بنواب
 رسید بعد مطالعہ آن از حامل پرسید عرض کرد کہ در لشکر او شان تیار می بود

یقین است که سوار شده باشند درین ضمن هر کاره دیگر خبر آورد که آنها سوار شدند
 شجاع الدولی الفور بر در خرگاه شاه حاضر گشت شاه در خواب بود بخواجہ سرگشت
 که حضرت را بیدار نمایند که عرض ضروری دارم شاه بر در دولت سر آمده نواب را طلبید
 نواب باریاب مجر شده تمامی ماجرا را مشروحاً معروض داشت. شاه بجهت شنیدن
 بر اسب خاصه چوکی سوار گشت پیشتر از همه با در میدان آمده ایستاد و پادشاه سوار شد
 قون و لایتی و هندوستانی حکم داد جنود فیروزی دست و دست از هر چهار طرف
 فراموش شده بجای خود قائم گشت و امرایان هندوستان را بدست راست
 چپ امر کرد و جمعی از مغلیه بنا بر معاونت و استظهار آنها گماشت که مبادا اگر کسی را
 لغزشی رود یا خبردار و معین باشند و هر اولی بعد از شاه و لیخان قرار یافت
 و شاه مع تیمور شاه پسر خود بمقتضای عاقبت اندیشی که در صورت نوبت دیگر راه
 ولایت گیرد قول علیحدہ ترتیب داده خبر گیری هر یک بذمه خود شناخت سخت
 بنا بر احتیاط در تمام موبچہ ها گشت کرده و مردم را با بجا قائم نموده علم نصرت بر پا
 ساخت. ازان طرف بہاد و لسبواس را و لسبواری فیلان مستعربہ کوس
 قلب را رونق بخشید و یمن و یسار آن خلک بوجی سندیہ و پیلچی جاد و و پیلچی
 ہو لکرو و دیگر سرداران و الاقدار انتظام گرفتند و ہراولی با ہتمام ابراہیم خان
 کارڈی تفویض یافت. معہذا باین جنگ سلطانی سرگرم عرصہ جانشینی
 گردید و بکمال تجمل و توشہ غرم زرم نمود۔

مثنوی

آراستہ گشتہ از دو سو صف شد روی زمین دران لطف

میدان و غاز جوش مردم آمدیو محیط در طاعنم

ابراہیم خان کارڈی برابر فیصل سواری بہاد و رسیدہ رام رام کرد
 و سربازان آورد کہ اگر چه از دو ماہ چہنہ نیافتہ ام و بسبب تالاج شدن

سشما تفاقا ہم نکرده ایم لیکن مدتها است کہ نمک سرکار خوردہ ایم امروز کہ روز
جانشانی است حلال می کنم۔ این را گفتہ از اسب پیادہ شدہ و بندوق در دست
کردہ و دامن بہ کمر زدہ چون بہمن و تہمتن بہ پیش پٹالن ہاشدہ رخ بہ میدان کردہ بلا
و شبہ فوجش در پلے آہن بود آتشبار کہ بتیوج در آید و سحر آتشین بود دامن گراز
کہ بتلاطم پے ہم طوفان نوح بر پا گردد۔ **مشنوی**

لشکر زد و سوختاد در ہم
گوئی کہ دو کوہ خوردہ بر ہم
خورشید بسان چشم خفته۔
در پردہ گرد شد نہفت
آن گرد کہ مہمات سما داشت
از برق سنان ستارہ ہاداشت
تا بندہ ز روے تیغ جوہر
چون از فلک کبود اخت
اور لاجبات مغلیہ کہ ہنگام تسویہ صفوف بجوشش و خروش نبرد کوش شد
مریٹہ ہا آنرا چون آب دریا نوشش کردند و در یک آویزش قریب سیصد
مغل عفریت شکل بکار آمدند درین اثنا آواز غول شاہ ولیخان وزیر کہ ہراول
و سردار کل بود بلند شد۔ نواب شجاع الدولہ کہ بجائے خود قائم بود از کاسی
داروغہ اخبار پرسید کہ صدائے غول شاہ ولیخان نمی آید سبب چیست خبریہ
چون او اسب را ہمیز کردہ آنجا رفت چہ می بیند کہ شاہ ولیخان بر زمین
خاک بر فرق و رومیالہ و مغلان را دشنام ہائے مغلط میدہد و میگوید کہ آ
قرمباق ہا ولایت دور است بسلامت نخواہند رسید برگردید و در جان
صرفہ نکنید کہ مردن بکار بہتر از زیستن بکار است لیکن دران وقت کہ ام
می شنود و گوش بر سخن می نہد ہمین کہ این را دید گفت بفرزندم شجاع
در آنوقت بیجا شدن را متبادید و بہدش رسید معہذا طرفہ شور شد
و جنود شاہی واقع گردید و دست برد جنو بیان فریق مغلان را زیر و ز برد

مردم را خبر شد کہ در میان دو کوہ خوردہ نبرد شد

شاه که این سخن را شنید هزار سوار سنجی تعیین کرد که پانصد سوار در لشکر رفت
 کسانے را که در دیره مانده باشند جبراً و قهر سوار کرده بیارند و باقی از لشکر
 پیشتر رفته استاده شوند که هر کس از میدان جنگ گاه گریخته بیاید بلا شتاب
 تیر و زخم نمایند و نگذارند که احدی یک قدم پس گذارد و سنجیان حرب الامر هر که را
 که فرار شده می آمد تیر و نیزه میزدند و غرض که ازین تدبیر قریب هفت هشت هزار
 سوار چه از برگشتگان و چه از پس ماندگان جمع شدند شاه مع انجماعت و دونه
 یتیمان که در رکاب خود داشت بسمل شد گفته حمله آورگشت حمله کردن همان بود
 و فتح یاب شدن همان اگر چه دشمنان در حرب و ضرب هیچگونه تقصیر نه کردند لیکن
 چون آن ستم قضا را سپردن نمودند اندک گزیرتن به تقدیر سپردند یعنی
 درین کوشش با حق پاش که شورش روز جمعه و ظهر میگردید تیرے از دست
 قضا را شده برابر و سوار اس را و رسید و در چشم زدن جان بحق تسلیم
 گردید - بهادران ازین خبر سکر طاعت شکست فرمود که لاشش آن مقتول را
 بر فیله که با بوجو پندت در خواصی آن نشسته است میدارند و خود از فیله
 فرود آمده بر اسب سوار شد و یورشهاے دلیرانه و کشتش و کوشش ستان
 بوقوع آورده که دو اسب سوارش از کثرت زخمها از پا در آمدند مرتبه
 سیومی خود زخمی گردید - پیلاجی جادو یکصد و شصت زخم برداشت و دیگر
 سرداران علی قدر درجات بهم مخرج و بیروح گشتند شکست در دست
 نصیب جنوبیان گشت از که تامة منزه شدند و در طرفه العین این چنین لشکر
 عظیم برابر خاک گردید و قزلباش ظفر تلاش در اندک فرصت از فراریان لاش
 بر لاش انداخته تابست گروه تعاقب نمودند - مردم گریخته را خندق مسنگ
 که بنا بر محافظت کنده بودند چاه بلا شد بسیارے در این سرانیمه و مضطرب گشتند

سرنگون افتادند و اکثری از سرداران و افسارگرفتار ملازمان شاه گشتند
 ابراهیم خان کارڈی که زخم شمشیر برچی داشت اورا چيله نواب شجاع الدوله
 گير کرده آورد و نواب پوشيده در تريم جراحتش کوشيده ميخواست که اورا
 صوبه خود کند و لاشش بسواس را مع با بوجوینڈت وکیل که بر فیل بود بدست
 ایشان در آمدگویند که ما دهوراوسندھيه که دران معرکه مصدر ترددات
 شده بود بعدگشته شدن برادر حقيقي خود تنجوجي سندھيه و رفقاء همراهي در
 پاود بگريجاها زخم يابرداشته در ميدان افتاد و مقدور نداشت که یک وجب از
 جاي خود حرکت کند و قدم براه زند ليکن چون کار ساز حقيقي چاره ساز چهارگان
 است شخصي را بسر قتلش رسانيد و او بمقتضاي حقيقت اين خاندان که مراعات
 نمایان از بزرگان ایشان دیده بود في الفور از اسب فرود آمده از زمین برخاست
 و راهي شد و ملهارا و هو لکي قسمی که از ترجمه نامه او ظاهر می شود و آن ترجمه
 داخل ماثر آصفی است جان سلامت برد شمشير بها در سپر حاجي را و که از شکم
 ملو الف بود هنگام گرسختن در میان راه نزديکی بهرت پورا دوست رهنمان بقص
 بسل نمود. سخن مختصر شاه ازین نسخ خدا داد سجرات شکر جناب صديقت
 شاه بجا آورد و از غنائم چه نوشته شود یک یک مغل ده ده شتر پرا مال
 و اسباب کشيده می آورد و دامن آمال را از زوزور و جواهر مال مال میکرد
 و اسپان و شتران جوق جوق مطلق العنان بهر طرف می گشتند و سکنه
 احوال آنها نمی شد. عالمی قتل و اسیر گردید مغلان خونخواره زنان جميله
 و کودکان جوهر و سلامت داشته باقی از زن و مرد چه از سپاهي و چه
 بازاری قریب چهل پنجاه هزار کس اهل چهل و پنجاه پنجاه بچانسانده چون
 باد رنگ و خیار از هم میگزرايند و کشتن گس و شکستن جنس را برابر و یکسان

می شمرند و می گفتند که هرگاه از ولایت بجهاد هندوستان کمر بسته
 مادر خواهرم گفت بودند که ده کس هندی نژاد را براسه خاطر ما خواهند کشت
 ثواب آن بجا عاید شود. غرض قهر الهی نازل بود و در ویر و سست و تیره هر یک سوار
 از سر آدمیان مانند هندوانه انبارها بودند که دیده خرد بدیدن آن شیرگی می نمود
 و مو بر بدن راست می شد. لیکن در مثل شجاع الدوله ما من عافیت بود
 که هر که از گریختگان در آنجا میرفت از صدمه آسیب سفاکان محفوظ و ایمن میماند
 و ثواب هر یک را فر احوال زاد را به داده و مردم خود همراه کرده رسانیده
 میداد. روز دیگر ثواب بنا بر صاف کردن جاسه رزمگاه و شناخت لاشه
 بهاد و سرداران دیگر با پوجو پنڈت و یکد و سردار مرهٹه را که مقتید بودند با خود
 گرفت و سوار شد و یک چتر کالان کنده جبارها کے کلمہ را خاک پوش کرد و
 نزاع کفر و اسلام یکجا مدفون نمود بقدر دو هزار مینار خورد و کالان از سر آدمیان
 در شمار آمد و بود و در هر مینار سر از یک هزار یا پانصد کمتر نمی نمود درین اثنا شخصی آید
 ظاهر کرد که از اینجا تفاوت یک کروه لاشه بے سرافتاده است ثواب و همه با
 براسه دیدنش رفتند و هرگاه آنرا از زمین برداشتند نه آنه مر و اید یافتند که
 فی دانه قیمت سیصد سیصد روپیہ داشت. ازین معنی احتمال بر سردار گردید و
 با پوجو پنڈت و مرهٹه هادی دید و پر آب کردند و ظاهر ساختند که این
 همان است که از دست او هزار بار و پیہ را مراعات یافته ایم. چون نیک
 ملاحظه نمودند دانستند که بهاد و است ازان رو که نشان زخم کتار که نظف خوا
 کارڈی در کن بر پشت آورده بود تا سید سخن میکرد علاوه این بهاد و که هر روز
 دوازده صد دندوت آفتاب میکرد و داغ مساس آن بر مهر دوزا لوظا بهر بود
 دندوت در زبان هندی بجارت است ازان که سرنگون بر زمین خوابیده

سجدہ نمایند جو آنے بلند زور آور زورکشش بچرسی و پنج سالہ دریافت
 می شد مگر از نبودن سر بالکلیہ رفع ظن نمی گشت تا آنکہ یکے از مقربین نوا
 گفت کہ جو آنے ولایتی از دیر ایستادہ تماشا بین است و خود بخود حرف نیز
 شاید کہ از سر این سر سر اسر واقف باشد لواب اورا بحضور طلبیدہ شفا
 نمود اگر چه اولاً انکار کرد فاما بعد از رد و بدل و افرو نمودن جمعیت خاطر و نیکہ
 زہن را از تو بوجہ من الوجوہ مواخذہ و پیرشش آن در میان نخواہد آمد رست
 گو کہ ترا خوش خواہیم کرد بر زبان آورد کہ در وقت زد و کشت کہ توبت شمشیر
 و خنجر بود این را دیدم کہ دواسپ بر کوشش کشتہ افتادند مرتبہ سیوم کہ بر
 اسپ دیگر سوار گشت و جملہ کرد خود بر خم گولے بندوق از زمین بر زمین افتاد
 افتادن همان بود و گر بختن فوج مرہٹہ همان بالجملہ باز طاقت سواری کہ در
 خود نیافت از معرکہ رو بر تافتہ باستعانت بہالہ آہستہ آہستہ روان شد
 من و چہار پنج سوار دیگر بر سر این رسیدہ آواز دادم کہ کجا میروی بایست
 اگر خود بہاد و ہستی یاد بگیر سر داری مطلع کن کہ ترا ضرر جانے نخواہد رسید
 و سلامت نزد شاہ خواہم برد۔ این شخص سخن ما را ناشنیدہ انگاشتہ
 بجواب نہ پرداخت بلکہ چشم ہم بالا ساخت و قسمی کہ میرفت میرفت
 جو آنے از ما بے پروائی و بے باکی اورا برداشت نکرده بہین کہ شمشیر
 در دست بنمودی آمد نامبروہ حستی و چاہی را بکار بردہ بضرب بہالہ از زمین
 در ر بود و در دم بیدم نمود۔ پس مایان از ہر چہا طرف ہجوم آوردہ در میان
 گرفتیم آن شیر بیشہ شجاعت و پردلی بطرفی کہ چون ہزبرگر سنہ میزد
 گر یزان میر فتم کاشش اگر اسچہ در زیر ان میداشت یک کس را از ما
 زندہ نمیگزاشت و سلامت میگذشت من ہم درین عمر بسیار جنگ مردان

دیده ام لیکن لاوری باین مہیت و مہیت بنظر نیامده کہ ہنگام ہر مہیت کہ جہانے دست از پا
 نشاختہ گر سنجہ میزد و یکدیگر می افتد حتی کہ یک مثل صد مرتبہ سلاح بستہ را سر می زد
 و کسی از سر بسر نمیشد و انجین جرات مرا نمی کردہ است کہ نتوان گفت سر جا برادر و پدرش مہذا
 ہر گاہ طاقش طاق شد ہم جفت خود ساختہ بر خاک ہلاک خفت سرش معلوم نیست کہ کد اہم کس بدیدہ
 آخر سر مذکور سبزو شاہ از پیش بہان شخص بر آمد و ہمہ اکثرتہ شدن بہاد و یقین شد بعد از
 شاہ لاش لبواس او را کہ ہر یک خن سو و بزرگ رشتہ تاق دیدن لقایش بود و طلب فرمود
 در چینے کہ رو برو آورد و پرده از رو برگزستند تمام مردم ہند و تنائی و ولایت سلو
 صلوات گفتند کہ جہانے زیبا باین خوبی و مناسب اعضا و نراکت بدن و راحت حسن
 در دیدن نیامدہ مرده بود و دریافت می شد کہ زندہ است و بنوا بیا ستراحت میجو ابد
 عمرش شانزدہ ہفتدہ سالہ بود و تعریف رنگ سبز اسچہ گفتہ اند از چہرہ اش بروزی نمود
 زخم تیرے برابر و زخم شمشیر بقدر یک انگشت برگردن داشت پارچہ اش مطلق
 خون آلود نبود مغلان خوش سیرت بہائم سیرت فراہم گشتہ غلو کردند و متفق اللفظ
 و المعنی شدند کہ لبواس او پادشاہ ہندوان بودہ جبہ اش را پراز گاہ کردہ ارمغانے بولایت
 خواہم برد شجاع الدولہ سبزو شاہ عرض کرد کہ عداوت دشمنی و ابیہ با سر رشتہ زندہ
 است قاعدہ ہندوستان امنیت کہ موتے را ہر چند مخالفم عداوت باشد برویہ و رسم او
 و تہمیز مینمایند و این علاوہ بران حضرت بولایت تشریف خواہند برد ما را ازین مردم
 ہمیشہ کار است و نصوت بدنامی این معنی کہ رئیس ہندوستانیم بر سر ماتا ابد خواہد ماند ^و ہمیشہ
 کہ التماس من پذیرا شود شاہ معروضہ را منظور کردہ برائے سوزانیدن حکم داد و ابیہ
 بہان قت لاش بہاد و لبواس او را خواہد را جہ مہت بہادر فرمودہ گفت کہ بزودی برسم
 معمول و طریقہ ہند آتش ہند و رسمیات آن محل آرنند شاہ فرمود شنیدم کہ ابراہیم خان
 کارڈی در مثل شماست یا بد کلید است شجاع الدولہ کہ عذر و انکار کردن نتوانست

گفت اترانت شوم می طلبم چون کارڈی مذکور بحضور آمد از بناب با او خطاب شد
 که ابراهیم خان کارڈی شری شجاع و جوانمردی نبود که زنده ماندی و اسیر آمدی عرض کرد
 که بشیر در امر قضا و قدر چاره ندارد و خیل مجبور و ناچار است الا بعد گریخته رفتن سردار
 قریب چهار گهری بشعاع افروزی شتمل بوده میدان نبرد را نگذاشتم و ثبات قدمی
 ساختم اگر حالا آنحضرت بقولے که مصرع مستحق کرامت گنه کارانند - در پرت
 و پرورشش ماکوشند و از کمترین بزرگان در ملازمان تصور فرمایند مرد سپاهی و مختی
 اسم روزی بکار خواهم آمد و تشار فرقی مبارک تو انم شد و این سخن بود که ابد الیان
 در اینان هجوم آورده بر سر گفتگو آمدند که این کارڈی که هزار بار در و اقر بائے مارا
 کشته است حواله مکنند که قصاص خون آنها بگیرم شجاع الدوله آهتین بردست
 پیچیده و بر دست راناب او جواب ده شد که پیشتر تو کردی گیرے بود حالا رفیق ماست
 هرگز نمکن و شانی نیست که او را بشما بدیم هر چه بادا باد من حاضر من غرض صحبت
 عجیب و غریب اتفاق افتاد نزدیک بود که گردن دهنه بر خاست شو و شعله منفی و
 بهو اکشد شاه و لیجان که حمیز و دانشمند و جهان دیده و شخوار لپنر بود در میان
 نواب را بگوشت برد و فهمانید که فرزندانم حالا تارفع بلو ابنا بر مصالحت و صلاح وقت
 ابراهیم خان کارڈی را سپرد ما باید کرد و فیما بین چرا مجوز خلش و کاوشن باید شد همینکه
 شورش اینها کم می شود امانت را بطور سلامت نزد شمارسانیده خواهم داد
 خاطر جمعوار و از میاکی و جهالت دست بردار شجاع الدوله طوعاً و کرهاً قبول
 ساخت اگر چه خان معظم بیاس خاطرش کشتن علانیه نپرداخت لیکن چون او را هم
 بالو همین صحبت بود جراح را اشاره نمود که بی زهر بر زخمهایش بگذارد آن جوان
 شجاع زورمند بعد اوت لفظی مغتضای و هلاک شد - آسودگی از فلک
 جستن بخردی است این جنس است که در کارگاه آسمان نیست به چنین احوال

جنگجوی و شرح این ساسانه غریب آنکه شجاع الدوله کاسی راج را براسه سوال
 جواب اکثر امور نزد بر خوردار خان سردار شاه فرستاده بود. موتی لعل یو نش
 اورادست گرفته و خیمه برد و سخن در گوش کرد که درستی امور و عذر و بهم منظور است
 یا بهمن قدر مرگوز او گفت که البته هر چه بگوئید بمقتور و مقهورند از دست پسر اندرون
 خیمه کلان در تاریکی پال مختصر استاده بود پرده اش برداشت و بنظر آورد
 کاسی راج میگوید که دیدیم جنگجوی را چیره بر پانپوری بر سر و جانگیه مشرعی گجرات
 در پاداشته بواسطه زخمی که در دستش سیده بود از چپای دستار حایل
 در گردن ساخته زخمی بود بهمن که چشم چار شد چشم را زیر کرد گفتیم اسه را و جی
 اینقدر حجاب چیست کارناها کرده اید نام آن تا قیام زمین و زمان قایم و برقرار
 خواهد ماند جواب داد که اراده خود این بود که در مقتل همراه دیگران کشته می افتادم
 لیکن چون بروز ازل در نصیب این فلک زده محروم از زندگی حرف پاسبانگی
 نوشته بودند نوعی رهایی نبود و جائی گریزنداشتیم حالا آنها از من طلب دارند
 و مبلغ شش لک روپیه میخواهند هر چند سرانجام آن هنگام رسیدن مکان
 چندان مشکل و محال نیست اما کو درینجا و اینها که می گزارند نگرید اصباح که
 فیما بین بزرگان ما و ایشان از قدیم دوستی است بر حال این همکس غریب
 ستم رسیده ترحم فرمایند و در اسیری دستگیری نمایند بقوله که الانسان
 عبد الاحسان تا دم و اسپین مرهون و منت تدبیر خواهم بود و در تلافی آن منت
 خواهم نمود. کاسی راج به تشکی پرداخت و گفت که حالا رفته و اصباح را ازین
 مقدمه مشروعا اطلع میدهم و میدانم که اوشان کار سازی را از خود دانسته
 مقصود نخواهند ماند و توجه در یغ نداشتند سعی قرار واقعی خواهند کرد یقین بود
 که بر دو لک روپیه معامله فیصل شود. قفار انواب معز الیه و تحب الدوله

بیک مندرشته تماشای رقص میدیدند مشا را لیه اسنچ گفتنی بود گذارش ساخت
 و مقدمه جنگجوی را بپاس مخالفت صحبت بروقت دیگر انداخت نجیب الدوله بکه
 دانای بود تقسیم کرده گفت که از بشره کاسی راج دریافت می شود که چیزهای دیگر عرض
 کرد نیست و سخنور من گفتن نمیتواند شجاع الدوله ظاهر کرد که آنچه سخن و کدام حرف است
 فضل آلهی فیما بین ما و شما هیچ وجه جدائی و پوشیدگی نیست و پرده حجاب مفارقت
 در میان نه پس نجیب خان او را پیش طلبیده بمبالغه و ابرام تمام گفت که سرے داری
 بگو و الا قسم بخور و دست بر پای آقاے خود بگذار نامبرده لا علاج شده گره از راز
 نهفته کشاد و حقیقت جنگجوی را مفصل در معرض اظهار نهاده خان موصوف گفت
 نواب صاحب صورت انیت اینمنه خیل بهتر و مناسب می نماید که اینقسم سردار عمده
 رهین آسان ساختن و بدستگیری افتاده پرداختن کار جوان مردان است
 مقصود نیاید ماند و من هم حاضر و بقدر مقدور در شریک شدن و سرانجام
 نمودن را بر خود لازم دانسته ام یاران یاد و اید و یقین پندارید که دنیا جایی
 گذران و یادگار است و بجز سلوک نیکوی هیچ چیز ماندار نه وقت میرود و سخن
 بهر حال تا دیر نکور اینچنین سخنان در میان ماند هرگاه مجلس برخواست شجاع الدوله
 که رخصت شده بطیره خود آمد تجویز کرد که جنگجوی را بهر قسم که دست دهد از پنج
 عتاب عقاب باید بهر آورد و نجیب الدوله که اذ دل منافق و از زبان موافق بود
 عداوت قلبی از خاندان سندیه داشت صبح پیش از همه با سوار شده بحضور شاه
 رفت و بیان ماجرا کرد شاه چنین بجهنم شده به بهر خردار خان فرمود که جنگجو در
 قید تو هست التماس نمود که شایانے نے اینغرض محض خلاف و خلاف محض است
 پس از آن نسیمیان را مامور ساخت که بروید و جهاڑه لشکرش بگیرند خانم
 ز انجام کار ترسیده پیشتر از رفتن آن دیو سیرتان یساول خود را مخفی اشار

تیرد که بزودی رفت رفیع این دغدغه سازد و جلاد نشان بفاک بر سر آن مظلوم
سرپا غموم رسیده تیغ رانند و بیک ضرب کارش تمام کردند و بهما بخا دفن ساختند

۵

انسان بحریت بکیران عالم وین عمر گران مایه درو کشتی غنیم
ناگاه رسد نهنگ دریای اجل غرقش کند و برد گیر ذات عدم
گویند مغان در لشکر شجاع الدوله رفته خلق خدا را ازیت میدادند و هر روز تعدادی
نازه میکردند این معنی بعرض شاه رسید فرمود که شجاع الدوله فرزند ماست هر کس که
به نسبت او مرتکب بے ادبی خواهد شد سرزائے لائق خواهد یافت چنانچه دو سه
مغل را بنا بر چشم نمای و غیرت و دفع گزند تیر در مبنی انداخته و بر خر سوار ساخت
تمام لشکر گردانیدند و منادی کرد که بار دیگر هر کس که زیادتی خواهد نمود لیسرا خواهد
شد تا آنکه ازین تعهد و تاکید شوخی این فریق یک گونه بر طرف گشت قطعه
تاریخ این سانحه عظیم از طبع مزاد میر آزاد مغفور در خزانة عامیره مندرج است اینجا
نظریه بتیمیم کلام و یاد بود سنه تاریخ بقلم حمی آید -

قطعه

بهاد و با فوج خود تلف شد از دست مجاهدان قتال
تاریخ شکست فوج کفار - فرمود خرد غنیمت پامال
چون این خبر در کن نزد بالاجی را اور رسید دائره نشین عثم گردید و لیس
از پنج ماه و سیزده روز نوزدهم ذی قعدة ۱۰۸۰ راه بادیه فنا گرفته با سپرو
برادر پسر است - تتمه احوال مرسته یعنی نشست مادر و اورا و لیسرا بالاجی را و ندگوم
و بعد از آن نراین را و برادر خود مادر و اورا و و سپس سوای مادر و
پس از آن باجه را و پسر گھنا تھر را و برادر بالاجی مذکور تا حالت
میگذرد از ابتدا سنه یک هزار و یکصد و هفتاد و هجری که صبح آ

بنده گانعالی آصفیاه ثانی است در دفتر دوم ماثر آصفی و تکمیل آن مرقوم است
 زیرا که این کار نامحاجات تفصیلی دفتر جدا گانه دارد و این مختصر متحمل آن نیست
 الحمد للہ این چند اوراق و قالیع کہ بہ بساط الغنائیم نامزد است بتاریخ روز
 شہر جمادی الآخرہ سنہ یکہزار و دویصد و چہار و ہجری و ہشتاد و شصت مطابق
 ہجری ۱۱۸۸ نومبر ماہ انگریزی سنہ یکہزار و ہفتصد و نو و دو و عیسوی موافق ہفتہم تشرین
 ماہ رومی سنہ دو ہزار و یکصد و یازدہ اسکندری ملحق یا ز دہم خرداد ماہ قہری
 سنہ یکہزار و یکصد و شصت و نہ یزدجردی از خانہ سریع السیر بندہ شفیق عفا
 ذنوبہ و ستر اللہ عیوبہ حسن انجام کہ نیت اتمام گرفت ترصد کہ مطالعہ کنندگان
 این اساطیر را قم مسطور را بدعا کیہ خیر یاد آرند و جرم اختلاف روایت برناقل
 نگذارند باللہ التوفیق۔

قطع

ہزار و دویصد و دہ چار ہجری شفیق من نوشت این ماجراے
 کہ تا صاحبہ لے روزی بر حمت کند در حق این مسکین و علیہ

لا

